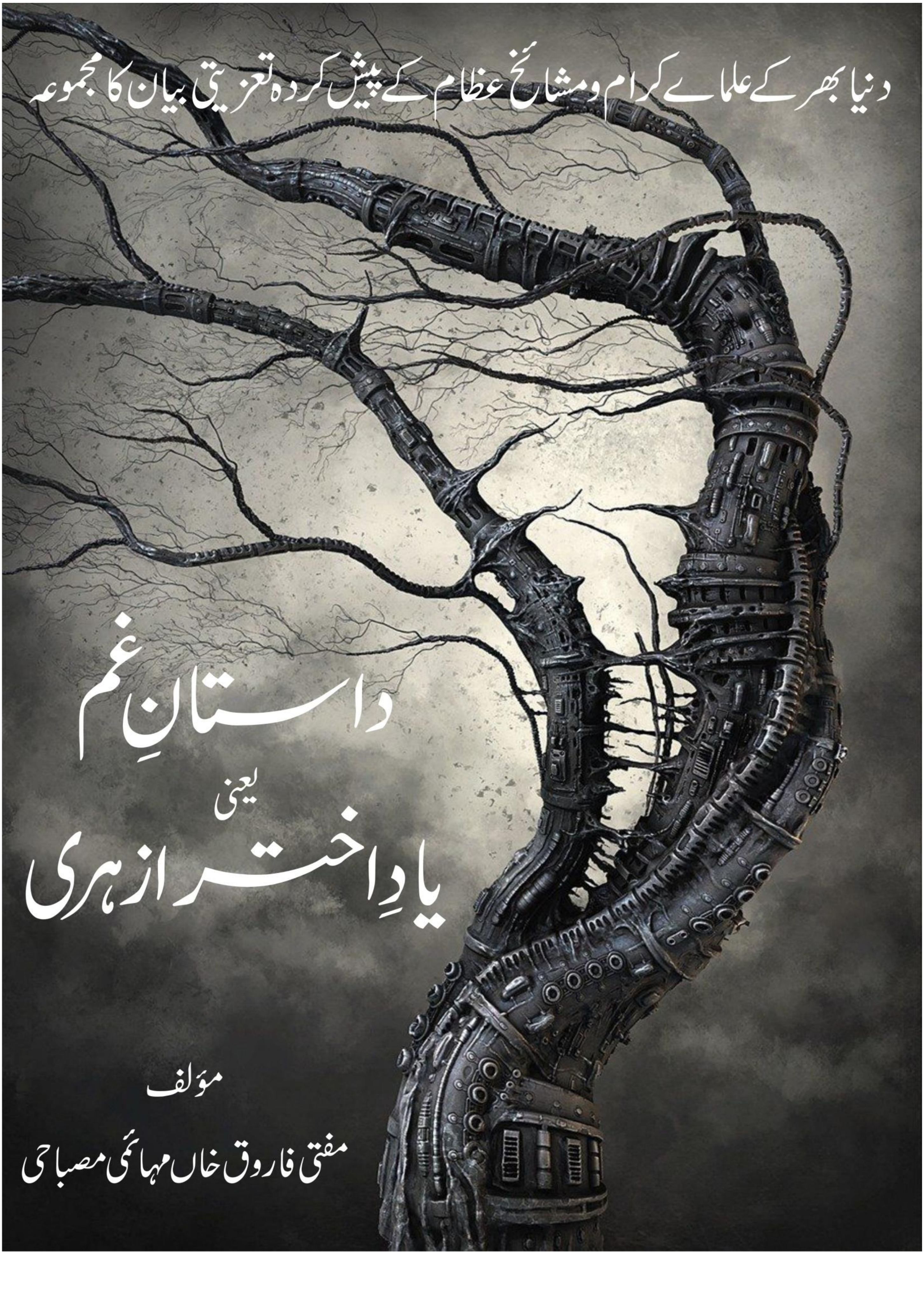

دنیا بھر کے علمائے کرام ومشائخ عظام کے پیش کردہ تعزیتی بیان کا مجموعہ
داستانِ غم
یعنی
یادِ اختر ازہری
مؤلف
مفتی فاروق خاں مہائمی مصباحی

دنیا بھر کے علمائے کرام و مشائخ عظام کے پیش کردہ تعزیتی بیان کا مجموعہ

داستانِ غم

یعنی

یادِ اختر ازہری

۱۴۳۹ھ

مؤلف

مفتی فاروق خاں مہائمی مصباحی

نام : داستانِ غم

تاریخی نام : یادِ اخترِ ازہری
۱۴۳۹ھ

مؤلف : فاروق خاں مہائی مصباحی
+917860311024

Email: khan170690@gmail.com

کمپوزنگ : بدستِ خود ۔ محمد عسقلانی متعلم دارالعلوم محبوب سبحانی

اشاعت بار اول : ۲۷/ ذی قعدہ/ ۱۴۳۹ھ ۔ ۹/ اگست/ ۲۰۱۸ء

اشاعت بار دوم : ۳/ ذوالحجہ/ ۱۴۳۹ھ ۔ ۱۵/ اگست/ ۲۰۱۸ء

کیفیت : الیکٹرانک ایڈیشن

فہرست

علمائے کرام کی طرف سے

مشائخ عظام و اہل خانقاہ کی طرف سے

عربی زبان میں

دینی تنظیم وتحریک کی طرف سے

سیاسی لیڈران کی طرف سے

دیگر مکتبۂ فکر کی طرف سے

پیر و مرشد حضور تاج الشریعہ مفتی اختر رضا قادری ازہری علیہ الرحمہ

کے نام

احوالِ غم بار دوم

۲۷/ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ - ۹/اگست/۲۰۱۸ء کو یعنی حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے وصال کے اکیسویں دن "داستانِ غم" بنام تاریخی "یادِ اختر ازہری" کی پی ڈی ایف فائل منظر عام پر آئی، جس کی خوب پذیرائی ہوئی، لوگوں نے خوب حوصلہ افزائی کی، اکابر علما نے بذریعہ فون رابطہ فرمایا اور ڈھیروں دعائیں دیں۔

کتاب کے منظرِ عام پر آنے کے بعد بہت سے حضرات جن کے تعزیت نامے کتاب میں شامل نہ ہو پائے تھے، انھوں نے اپنے اپنے تعزیت نامے ارسال فرمائے، کچھ تعزیت ناموں کی طرف میری توجہ نہ ہو پائی تھی، انھیں بھی میں نے اکھٹا کیا، اس طرح ایک بار پھر کثیر تعداد میں تعزیت نامے جمع ہوگئے، اب انھیں بھی " داستان غم " میں شامل کیا جارہا ہے۔ اب کتاب کی ضخامت ۲۷۴/صفحات سے بڑھ کر ۳۶۲/صفحات ہوگئی ہے۔ جو بھی اس کتاب کی طباعت کرانا چاہتا ہے، وہ راقم سے اجازت لے کر کرا سکتا ہے۔

۳/ذوالحجہ/۱۴۳۹ھ	فاروق خاں مہائمی مصباحی
۱۵/اگست/۲۰۱۸ء	استاد و مفتی دارالعلوم محبوب سبحانی
بروز بدھ	ساکن: ماہم (ایسٹ) ممبئی

احوالِ غم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

۲۰ /جولائی ۲۰۱۸ء کو پیر و مرشد حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ اس دنیا سے اُس دنیا کی طرف انتقال فرما گئے، آپ کے جانے سے پوری دنیا میں کہرام مچ گیا، چھوٹا بڑا، اپنے بے گانے، عرب و عجم سبھی نے اپنے دکھ درد کا اظہار کیا، اور پس ماندگان سے اظہار تعزیت۔

یہ کتاب انھی کے دکھ، درد اور غموں کی داستان ہے، اسی مناسبت سے کتاب کا نام ''داستان غم'' رکھا گیا ہے اور تاریخی نام ''یادِ اختر ازہری (۱۴۳۹)'' ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ ان جذبات کو سمجھنے، اکابر علماے کرام کے دیے گئے پیغام پر عمل کرنے کی کوشش کریں، ترتیبِ اسمایا اِس جیسی غیر ضروری بحث میں نہ پڑیں۔

میں خلیفۂ حضور تاج الشریعہ حضرت **مولانا سید اکرام الحق قادری مصباحی** صدر المدرسین دار العلوم محبوب سبحانی، کرلا، ممبئی کا بے حد شکر گزار ہوں، جن کی تحریک سے

یہ کتاب منظر عام پر آرہی ہے، میرے شاگرد **محمد عسقلانی** متعلم جماعت رابعہ نے درس گاہ اٹینڈ کرنے کے باوجود کتاب کو کمپوز کرنے میں میری کافی مدد کی ہے، اور دوسرے شاگرد **محمد عسجد رضا** متعلم جماعت خامسہ نے پروف ریڈنگ کرنے میں میرا ہاتھ بٹایا ہے، اللہ تعالیٰ دونوں کو علمِ نافع عطا فرمائے، دارالعلوم محبوب سبحانی کے شعبۂ کمپیوٹر کے استاد حضرت مولانا نصیر الدین سبحانی نے بڑا شان دار ٹائٹل بنایا ہے، اللہ تعالیٰ ان کے خلوص کو بھی قبول فرمائے۔

اصل کتاب سے پہلے حضور تاج الشریعہ اور آپ کے آبا واجداد کا مختصر تعارف بھی پیش کر دیا ہے؛ تاکہ خانوادۂ رضویہ کی مختصر جھلک ہمارے قارئین کے پیش نظر رہے، انھیں اس خانوادے کی رفعت وعظمت کا بھی احساس رہے، اور جب وہ تعزیت نامے پڑھنا شروع کریں تو اس عظیم خسارے کو سمجھنے میں آسانی ہو جو حضور تاج الشریعہ کے چلے جانے سے پوری امت مسلمہ کو لاحق ہوا ہے۔

ہم نے جتنے بھی تعزیت نامے اس کتاب میں پیش کیے ہیں ان کے پروف ہمارے پاس موجود ہیں، اگر کوئی اس کتاب سے استفادہ کرتا ہے تو اس کا اخلاقی فریضہ ہے کہ وہ حوالہ ضرور دے۔

یہ کتاب الیکٹرانک ایڈیشن ہے۔ جسے حضور تاج الشریعہ کے وصال کے اکیسویں دن یعنی شبِ جمعرات ۲۷/ ذی قعدہ - ۹/ اگست /۲۰۱۸ء کو منظر عام پر لایا جارہا ہے۔ اگر کوئی اسے چھپوانا چاہتا ہے تو راقم سے اجازت لے کر چھپوا سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اسے میرے، میرے والدین، رشتے دار، دوست احباب سب کے لیے بخشش کا ذریعہ بنائے۔

۲۶/ ذی قعدہ/ ۱۴۳۹ھ	فاروق خاں مہائمی مصباحی
۹/ اگست/ ۲۰۱۸ء	استاد و مفتی دارالعلوم محبوب سبحانی
بروز جمعرات	ساکن: ماہم (ایسٹ) ممبئی

خانوادۂ رضویہ کا مختصر تعارف

خاندانی پس منظر

حضرت ازہری میاں علیہ الرحمہ کے مورث اعلیٰ جن کا نام تاریخ میں ملتا ہے وہ شہزادہ سعید اللہ خاں ہیں۔ جن کا تعلق افغانستان کے قبیلۂ ''بڑھیچ'' سے تھا۔ آپ کے والد صاحب '' قندھار'' کے والی تھے ،آپ ان کے ولی عہد۔ آپ کی والدہ کے انتقال کے بعد جب والد صاحب نے دوسرا نکاح کیا تو نئی ماں نے اپنے بیٹے کو ولی عہد بنانے کے لیے باپ بیٹے میں نااتفاقی پیدا کرادی، مجبوراً شہزادہ سعید اللہ خاں کو'' قندھار'' چھوڑکر''لاہور'' کا رخ کرنا پڑا۔

چوں کہ آپ نہایت بہادر اور سپہ گری میں خاص مہارت رکھتے تھے اور آپ کا تعلق شاہی خاندان سے بھی تھا؛ اس لیے لاہور کے والیوں نے آپ کو ہاتھوں ہاتھ لیا۔ بہت جلد خبر دہلی تک پہنچ گئی ، پھر جب آپ کسی کام سے دہلی گئے تو دربار شاہی میں بلاکر آپ کو فوج کے کسی بڑے منصب پر فائز کر دیا گیا۔ کچھ وقفے بعد جب روہیل کھنڈ میں بغاوت شروع

ہوئی تو آپ کو اس بغاوت کی سر کوبی کے لیے روہیل کھنڈ بھیجا گیا اور بغاوت کے ختم ہو جانے کے بعد دربار شاہی سے روہیل کھنڈ کے صدر مقام ”بریلی“ میں قیام کرنے اور امن و شانتی قائم رکھنے کا حکم ہوا، آپ جب بریلی آئے تو پھر بریلی ہی کے ہو کر رہ گئے، اور اسے چھوڑ کر جانا گوارا نہ فرمایا؛ کیوں کہ اس وقت بریلی میں کچھ افغانی پٹھان آباد تھے جن سے وطن کی مٹی کی خوش بو آتی تھی، خیر بریلی میں رکنے کے ظاہری اسباب کچھ بھی ہوں مگر قدرت جانتی تھی کہ بریلی میں ایک ایسی ذات کا ورود ہو چکا ہے جس کی نسل سے ایسی ایسی ہستیاں جنم لیں گی، جن کے ذریعے اسلام کی تجدید، دین کی تبلیغ واشاعت، سنیت اور ناموس رسالت کی حفاظت اور مسلمانوں کی بروقت قیادت جیسی اہم خدمات ہونے والی ہیں۔

بریلی میں آپ کو جاگیریں بھی ملی تھیں، جو ۱۸۵۷ء میں ضبط ہوئیں اور ضلع رام پور میں شامل کر دی گئیں۔ پیرانہ سالی کی وجہ سے آپ نے شاہی ملازمت سے دست بردار ہو کر اپنی آخری عمر یادِ الٰہی میں گزار دی۔ انتقال کے بعد آپ وہیں مدفون ہوئے جہاں آپ کا قیام تھا، اب وہ میدان قبرستان میں شامل ہے۔ اور آپ ہی کی نسبت سے ”شاہ زادے کا تکیہ“ کہلاتا ہے۔

سعادت یار خاں

سعید اللہ خان کے بیٹے کا نام سعادت یار خاں تھا۔ والد کے شاہی ملازمت سے

استعفا دے دینے کے بعد سعادت یار خاں کو دہلی کا ''وزیر مالیات'' بنایا گیا تھا، آپ نے دہلی میں دو یادگاریں چھوڑیں۔ ایک ''سعادت گنج کا بازار'' اور دوسری ''سعادت خاں کی نہر''، آپ کی ''مہرِ وزارت'' بھی اعلیٰ حضرت کے زمانے تک موجود رہی۔

آپ کے تین بیٹے تھے (۱) اعظم خان (۲) معظم خان (۳) مکرم خان۔ اور تینوں شاہی دربار میں بڑے بڑے منصب پر فائز تھے، جن کی تنخواہیں اس وقت ایک ہزار ماہوار سے کم نہ تھیں۔

اعظم خان

اعظم خاں نے بھی بریلی میں رہ کر حکومت کی، کچھ اہم ذمہ داری سنبھالی، اس کے بعد یکایک دل کی دنیا میں ایسا بدلاؤ آیا کہ ترکِ دنیا کر کے ساری عمر یادِ الٰہی میں گزار دی، آپ کے زہد و ورع کا اندازہ اس واقعے سے لگایا جا سکتا ہے:

آپ شاہ زادے کا تکیہ، معماران بریلی میں رہا کرتے تھے۔ اور آپ کے صاحب زادے حافظ کاظم علی خاں ہر جمعرات کو آپ سے ملاقات کرنے آیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ٹھنڈ کے موسم میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ والد بزرگوار کے پاس کوئی شال نہیں ہے۔ اس پر اپنی بیش قیمتی شال نکال کر والد کو نذر کر دی، آپ نے وہ شال آگ میں ڈال

دی، حافظ صاحب نے سوچا کہ کسی اور کو دیتا تو اسے استعمال بھی کرتا، ابّا حضور نے تو آگ میں ڈال دی، ادھر آپ کو حافظ صاحب کے اس وسوسے کی بھنک لگ گئی، بھڑکی ہوئی آگ میں ہاتھ ڈالا، اور شال نکال کر پھینک دی اور فرمایا: فقیر کے یہاں دھڑ پکڑ کا معاملہ نہیں، لے اپنی شال، شال دیکھا گیا تو جوں کا توں تھا، ایک دھاگا بھی نہ جلا تھا۔

حافظ کاظم علی خاں علیہ الرحمہ

آپ اعظم خاں کے بیٹے تھے، اور بدایوں کے تحصیل دار تھے، آپ کی خدمت میں دو سو سواروں کی بٹالیں رہا کرتی تھیں، اور آٹھ گاؤں کی جاگیریں بھی ملی تھیں۔ آپ حافظِ قرآن تھے، مولانا نورالحق فرنگی محلی بن مولانا انوارالحق فرنگی محلی سے آپ کو سلسلۂ رزّاقیہ میں اجازت وخلافت بھی حاصل تھیں۔

آپ کے دور میں مغلیہ سلطنت کا زوال شروع ہو گیا تھا، ہر طرف بغاوت کی لہر دوڑ رہی تھی اور ہر علاقہ خود مختار ہونا چاہتا تھا۔ جب حافظ صاحب نے دیکھا کہ اس بغاوت کو دور کرنے کی کوئی تدبیر کامیاب نہیں ہو رہی ہے تو آپ دہلی سے لکھنؤ چلے آئے۔ اور سلطنتِ اودھ سے منسلک ہو گئے۔ سلطنتِ اودھ میں نمایاں کارنامے انجام دینے کے انعام میں آپ کو ایک جاگیر عطا ہوئی۔ یہ جاگیر عرصۂ دراز تک خانوانوادۂ رضویہ میں برقرار رہی۔ ۱۹۵۴ء میں جب کانگریس نے دیہی جائداد ضبط کی، تو یہ جاگیر بھی ضبطی میں آگئی۔

حافظ صاحب کے دو بیٹے تھے مولانا رضا علی خاں اور حکیم نقی علی خاں۔ حکیم نقی علی خان فنِ طب میں مہارت حاصل کر لینے کے بعد جے پور میں بحیثیت طبیب مقیم ہو گئے تھے۔

مولانا رضا علی خاں علیہ الرحمہ

آپ کی ولادت ۱۲۲۴ھ - ۱۸۰۹ء کو بریلی میں ہوئی۔ شہر ٹونک کے مشہور عالم دین مولانا خلیل الرحمٰن سے اکتسابِ علم کیا۔ اور ۲۲/ سال کی عمر میں سندِ فراغت حاصل کی۔

ویسے تو آپ تمام مروجہ علوم میں غایت درجہ مہارت رکھتے تھے مگر علم فقہ سے کچھ خاص ہی لگاؤ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ فراغت کے بعد ہی سنہ ۱۲۴۶ھ میں باقاعدہ دارالافتاء کی بنیاد رکھی۔ اور ساری عمر فتویٰ نویسی میں گزار دی۔ **اور ۱۲۴۶ھ سے لے کر آج تک یعنی تقریبًا دو سو سال سے آپ کا خاندان مسلسل خدمت فقہ و افتا انجام دے رہا ہے۔**

آپ نے مسلمانوں کی مذہبی قیادت کے ساتھ ساتھ سیاسی قیادت بھی فرمائی، پہلی جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں آپ نے بھرپور حصہ لیا۔ اور انگریزوں کو ناکوں چنے چبوائے۔ انگریزی افسر لارڈ ہیسٹنگ آپ سے بہت پریشان رہتا تھا اور جنرل ہڈسن نے آپ کے قتل پر پانچ سو روپے انعام بھی رکھ دیے تھے مگر اسے اپنے مقصد میں کامیابی نہ ملی، ایک انگریز

مؤرخ ڈاکٹر ملی سن آپ کے بارے میں لکھتا ہے: ”ملا شاہ علی بن کاظم علی نہ ہوتے تو انگریز باآسانی بریلی پر قبضہ کر لیتے، مگر ان کی مداخلت کی وجہ سے انھیں کافی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔

آپ حضرت شاہ فضل الرحمٰن گنج مرادابادی کے شاگرد حضرت شاہ عبد العزیز علیہ الرحمہ سے بیعت تھے اور انھی سے آپ کو خلافت بھی حاصل تھی۔

حاصل یہ کہ آپ ہی کی ذات اس خاندان کے لیے ٹرنگ پوائنٹ ثابت ہوئی، آپ ہی کی بدولت یہ خاندان علمی دولت سے مالا مال ہوا۔ اور آپ ہی کے سبب اس خاندان کے ہاتھوں سے تلوار چھوٹی اور قلم نے اس کی جگہ لی اور آپ ہی کی وجہ سے اس خاندان نے اپنا رخ ملک کی حفاظت سے دین کی حمایت کی طرف پھیرا۔

۲ر جُمادی الاولیٰ ۱۲۸۲ھ کو آپ کا انتقال ہوا اور بریلی کی سٹی قبرستان میں مدفون ہوئے۔

مولانا نقی علی خاں علیہ الرحمہ

رجب ۱۲۴۶ھ – ۱۸۲۹ ءمیں آپ کی ولادت ہوئی، والد ماجد سے اکتسابِ علم کیا، آپ کی عظمت و رفعت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ مجددِ اعظم امام احمد رضا بریلوی علیہ

الرحمہ آپ ہی کے صاحب زادے ہیں۔ چند درسی کتابیں چھوڑ کر بقیہ ساری کتابیں آپ ہی سے پڑھی ہیں۔

آپ جُمادی الاخرہ ۱۲۹۴ھ میں حضرت سیدنا شاہ آلِ رسول احمدی تاجدارِ مارہرہ مطہرہ علیہ الرحمہ سے بیعت ہوئے۔ اسی مجلس میں پیر و مرشد نے اجازت و خلافت سے بھی نوازا ۱۲۹۵ھ میں حج فرمایا اور وہاں حضرت سید احمد زینی دحلان اور دیگر جید علمائے مکۂ مکرمہ سے سند حدیث حاصل فرمائی۔

آپ نے مختلف علوم و فنون میں تین درجن سے زائد کتابیں یاد گار چھوڑی ہیں، ۱۳۱۷ھ میں انتقال فرمایا اور والد صاحب مولانا رضا علی خاں کے بغل میں مدفون ہوئے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ

مجددِ اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں محدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات خانوادۂ رضویہ کے لیے مرکز و محور کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ آپ کے اسلاف و اخلاف آپ ہی کی وجہ سے جانے پہچانے جاتے ہیں، آپ کو عرب و عجم نے چودھویں صدی کا مجدد تسلیم کیا ہے۔

۱۰؍ شوال ۱۲۷۲ھ میں آپ کی ولادت ہوئی۔ ۱۳؍ سال ہی کی عمر میں مروجہ جملہ علوم وفنون سے آراستہ ہوئے۔ ۱۳؍ سال ۱۰؍ مہینے ۴؍ دن کی عمر میں مسئلۂ رضاعت پر آپ نے اپنا پہلا فتویٰ جاری فرمایا۔ اور اسی دن آپ کے والدِ بزرگ وار مولانا نقی علی خان علیہ الرحمہ نے آپ کو منصبِ افتا سپرد کر دیا۔ سات سال تک آپ، والد صاحب کی ماتحتی میں فتویٰ لکھ کر چیک کراتے رہے۔ سات سال کے بعد والد صاحب نے آپ کو یہ اجازت دے دی کہ اب مجھے دکھائے بغیر فتویٰ جاری کر لیا کرو۔ لیکن جب تک والد صاحب باحیات رہے آپ نے کوئی بھی فتویٰ ان کی تصدیق کے بغیر جاری نہ فرمایا۔ اس سے فتویٰ نویسی میں آپ کے غایت درجہ احتیاط کا پتہ چلتا ہے کہ ایک ایسا شخص جسے آنے والے وقت میں عرب وعجم کے علما اپنا مجدد تسلیم کرنے والے تھے، اپنے سے تجربے کار مفتی کے موجودگی میں بغیر اس سے اصلاح لیے کوئی بھی فتویٰ جاری نہ فرمایا، آپ ۵۵؍ علوم وفنون کے ماہر تھے اور تقریبًا ان تمام فنون میں آپ نے کتابیں لکھیں ہیں، جن کی تعداد، مولانا عبدالمبین نعمانی مصباحی کی ۲۰۰۴ء کی تحقیق کے مطابق ۶۸۴؍ تک پہنچتی ہے، آپ نے جس موضوع پر بھی قلم اٹھایا ہے تحقیق کا حق ادا کر دیا ہے، آپ کے فتاویٰ بارہ جلدوں میں غیر مترجم اور ۳۰ جلدوں میں مترجم شائع ہو چکے ہیں۔ جن میں فتاویٰ کی کل تعداد ۶۸۴۷ ہے۔

۱۳؍ سال کی عمر سے جس خدمت دین کا آغاز آپ نے کیا تھا، وہ جاکر ۶۸؍ سال کی عمر میں آپ کی رحلت فرماجانے پر ختم ہوا۔

۲۵؍ صفر ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۱ء میں آپ اس دنیاے فانی سے جملہ اہلِ سنت وجماعت کو روتا بلکتا چھوڑ کر کوچ فرمایا۔

حجۃ الاسلام مفتی حامد رضا علیہ الرحمہ

آپ کے دو فرزند تھے مفتی حامد رضا اور مفتی مصطفے رضا۔ مفتی حامد رضا اعلیٰ حضرت کے خلفِ اکبر اور جانشین حضور مفتیِ اعظم ہند حضور تاج الشریعہ کے دادا حضور ہیں۔

آپ کی ولادت ۱۲۹۲ھ – ۱۸۹۲ء میں ہوئی، اور جملہ علوم وفنون وقت کے مجدد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا سے حاصل کیے۔ ۱۳۲۳ھ – ۱۹۰۵ء میں جب اعلیٰ حضرت کے ساتھ حج کرنے کے ارادے سے حرمین شریفین پہنچے تو وہاں پر علامہ محمد سعید بابصیل مکی اور علامہ سید احمد برزنجی مدنی کے حلقۂ درس میں شریک ہوئے۔ علامہ خلیل خربوطی جنھیں محض دو واسطوں سے علامہ طحطاوی علیہ الرحمہ سے سند فقہ حاصل ہے نے آپ کو سند فقہ عطا فرمائی۔

آپ ہر لحاظ سے اپنے والد بزرگ وار کے جانشین تھے۔ بارہا ایسا ہوا کہ اعلیٰ حضرت کو کسی جلسے کی دعوت ملی اور آپ بسبب مصروفیت اس جلسے میں شریک نہ ہو سکے تو آپ نے حضور حجۃ الاسلام کو اپنا نائب بنا کر وہاں بھیجا۔

۱۳۵۲ھ - ۱۹۳۴ء کو لاہور میں ملتِ اسلامیہ کے شیرازے کو جمع کرنے کے لیے سنی دیوبندی جماعت کے ارباب حل و حقد کی ایک میٹنگ ہوئی، جس میں طے پایا کہ گفتگو کے ذریعے مسئلے کو سلجھایا جائے اور حق واضح ہو جانے پر حق کو تسلیم کرتے ہوئے ایک ہو جائیں؛ لہذا دیوبندی جماعت کی طرف سے مولوی اشرفعلی تھانوی کا انتخاب ہوا اور جماعت اہل سنت کی طرف سے حضور حجۃ الاسلام کا۔ آپ بریلی سے لاہور تشریف لائے مگر ادھر سے تھانوی جی نہیں پہنچے۔ بس موقع پر حجۃ الاسلام نے ایسا لاجواب خطاب فرمایا کہ سننے والے علما و فضلا آپ کی فصاحت و بلاغت اور علم و فضل کی جلوہ سامانیہ دیکھ کر دنگ رہ گئے۔ اس موقع پر مسلمانوں نے نعرہ اٹھایا کہ دیوبندی مناظر نہیں آیا تو چھوڑو، ان کے (حضور حجۃ الاسلام) چہرے کو دیکھ لو اور فیصلہ کر لو کہ حق کدھر ہے۔

اسی مناظرے میں آپ کی ملاقات ڈاکٹر اقبال سے ہوئی۔ جب آپ نے علامہ اقبال کے سامنے دیوبندی مولویوں کی گستاخانہ عبارتیں پیش کیں تو علامہ اقبال حیرت زدہ رہ

گئے۔ اور بے ساختہ بولے کہ مولانا صاحب یہ ایسی عبارتیں ہیں کہ ان لوگوں پر آسمان ٹوٹ پڑنا چاہیے۔

آپ نے مسلسل ۵۰/ سال تک خدمت فقہ و افتا کی اور ساری زندگی مسلمانوں کی مذہبی و سیاسی معاملات میں رہ نمائی فرماتے رہے۔

۱۷/ جُمادی الاولیٰ ۱۳۶۲ھ - ۲۳/ مئی ۱۹۴۳ء کو نمازِ عشا کے دوران حالتِ تشہد میں آپ کا وصال ہوا۔ محدّثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ روضۂ اعلیٰ حضرت کے مغرب جانب گنبد رضا میں مدفون ہوئے۔

آپ نے مختلف علوم و فنون میں درجنوں کتابیں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کے فتاوے کا مجموعہ بنام "فتاویٰ حامدیہ" شائع ہو چکا ہے۔

مفتیِ اعظمِ ہند علیہ الرحمہ

آپ کا نام محمد ہے اور عرفی نام مصطفیٰ رضا ہے، آپ اعلیٰ حضرت کے چھوٹے صاحب زادے ہیں اور اپنے دور کے مفتیِ اعظمِ ہند۔ خانوادۂ رضویہ میں اگر اعلیٰ حضرت کے بعد کسی کو بہت زیادہ شہرت ملی ہے تو وہ آپ ہی کی ذات ہے۔ ۲۲/ ذی الحجہ/ ۱۳۱۰ھ میں آپ کی ولادت ہوئی۔ ۲۵/ جمادی الآخرہ/ ۱۳۱۱ھ میں چھ ماہ، تین یوم کی عمر میں سید المشائخ

حضرت ابو الحسن نوری میاں رضی اللہ عنہ نے اپنی انگشتِ شہادت مفتیِ اعظم کے دہن مبارک میں ڈالی، آپ شیر مادر کی طرح اسے چوسنے لگے، سید المشائخ نے داخلِ سلسلہ فرماکر تمام سلاسل کی اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا۔

بیعت کرتے وقت سید المشائخ نے فرمایا تھا:

''یہ بچہ دین و ملت کی بڑی خدمت کرے گا اور مخلوقِ خدا کواس کی ذات سے بہت فیض پہنچے گا،اس کی نگاہوں سے لاکھوں گم راہ انسان دین حق پر قائم ہوں گے یہ فیض کا دریا بہائے گا۔''

نوری میاں کا کہا حرف بہ حرف صادق آیا لوگوں نے دیکھا کہ شدھی تحریک کے خلاف حضور مفتیِ اعظم ہند اور دیگر علمائے اہلِ سنت کی اَن تھک کوششوں سے لاکھوں کی تعداد میں، ایسے مسلمان جو جو دین سے پھر گئے تھے، دوبارہ مشرف بااسلام ہوئے۔

۱۸ر سال کی عمر میں آپ نے پہلا فتویٰ لکھا، جب کہ اس استفتا کا جواب لکھنے کے لیے ملک العلماء فتاویٰ رضویہ کا مطالعہ کر رہے تھے، جب اعلیٰ حضرت کو معلوم ہوا تو بہت خوش ہوئے اور پانچ روپے بطور انعام دیا اور ارشاد فرمایا:

''تمھاری مہر بنوادیتا ہوں اب فتویٰ لکھا کرو۔''

تب سے اخیر عمر تک مکمل ۷۴/سال یعنی تقریبًا پون صدی خدمتِ دین اور خدمت فقہ و افتا میں لگے رہے۔ فقیہِ ملت نے آپ کی تصانیف کی تعداد ۳۹ شمار کرائی ہے۔ ۱۴۳۵ھ میں رضا اکیڈمی نے آپ کے فتاویٰ بنام "فتاویٰ مفتیِ اعظم" سات جلدوں میں شائع کیے ہیں، جو تقریبًا ۵۰۰/فتاویٰ اور ۲۲/رسائل پر مشتمل ہیں۔

۱۴/محرم الحرام/۱۴۰۲ھ - ۱۳/نومبر/۱۹۸۱ء کو رات ایک بج کر چالیس منٹ پر کلمۂ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے وصال فرمایا۔ والد محترم اعلیٰ حضرت کے بائیں پہلو میں جگہ پائی، سرکارِ کلاں مولانا سید مختار اشرف کچھوچھوی علیہ الرحمہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

مفسرِ اعظم ہند مولانا ابراہیم رضا علیہ الرحمہ

آپ کی ولادت ۱۳۲۵ھ - ۱۹۰۶ء میں ہوئی، حضور حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں علیہ الرحمہ کے گھر یہ پہلی پیدائش ہوئی تھی۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے پوتے کا عقیقہ بڑے ہی پُر وقار انداز میں کیا عزیز و اقربا کے علاوہ دارالعلوم منظر اسلام کے جملہ طلبہ کو مدعو کیا اور ناظمِ مطبخ کو تاکید فرمادی کہ "جن ممالک یا صوبہ جات کے طلبہ دارالعلوم منظر اسلام میں ہیں ان کی خواہش کے مطابق انھیں وطنی کھانا کھلایا جائے۔"

۱۹/سال کی عمر میں ۱۳۴۴ھ - ۱۹۲۵ء کو والد بزرگ وار حضور حجۃ الاسلام

ہندستان کے جید علمائے کرام کی موجودگی میں آپ کے سر پر دستارِ فراغت رکھی اور اپنی نیابت وخلافت سے نوازا۔

آپ کو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے شرف بیعت کے ساتھ ساتھ اجازت وخلافت بھی حاصل تھی، اعلیٰ حضرت ہی نے آپ کا رشتہ اپنے فرزندِ اصغر حضور مفتیِ اعظم ہند علیہ الرحمہ کی صاحب زادی سے طے کر دیا تھا، ۱۳۴۷ھ میں آپ اسی رشتہ سے منسلک ہوئے۔

۱۳۶۷ھ میں دارالعلوم منظرِ اسلام کی باگ ڈور آپ کے سپرد کی گئی، ان دنوں دارالعلوم کا نظام کچھ ماند پڑ گیا تھا، مگر حضور مفسرِ اعظم کے آنے سے پھر اپنی سابقہ روِش پر گامزن ہو گیا۔

۱۱؍ صفر المظفر؍ ۱۳۸۰ھ — ۱۲؍ جون؍ ۱۹۶۵ء کو وصال فرمایا، مفتی افضل حسین مونگیری علیہ الرحمہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ داداجان کے دائیں جانب مدفون ہوئے۔

آپ نے پانچ صاحب زادے اور تین صاحب زادیاں یادگار چھوڑیں (۱) مولانا ریحان رضا خان (۲) مولانا اسمٰعیل رضا خان (عرف حضور تاج الشریعہ مولانا اختر رضا خان) (۳) ڈاکٹر قمر رضا خان (۴) مولانا منان رضا خان (۵) مخدوم تنویر رضا۔ یہ حضرت

ریحان رضا سے چھوٹے تھے، مجذوب تھے، جذبی کیفیت میں رہا کرتے تھے، پھر مفقود الخبر ہو گئے۔

حضور تاج الشریعہ مفتی اختر رضا ازہری علیہ الرحمہ

۲۶/ محرم الحرام / ۱۳۶۲ھ - ۲/ فروری / ۱۹۴۳ء بروز سہ شنبہ (منگل) کو محلہ سودا گراں بریلی شریف میں آپ کی ولادت ہوئی، آپ کی عمر جب چار سال چار ماہ چار دن کی ہوئی تو والد ماجد مفسرِ اعظم ہند نے بسم اللہ خوانی کی تقریب منعقد کی، جس میں مفتیِ اعظم ہند اور ہندستان کے بڑے بڑے علمائے کرام کے ساتھ ساتھ دارالعلوم منظر اسلام کے جملہ طلبہ نے شرکت کی، حضور مفتیِ اعظم ہند قدس سرّہ نے بسم اللہ خوانی کی رسم ادا فرمائی، ''محمد'' نام پر عقیقہ ہوا، پکارنے کے لیے ''محمد اسماعیل رضا'' اور عرف ''محمد اختر رضا'' تجویز فرمایا۔

ابتدائی و ثانوی تعلیم

آپ نے والدہ ماجدہ سے ناظرۂ قرءان مکمل فرمایا، اسی دوران والد بزرگ وار سے اردو کی کتابیں بھی پڑھتے رہے۔ اس کے بعد والد صاحب نے دارالعلوم منظر اسلام میں داخلہ کرا دیا جہاں آپ نے ہدایہ آخرین تک کی کتابیں پڑھیں، ۱۹۵۲ء میں ایف، آر، اسلامیہ انٹر کالج میں داخلہ لے کر ہندی اور انگلش کی تعلیم حاصل کی۔

دارالعلوم منظرِ اسلام میں مولانا عبدالتواب مصری عربی ادب کے استاد تھے، آپ حضرت ازہری میاں کو بڑی دل چسپی سے پڑھایا کرتے تھے، حضرت ازہری میاں کا معمول تھا کہ صبح صبح عربی اخبارات آپ کو سنایا کرتے۔ اور اردو، ہندی اخبارات کی خبروں کو عربی زبان میں ترجمہ کرکے سنایا کرتے، ظاہر سی بات ہے دوران طالبِ علمی ہی میں اس طرح کا معمول انھی طلبہ کا ہوتا ہے جنھیں قدرت نے ذہانت وفطانت کے ساتھ ساتھ محنت ولگن اور مستقل مزاجی کی دولت سے مالامال کیا ہو۔

آپ کے اسی لگن کو دیکھتے ہوئے مولانا عبدالتواب مصری نے حضرتِ مفسرِ اعظم کو یہ مشورہ دیا کہ حضرت ازہری میاں کو اعلیٰ تعلیم کے لیے جامعہ ازہر بھیج دیا جائے۔ ۱۹۶۳ء میں اس مشورے پر عمل ہوا اور آپ جامعہ ازہر تشریف لے گئے، وہاں آپ نے ”کلیہ اصول الدین“ (ایم۔اے) میں داخلہ لیا اور بہت جلد ہی اپنی گونا گوں خوبیوں کی بدولت وہاں کے اساتذہ کو متاثر کر دیا اور پھر ان کی خاص توجہ ونگرانی میں استفادہ فرمانے لگے۔

دو سال بعد یعنی ۱۹۶۵ء میں جب کہ آپ ابھی جامعہ ازہر ہی میں تھے، آپ کے والد حضرت مفسرِ اعظم کا ۶۰/ سال کی عمر میں انتقال ہو گیا، ان دنوں اتنا بڑا سفر کرنا آسان نہ تھا اور اگر سفر کرکے ہندوستان آتے تو تعلیمی سال کا نقصان یقینی تھا؛ اس لیے آپ وہیں رک کر حصول تعلیم میں لگے رہے، مگر والد صاحب کے انتقال کا آپ کو گہرا صدما پہنچا۔ ان دنوں آپ

کے دل کا کیا حال تھا اس کا اندازہ ان اشعار سے لگایا جاسکتا ہے جو آپ کے اس وقت کے خط میں مذکور ہے، یہ خط آپ نے اپنے بڑے بھائی ریحان ملت کو ارسال فرمایا تھا۔

غم میں ہائے تڑپتا ہے دل — اور کچھ زیادہ امنڈ آتا ہے دل
ہائے دل کا آسرا ہی چل بسا — ٹکڑے ٹکڑے اب ہوا جاتا ہے دل
اپنے اختر پر عنایت کیجیے میرے — مولا کس کو بہکاتا ہے دل

حضور ازہری میاں کا یہ عمل طلبہ کے لیے اعلیٰ مثال ہے جو ذرا ذرا سی بات پر بلکہ اپنے اپنے اقارب کے شادی بیاہ کی خاطر اپنا سارا تعلیمی سال برباد کر دیتے ہیں۔

جامعہ ازہر میں مسلسل تین سال تک نہایت جاں فشانی کے ساتھ تعلیم حاصل کر کے ۱۹۶۶ء میں فارغ التحصیل ہوئے۔ جب بریلی شریف خبر پہنچی کہ جامعہ ازہر سے آپ کی فراغت ہو چکی ہے اور ۱۷ر نومبر ر ۱۹۶۶ء کو بریلی تشریف لا رہے ہیں، تو سارے خانوادے میں خوشی کی لہر دوڑ گئی، چوں کہ سال بھر پہلے والد صاحب کا انتقال ہو گیا تھا؛ اس لیے خود حضور مفتیِ اعظم ہند علیہ الرحمہ علمائے کرام اور طلبۂ منظرِ اسلام کی جھرمٹ میں بریلی جنکشن پر تشریف لے گئے، پھولوں کے ہار اور گجروں سے اس طرح استقبال فرمایا کہ سارا جنکشن مہک اٹھا۔

فتویٰ نویسی کا آغاز

جامعہ ازہر سے تشریف کے کچھ ہی دن بعد ۱۹۶۶ء میں آپ نے اپنا سب سے پہلا فتویٰ تحریر فرمایا، حضرت مفتی افضل حسین مونگری سے جب اصلاح لیا تو آپ فتویٰ دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا میں نے تو دیکھ لیا ہے مگر مفتیِ اعظم ہند کو بھی دکھا لیجیے۔ جب نانا نے دیکھا تو بہت خوش ہوئے اور ڈھیر ساری دعاؤں سے نوازا، شروع شروع آپ انھی دونوں پاک ہستیوں سے فتویٰ تصدیق کراتے رہے لیکن یہ سلسلہ زیادہ دنوں تک نہ چلا اور بہت جلد ہی حضور مفتیِ اعظم ہند نے یہ ذمہ داری بھی آپ کو سپرد کر دی۔

بقول مولانا محمد شہاب الدین رضوی ایک روز حضور مفتیِ اعظم ہند نے فرمایا:

”اختر میاں اب گھر بیٹھنے کا وقت نہیں، یہ لوگ جن کی بھیڑ لگی ہوئی ہے کبھی سکون سے بیٹھنے نہیں دیتے، اب تم اس (فتوی نویسی کے) کام کو انجام دو، میں (دارالافتاء) تمھارے سپرد کاتا ہوں۔“

اور لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا اب آپ اختر میاں سلمہ سے رجوع کریں، انھیں کو میرا قائم مقام اور جانشیں جانیں۔

تدریسی خدمات

آپ کی تدریسی خدمات کا آغاز ۱۹۶۷ء سے ہوا، ۱۹۶۷ء میں آپ دارالعلوم منظرِ اسلام میں بحیثیت استاد جلوہ گر ہوئے، مسلسل گیارہ سال تک مکمل جاں فشانی کے ساتھ تدریسی خدمات انجام دیتے رہے، پھر ۱۹۷۸ء میں برادرِ اکبر حضرت ریحان ملت نے آپ کو صدرالمدرسین کے عہدے پر فائز کر دیا۔

اس کے علاوہ ۱۴۰۷ھ اور ۱۴۰۸ھ میں مدرسہ الجامعۃ الاسلامیہ گنج قدیم، رام پور میں ختم بخاری شریف اور ۱۴۰۸ھ کو جامعہ فاروقیہ، بھوج پور، ضلع مرادآباد اور ۱۴۰۹ھ دارالعلوم امجدیہ، کراچی، پاکستان میں بخاری شریف کا افتتاح کرایا۔

ازدواجی زندگی

۲۱ر نومبر ۱۹۶۸ء- ۱۳۸۸ھ بروز اتوار حضرت ازہری میاں کا نکاح حضرت مولانا حسنین رضا بن مولانا حسن رضا علیہما الرحمہ کی دختر نیک اختر سے ہوا، جس سے ایک صاحب زادے مولانا عسجد رضا اور پانچ صاحب زادیاں ہوئیں، حضور ازہری میاں کی اہلیۂ محترمہ جنھیں لوگ اماں صاحبہ کہتے ہیں بڑی خوبیوں کی مالک ہیں۔ شفقت و محبت، الفت و ہمدردی و غم گساری سب ہی خوبیاں آپ میں بدرجۂ اتم موجود ہیں، غریبوں کی مدد کرنا آپ کا

شیوہ ہے، ہمیشہ ضرورت مندوں کی قطار آپ کے پاس لگی رہتی ہے، ان سب خوبیوں کے ساتھ ساتھ نماز روزے، اوراد و وظائف، تہجد و نوافل کی خاص پابند ہیں۔

حج وزیارت

حضور ازہری میاں نے سب سے پہلا حج ۱۴۰۳ھ – ۴؍ستمبر ۱۹۸۳ء کو فرمایا۔ دوسرا حج ۱۴۰۵ھ – ۱۹۸۵ء میں اور تیسرا حج ۱۴۰۶ھ – ۱۹۸۶ء میں فرمایا۔ متعدّد بار عمرے سے بھی فیض یاب ہوئے ہیں، ان دنوں ہر سال رمضان المبارک کے ایام مکہ و مدینہ شریف میں گزرتے تھے، زیارت روضۃ النبی ﷺ کبھی کبھی سال میں دو دو مرتبہ نصیب ہوتی تھی۔

شعروشاعری

فن شعر و شاعری خانوادۂ رضویہ کی گھٹی میں پلا دی گئی، حدائق بخشش، ذوقِ نعت، سامانِ بخشش، سفینۂ بخشش، اس کی جیتی جاگتی مثالیں ہیں۔

حضرت ازہری میاں کے اشعار بھی رضاؔ، حسنؔ، نوریؔ کے جیسے پر کیف ہوتے ہیں، فنِ شاعری میں ان کے کمال کا اندازہ اس واقعے میں لگایا جا سکتا ہے:

"مولانا عبد الحمید رضوی افریقی حضور مفتیِ اعظم ہند کی لکھی ہوئی نعت پاک "توشمعِ رسالت ہے عالم تیرا پروانہ" پڑھ رہے تھے، محفل میں خود حضور مفتی اعظم ہند بھی موجود

تھے، جب یہ مقطع پڑھا:

آباد اسے فرما ویراں ہے دل نوری جلوے تیرے بس جائیں آباد ہو ویرانہ

تو حضور مفتیِ اعظم نے فرمایا کہ بحمدہ تعالیٰ فقیر کا دل تو روشن ہے، اب اس کو یوں پڑھو:

آباد اسے فرما ویراں ہے دل نجدی جلوے تیرے بس جائیں آباد ہو ویرانہ

حضور ازہری میاں بھی اسی محفل میں موجود تھے، آپ نے بر جستہ عرض کیا: ''حضور مقطع کو اس طرح پڑھ لیا جائے۔''

سرکار کے جلووں سے روشن ہے دل نوری تا حشر رہے روشن نوری کا یہ کاشانہ

حضور مفتیِ اعظم نے یہ مقطع بہت پسند فرمایا، ساتھ ہی ڈھیر ساری دعاؤں سے نوازا۔

شہرت و مقبولیت

خانوادۂ رضویہ میں اعلیٰ حضرت اور حضور مفتیِ اعظم علیہما الرحمہ کے بعد جو شہرت و مقبولیت حضور ازہری میاں کو نصیب ہوئی وہ کسی اور کو نہیں ملی، ہندوستان بھر میں جو شہرت و مقبولیت حضور ازہری میاں کو حاصل تھی وہ کسی پر ڈھکی چھپی نہیں۔

بقول نائب مفتیِ اعظم ہند حضور شارح بخاری علیہ الرحمہ:

حضرت مفتیِ اعظم ہند کو اپنی زندگی کے آخری پچیس سالوں میں جو مقبولیت و ہر دل عزیزی حاصل ہوئی، وہ آپ کے وصال کے بعد ازہری میاں کو بڑی تیزی کے ساتھ ابتدائی سالوں ہی میں حاصل ہوگئی اور بہت جلد لوگوں کے دلوں میں ازہری میاں نے اپنی جگہ بنالی۔

حاصل یہ کہ جب سے حضور مفتیِ اعظم ہند نے حضور ازہری میاں کو اپنا جانشین بنایا تب سے لے کر اخیر دم تک آپ بحسن و خوبی اس نیابت و جانشینی کو نبھاتے رہے اور سینکڑوں اداروں اور تنظیموں کی سرپرستی، ملک و بیرون ملک اجلاس و کانفرنس میں شرکت، کروڑو مسلمانوں کی مسلکی و مشربی راہ نمائی، امتِ مسلمہ کی مذہبی و سیاسی قیادت جیسے عظیم دینی خدمات انجام دے کر حضور مفتیِ اعظم ہند کی جانشینی کا حق ادا کردیا ہے۔

وفات

سنہ ہجری کے اعتبار سے ۷۷/ اور سنہ عیسوی کے اعتبار سے ۷۵/ بہاریں دیکھ کر مؤرخہ ۲۰/ جولائی/ ۲۰۱۸ء بروز جمعہ، شبِ ۷/ ذیقعدہ ۱۴۳۹ھ بعدِ مغرب حضور تاج

الشریعہ پوری دنیا کے مسلمانوں کو روتا بلکتا چھوڑ کر اِس دنیا سے اُس دنیا کی طرف انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

وفات کے بعد کا منظر نامہ

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی وفات کی خبر چند دقیقوں کے اندر پوری دنیا میں پھیل گئی، جملہ اہل سنت کے اذہان ماتم کدہ بن گئے، ہر چہار جانب سے تعزیتی پیغام آنے شروع ہو گئے، ہندوستان کا شاید ہی کوئی عالم ہو جس نے رنج وغم کا اظہار نہ کیا ہو، ہندوستان کے اکابر علمائے کرام ومشائخ عظام نے اپنے دُکھ درد کو شیئر کیا۔

ہم میں سے ہر کوئی جانتا تھا کہ تاج الشریعہ کی ذات بہت مقبول ہے، مگر اتنی مقبول ہے یہ آپ کے جانے کے بعد پتہ چلا، ہندوستان کے تقریباً سبھی اداروں میں اگلے دن تعطیل رکھی گئی، اور محفل ایصال ثواب منعقد کرکے ثواب کا نذرانہ پیش کیا گیا۔ جامعہ اشرفیہ مبارک پور کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایسا ہوا کہ ادارے میں دو دن تک تعطیل رہی۔

حیرت کی انتہا اس وقت نہ رہی جب ہندستان کے علاوہ پوری دنیا کے اکابر علما کے تعزیتی کلمات دیکھنے اور سننے میں آئے اور اپنوں کے علاوہ دیگر مکتبۂ فکر کے علمانے تعزیتی مجلسیں منعقد کرکے حزن وغم کا اظہار کیا۔ کس کس کا نام لیا جائے، بس اتنا سمجھیے کہ حضور تاج الشریعہ کی رحلت سے پوری دنیا کے مسلمانوں کو زبردست صدمہ پہنچا۔

۸/ذی قعدہ/۱۴۳۹ -۲۲/جولائی ۲۰۱۸ء بروز اتوار صبح گیارہ بجے آپ کے فرزند و جانشین حضرت مولانا عسجد رضا صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی، نمازِ جنازہ میں عقیدت مندوں کا سیلاب امنڈ آیا، بڑے بڑے علماے کرام، مثلاً

حضرت مولانا شیخ ابو بکر سربراہ اعلیٰ الثقافۃ السنیہ،

حضور محدث کبیر دام ظلہ،

سربراہ اعلیٰ جامعہ اشرفیہ حضور عزیز ملت دام ظلہ،

صدر المدرسین جامعہ اشرفیہ مفتی نظام الدین مصباحی،

امیر سنی دعوت اسلامی مولانا شاکر علی نوری وغیرہ نے شرکت کی۔

اہل بریلی نے مسلسل چار پانچ دن تک اپنی دکانیں بند رکھیں، بڑے بڑے سیاسی لیڈران (راہل گاندھی، اکھلیش یادو، نتیش کمار وغیرہ) نے افسوس کا اظہار کیا۔

کئی دنوں تک اخبار، وہاٹس اپ، فیس بک اور تمام سوشل میڈیا پر حضور تاج الشریعہ کی ذات چھائی رہی، کسی نے سچ کہا ہے:

موت اس کی جس کے جانے پر زمانہ روئے۔۔۔

(ماخوذ از: حیات اعلی حضرت: جلد اوّل، الملفوظ، فتاویٰ رضویہ مترجم: جلد اوّل، فتاوی حامدیہ، مقدمہ فتاوی مفتیِ اعظم ہند، تصانیف امام احمد رضا از مولانا عبد المبین نعمانی صاحب، تجلیات تاج الشریعہ، حیات تاج الشریعہ)

علمائے کرام کی طرف سے

صدر العلماء، خیر الاذکیاء، عمدۃ المحققین

حضرت علامہ مولانا محمد احمد مصباحی دام ظلہ العالی،

ناظمِ تعلیمات الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور

صد حیف! میر کارواں جاتا رہا

تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں ازہری کی رحلت کا غم صرف ایک خاندان، ایک شہر یا ایک ملک کا نہیں؛ بلکہ ان کی جدائی پر پوری ملت سوگوار ہے۔

دنیا کے مختلف ممالک اور بے شمار خطوں میں ان کے وصال کے بعد ہی سے تعزیتی جلسوں اور فاتحہ و ایصالِ ثواب کا سلسلہ جاری ہے۔ آج ۷/ ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ - ۲۱/ جولائی ۲۰۱۸ء سنیچر کی صبح کو الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور میں بھی تلاوت قرآن، ایصال ثواب اور تعزیت کی محفل دیر تک منعقد ہوئی پھر علما و طلبہ کی کثیر تعداد نمازِ جنازہ میں شرکت کے لیے بریلی شریف روانہ ہوگئی، اور جامعہ میں آج اور کل کی تعطیل کر دی گئی۔

میں اپنے متعلقہ تمام اداروں کی طرف سے حضرت تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے اہل خاندان کو خصوصًا اور پوری ملت کو عموماً تعزیت پیش کرتا ہوں۔ مولا تعالیٰ سب کو صبرِ جمیل و اجر جزیل سے نوازے اور حضرت کے روحانی و علمی فیضان سے سب کو مستفیض و مستنیر فرمائے۔

شریک غم:

محمد احمد مصباحی

(۱) ناظمِ تعلیمات الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور (۲) صدر مجلس شرعی، مبارک پور (۳) نگران مجلس برکات، مبارک پور (۴) المجمع الاسلامی، مبارک پور (۵) صدر انجمن امجدیہ و مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم، بھیرہ ولید پور، ضلع مئو (۶) سرپرست مرکزی دار القراءت، ذاکر نگر، جمشید پور

امیر دعوت اسلامی ابوالبلال حضرت مولانا الیاس عطار قادری دام ظلہ، پاکستان

نحمدہ و نصلی علی رسولہ النبی الکریم

نہایت غم ناک خبر ملی ہے کہ حضور تاج الشریعہ، جانشین سرکار مفتیِ اعظم ہند، حضرت مولانا اختر رضا خان صاحب ازہری کا انتقال ہو گیا،

انا للہ وانا الیہ راجعون

یا اللہ! پیارے حبیب ﷺ کا واسطہ حضرت کو غریق رحمت فرما، الہ العالمین حضرت کے درجات کو بلند فرما، پردگار ان کی تربت پر انوار و تجلیات کی بارشیں فرما، اے اللہ ان کی تربت کو نور مصطفیٰ ﷺ کے صدقے روشن فرما، یا اللہ حضور تاج الشریعہ کو بے حساب مغفرت سے مشرف فرما کر جنت الفردوس میں اپنے پیارے حبیب ﷺ کا پڑوس نصیب فرما۔

یارب المصطفیٰ جل جلالہ و ﷺ حضرت کے مریدین، متوسلین اور تمام معتقدین اور خصوصاً آپ کی آل بالخصوص حضرت سیدنا مولانا منان رضا خاں صاحب معروف بہ منانی

میاں اور آپ کی اولاد، سب کو صبرِ جمیل اور صبر جمیل پر اجرِ جزیل مرحمت فرما، آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

صلوا علی الحبیب ﷺ

میں حضرت قبلہ منانی میاں اور تمام آل، اولاد، معتقدین، مریدین سبھی سے تعزیت کرتا ہوں۔

دعوت اسلامی کے خاص کر ہند کے بلکہ ساری دنیا کے تمام جامعات المدینہ اور مدارس المدینہ میں ۲۱/ جولائی/ ۲۰۱۸ء کو صبح قرآن خوانی کی جائے اور حضور تاج الشریعہ کے ایصال ثواب کے لیے محفلیں کی جائیں۔

اسی طرح تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں جہاں جہاں دنیا بھر میں میرا پیغام پہنچے، سب کے سب حضور تاج الشریعہ کو خوب خوب ایصالِ ثواب کریں۔

اللہ کریم حضرت کی برکتیں ہم کو نصیب کرے، اور حضرت کی اسلامی خدمات، مسلک اعلیٰ حضرت کی خدمات قبول فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ صلوا علی الحبیب علیٰ محمد ﷺ

(ماخوذ از ویڈیو)

عزیزِ ملت شہزادۂ حضور حافظ ملت حضرت علامہ و مولانا عبد الحفیظ مصباحی دام ظلہ

سربراہِ اعلیٰ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ

خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے روشن چراغ ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کی شخصیت انتہائی متاثر کن تھی، جو بھی آپ پر نظر ڈالتا وہ ان کا دیوانہ ہو جاتا؛ یہی وجہ ہے کہ آج پوری دنیا میں ان کے لاکھوں عقیدت مند پھیلے ہوئے ہیں، حضرت کی شخصیت ہمارے لیے مشعل راہ کا کام کرتی تھی، لیکن افسوس کہ آج وہ مشعل بجھ گئی جس سے یہاں تاریکی پھیل گئی۔

آپ جس بڑی شخصیت سے گہری عقیدت رکھتے ہیں، ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کریں، یہ ان کی بارگاہ میں بڑا خراج عقیدت ہے۔

(ماخوذ از: روزنامہ راشٹریہ سہارا، گورکھ پور ۲۲/ جولائی/ ۲۰۱۸)

مفکرِ اسلام حضرت علامہ قمر الزماں خاں اعظمی مصباحی

جنرل سیکریٹری ورلڈ اسلامک مشن

انا للہ انا الیہ راجعون

جملہ مسلمانان عالم کے لیے یہ اطلاع انتہائی درد ناک ہے کہ عالم اسلام کی عظیم عبقری شخصیت، فقیہِ عصر تاج الشریعہ حضرت علامہ اختر رضا خاں ازہری علیہ الرحمہ کا وصال ہو گیا، ان کے وصال کی اطلاع پوری دنیا میں چند گھنٹوں کے اندر پھیل گئی اور اور پوری دنیاے سنیت، شدتِ غم و اندوہ میں ڈوب گئی، میں ورلڈ اسلامک مشن کے جملہ شاخوں اور علما کی طرف سے شہزادۂ تاج الشریعہ علامہ عسجد رضا اور جملہ اہل خانہ کو اور پوری دنیاے سنیت کو بالعموم تعزیت پیش کرتا ہوں۔

حضور تاج الشریعہ کا وصال ایک ایسا المیہ ہے جسے ہمیشہ محسوس کیا جائے گا، اور دنیاے سنیت میں جو خلا ہوا ہے، وہ شاید کبھی پُر نہ ہو سکے، خداے قادر و جبار حضرت سیدنا تاج الشریعہ کو مقامِ بلند عطا فرمائے۔

آمین بجاہ حبیبہ المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

کل ہی سے جلسۂ تعزیت وایصال ثواب کا آغاز ہو رہا ہے۔ ورلڈ اسلامک مشن کی طرف سے انگلینڈ، اسکاٹ لینڈ ،ہالینڈ ،،امریکا، کینیڈا، بیلجیم اور ناروے کی جملہ مساجد میں جلسۂ تعزیت منعقد ہوں گے ،اس وقت علامہ شہزاد نعیمی، علامہ فروغ القادری، علامہ شفیق الرحمٰن اور دیگر علمائے کرام تعزیت پیش کر رہے ہیں۔

شریک غم

محمد قمر الزماں اعظمی

جنرل سیکریٹری ولڈ اسلامک مشن

فخرِ اہلِ سنت حضرت علامہ و مولانا شیخ ابوبکر احمد ملباری دام ظلہ

سربراہِ اعلیٰ مرکز الثقافۃ السنیۃ، کیرالا

اسلامی دنیا میں تاج الشریعہ سے بڑا کوئی راہ نما نہیں

اسلامی دنیا میں تاج الشریعہ سے بڑا کوئی مذہبی راہ نما نہیں ہو سکتا، وہ تقویٰ اور پرہیزگاری کے لیے پوری دنیا میں جانے جاتے تھے۔ ان کے وصال سے دکھن بھارت کے لاکھوں مرید غمزدہ ہیں۔

(ماخوذ از ہندی اخبار)

واضح رہے کہ شیخ ابوبکر، حضور تاج الشریعہ کے جنازے میں شرکت کرنے گئے تھے، آپ نے بریلی کے نوری مہمان خانے میں رضا اکیڈمی ممبئی اور تنظیم علماے اسلام کی طرف سے ہوئی محفلِ ایصال ثواب میں شرکت کی اور خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے تاج الشریعہ کی زندگی پر روشنی ڈالی۔ فاتحہ کے بعد آپ نے تاج الشریعہ کے مزار شریف پر حاضری دی۔ اور گل اور چادر پوشی کر کے خراج عقیدت پیش کی۔ اس کے علاوہ انھوں نے درگاہ اعلیٰ حضرت پر بھی حاضری دی اور شہزادۂ تاج الشریعہ شہر قاضی مفتی عسجد رضا خاں سے ان کے گھر پر ملاقات کی۔

فخر اہلِ سنت حضرت علامہ و مولانا شیخ ابوبکر احمد ملباری دام ظلہ

سربراہِ اعلیٰ مرکز الثقافۃ السنیۃ، کیرالا

تاج الشریعہ کی رحلت علمی و دعوتی خسارہ ہے،آپ کی شخصیت عالم اسلام کے علمائے کرام اور سواد اعظم اہل سنت وجماعت کے اکابر میں سے تھی۔ آپ زہدوتقویٰ، علم وعمل اچھے اخلاق اور دعوت وتبلیغ کے سچے علم بردار تھے۔ آپ دنیائے سنیت کے عظیم راہ نما اور افکار رضا کے امین و پاسباں تھے۔ازہری میاں کی شخصیت ہمارے لیے مشعل راہ تھی۔

” واضح رہے کہ بریلی شریف کے خانوادۂ اعلی حضرت مفتی اختر رضا خان قادری ازہری بریلوی کے انتقال پر ملال کی خبر ملتے ہیں جہاں پوری دنیا رنج و الم میں ڈوب گئی وہیں مرکز الثقافۃ السنیہ میں خاموشی اور سکتہ طاری ہو گیا۔ پوری ریاست میں رنج و الم کی لہر دوڑگئی ، اور جامعہ کے ماتحت فاتحہ و ایصال ثواب کی مجلسیں منعقد ہونے لگیں،صحن جامعہ میں تعزیتی نششت کے ساتھ آج درسِ بخاری میں بڑے پیمانہ پر حضرت کی ذات کو خراج عقیدت پیش کیاگیا اور مختلف دینی و دعوتی خدمات سمیت فقہی علمی پہلو پر روشنی ڈالی گئی۔اجلاس میں مولانا موسیٰ ثقافی، مفتی ابراہیم علیمی سمیت اراکین جامعہ اور ہزاروں کی تعداد میں طلبہ شریک رہے۔اجتماعی دعا کے بعد شیخ ابوبکر احمد کی سربراہی میں وفدِ مرکز تعزیت کے لیے بریلی شریف روانہ ہو گیا۔“

(روزنامہ راشٹریہ سہارا بنگلور ۲۴ رجولائی)

فخر اہلِ سنت حضرت علامہ و مولانا شیخ ابو بکر احمد ملباری دام ظلہ

سربراہِ اعلیٰ مرکز الثقافۃ السنیۃ، کیرالا

شیخ مفتی محمد اختر رضا خاں معروف بہ ازہری میاں کا وصال ملت اسلامیہ کے لیے ایک عظیم سانحہ ہے،میں نے انڈیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے کا سفر اس لیے کیا ہے کہ دکھ درد اور افسوس کی اس گھڑی میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ کے اہل خاندان، بالخصوص تاج الشریعہ کے جانشین مولانا عسجد رضا خاں سے مل کر میں بھی انھیں صبر کی تلقین کر سکوں، حضور تاج الشریعہ نے مجدد اسلام سیدنا اعلی حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ اور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی جانشینی کا حق ادا کیا، آپ کے علم وفضل اور زہد وتقویٰ نے عرب و عجم کے علما کو متأثر کیا، آپ حق گو اور بےباک تھے، اللہ ورسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے احکامات کے مطابق آپ نے زندگی گزاری ، گم راہ فکر رکھنے والوں سے کبھی بھی آپ نے دوستی اور محبت نہیں رکھی،آپ کے وصال پر اہل سنت و جماعت میں دکھ درد کی ایک لہر دوڑ گئی ہے،دنیا کے سارے سنی علما اور سنی مسلمان غم زدہ ہیں، مجھے بھی اس خبر سے سخت صدمہ پہنچا ہے، میں نے اس دینی

محبت کی بنیاد پر اتنا طویل سفر کیا، جس وقت حضور ازہری میاں صاحب نے کیرلا کا دورہ کیا اور الثقافۃ السنیہ میں حاضری دی تو علما طلبہ اور مسلمانوں نے آپ کا تاریخی استقبال کیا تھا، سنی بن کر جو لوگ اہل سنت و جماعت کے عقائد و معمولات پر حملہ کررہے تھے تاج الشریعہ نے ان کی شرعی گرفت فرمائی ، اور انھیں بے نقاب کیا۔

(ہفت روزہ مسلم ٹائمز)

محققِ مسائل جدیدہ حضرت مفتی نظام الدین مصباحی دام ظلہ

صدرالمدرسین وصدر شعبۂ افتا جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ

آج عالم اسلام کے لیے بڑے ہی قلق اور قلبی اضطراب کی بات ہے کہ ہم سے علامہ مفتی اختر رضا ازہری رخصت ہو گئے۔ ان کی علمی و روحانی شخصیت خانوادۂ امام احمد رضا کی انتہائی معروف ذات تھی۔ آپ نے مفتی افضل حسین مونگری اور مفتیِ اعظم ہند سے باقاعدہ افتا کی تربیت لی۔ ان کی عربی، اردو، انگریزی، تصانیف، عربی و اردو تراجم، سیمناروں کے مقالات اور فقہی و علمی شہہ پارے، ان کی عظیم یادگار ہیں۔ جو رہتی دنیا تک لوگوں کے لیے مشعل راہ بنی رہیں گی۔

(ماخوذ از: روزنامہ راشٹریہ سہارا، گورکھ پور ۲۲/ جولائی/ ۲۰۱۸)

رئیس القلم حضرت علامہ و مولانا لیٰس اختر مصباحی

بانی دار القلم، نئی دہلی و بانی رکن المجمع الاسلامی، مبارک پور

کبھی کبھی محاورے بھی بولنے لگتے ہیں، جیسے آج طویل علالت کے بعد خانوادۂ رضا بریلی شریف کے دینی وعلمی چشم و چراغ اور عالَم اسلام کے علماے کرام، مشائخ طریقت اور سوادِاعظم اہلِ سنت و جماعت کے دینی پیشوا حضرت علامہ اختر رضاخان ازہری بریلوی کے وصال پر سب کی زبان سے بے ساختہ یہی نکل رہا ہے کہ علم وعمل اور شہرت و مقبولیت کا جہان اٹھ گیا۔ یہ حقیقت ہے کہ تاج الشریعہ خانوادۂ رضا میں افکارِ رضا،علومِ رضا اور کردارِ رضا کے امین و پاسبان تھے، اسی طرح حضرت تاج الشریعہ کا وصال ملک و ملت اور سوادِ اعظم اہل سنت و جماعت کے لیے ناقابل تلافی نقصان عظیم ہے۔

(ماخوذ از روزنامہ انقلاب نئی دہلی، ۲۲؍ جولائی)

بقیۃ السلف حضرت علامہ مولانا عبد المبین نعمانی قادری

بانی رکن المجمع الاسلامی

ویران میکدہ ہے کہ ساقی خموش ہے

حضور تاج الشریعہ کی وفات حسرت آیات پر عالم اسلام غم واندوہ میں ڈوب گیا

مؤرخہ ۲۰/ جولائی/ ۲۰۱۸ء بروز جمعہ، شب ۷/ ذیقعدہ ۱۴۳۹ھ بعدِ مغرب خانوادۂ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ (متوفیٰ ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء) کی عظیم شخصیت، جانشینِ مفتیٔ اعظم ہند، قاضی القضاۃ في الهند، تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری اس جہانِ فانی سے عالم جاودانی کی طرف کوچ کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون، رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ

وہ کیا گئے کہ سارا زمانہ خموش ہے

آپ اس وقت فقہ وفتویٰ میں یادگار اعلیٰ حضرت اور زہد وتقویٰ میں پرتوِ سرکار مفتیِ اعظم ہند تھے، تنہا پوری جماعتِ اہل سنت کے مرجع تھے، پیر طریقت ایسے تھے کہ ہندوستان میں جن کی مثال نہیں، جزئیاتِ فقہ پر کامل عبور حاصل تھا، بیشمار جزئیات نوکِ زبان پر

تھے، آپ کے اٹھ جانے سے صرف بریلی نہیں، صرف ہندو پاک نہیں، بلکہ پورا عالم اسلام سوگوار اور غم زدہ ہے، مریدین و معتقدین اور خلفا و مسترشدین، عاشقانِ اعلیٰ حضرت اور احباب اہلِ سنت غم و اندوہ کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبے ہوئے ہیں، سب فکر مند ہیں کہ اب ہمارے دکھوں کا مداوا کون بنے گا، شریعت و طریقت کی راہ میں ہماری پیشوائی کون کرے گا، خدائے قادر و وہاب ہی اپنے فضل عظیم سے ہمیں نعم البدل عطا فرمائے، آمین۔

یوں تو سارے سنی مسلمان سوگوار ہیں، لیکن آپ کے نجل و خلف حضرت مولانا عسجد رضا قادری اور خانوادے کے دیگر افراد کے او پر جو کوہِ غم گرا ہے، اسے کچھ ہی لوگ محسوس کر سکتے ہیں، مولائے کریم سب کو صبر عطا فرمائے اور ان کے روحانی فیوض و برکات سے ہمیں مالا مال کرے۔ آمین

حضور تاج الشریعہ کی ولادت ۲۶/ محرم الحرام / ۱۳۶۲ھ - ۲/ فروری / ۱۹۴۳ء بروز سہ شنبہ (منگل) کو ہوئی، اس طرح آپ کی عمر شریف نے سنہ ہجری کے اعتبار سے ستہتر (۷۷) بہاریں دیکھیں، اور سنہ عیسوی سے پچہتر (۷۵)

آپ نے ابتدائی تعلیم والد گرامی حضرت علامہ شاہ ابراہیم رضا جیلانی میاں (بن حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا بن اعلیٰ حضرت امام احمد رضا) سے حاصل کی پھر دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف کے اساتذہ سے درس نظامی کی تعلیم حاصل کی، اس کے بعد جامعۃ الازہر قاہرہ مصر گئے، اور وہاں کے اساتذہ سے علمی استفادہ کیا اور ۱۹۶۶ء میں سند سے سرفراز ہو کر واپس لوٹے۔

آپ کے اساتذہ میں یہ حضرات قابل ذکر ہیں:

(۱) سرکار مفتیِ اعظم ہند علامہ شاہ مصطفیٰ رضا خان نوری (شہزادۂ اعلیٰ حضرت)

(۲) والد گرامی مفسرِ اعظم حضرت علامہ ابرہیم رضا خاں جیلانی میاں

(۳) بحر العلوم مفتی محمد افضل حسین مونگیری (استاذ دار العلوم منظر اسلام، بریلی شریف)

(۴) ریحان ملت مولانا ریحان رضا خان (برادر اکبر)

(۵) مولانا مفتی حافظ جہاں گیر احمد خان صاحب، فتح پوری، علیہم الرحمۃ والرضوان۔

میں اپنے اداروں، دار العلوم قادریہ چریاکوٹ، المجمع الاسلامي مبارک پور اور مرکز اشاعت کنز الایمان نشان اختر، ممبئی اور اس کے بانی الحاج عمران دادنی رضوی کی طرف سے جملہ پسماندگان کو تعزیت و تسلی کے کلمات پیش کرتا ہوں، جب کہ میں خود ہی ہجومِ غم میں گرفتار ہوں۔

شریکِ غم:

محمد عبد المبین نعمانی قادری

ماہرِ سراجی، نائب شارح بخاری، حضرت مفتی نسیم احمد مصباحی
استاد و مفتی جامعہ اشرفیہ مبارک پور، اعظم گڑھ

۶/ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ- ۲۰/جولائی ۲۰۱۸ء بروز جمعہ بعد نماز مغرب جناب الحاج علی محمد شریف، جنتا گلاس، ناگ پور نے یہ غم ناک وہوش ربا خبر سنائی کہ اہلِ سنت کے پاسبان، بریلی کے تاج دار، وارث علومِ اعلیٰ حضرت، جانشین مفتیِ اعظم ہند، حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خان ازہری قدس سرہ اس دنیا میں نہیں رہے دار بقا کی طرف کوچ کر گئے،

انا للہ وانا الیہ راجعون

یہ خبر سنتے ہی دل دھڑک گیا، تھوڑی دیر کے لیے سکتے میں آگیا، یقیناً حضرت کا وصال اہل سنت وجماعت کا عظیم خسارہ ہے، آپ کے سانحۂ ارتحال سے پوری دنیاے سنیت سوگ وار اور آنکھیں اشک بار ہیں، دنیا میں روزانہ ہزاروں افراد مرتے ہیں مگر ان کی موت کا اثر صرف اہل خانہ اور رشتہ داروں تک محدود رہتا ہے اور وہ بھی دو چار دن یا ہفتہ دو ہفتہ تک؛ مگر حضور تاج الشریعہ کے وصال کا اثر پورے عالم اسلام پر ہے اور آپ کی کمی کا احساس جلدی ختم نہیں ہو گا اور آپ کی جدائی کا زخم بآسانی مندمل نہیں ہوگا،

ع

جان کر منجملہ خاصان میخانہ مجھے!!!

مدتوں رویا کریں گے جام ومینا مجھے

اللہ عزوجل حضور تاج الشریعہ کے درجات بلند فرمائے اور جملہ اہل سنت کو بالعموم اور آپ کے شہزادے و پس ماندگان کو بالخصوص صبر جمیل واجر جزیل عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

محمد نسیم مصباحی

خادم تدریس و افتا جامعہ اشرفیہ، مبارک پور

مولانا ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد شاہی امام شاہی مسجد فتح پوری، دہلی

حضرت تاج الشریعہ عظیم علمی و روحانی شخصیت کے حامل تھے۔ وہ اعلیٰ حضرت کے علوم کے سچے وارث اور مفتیِ اعظم ہند کے باوقار جانشین تھے۔ ۱۹۸۱ء میں مفتی اعظم ہند کے وصال کے بعد ملّی قیادت کے خلا کو انھوں نے بخوبی پُر کیا۔ ان کے انتقال سے ملت اسلامی عظیم عالم اور قائد سے محروم ہوگئی۔

حضرت ازہری میاں سے میری جب بھی ملاقات ہوئی تو خصوصی محبت کا اظہار کیا اور دعائیں دیں۔ خانوادۂ اعلیٰ حضرت سے ہمارا تعلق قدیمی ہے اور اس میں اضافہ ہی ہوا ہے، اور بالواسطہ یا بلاواسطہ دعائیں ملتی رہی ہیں۔

حضرت ازہری میاں کی دعائیں مولانا مفتی شعیب رضا نعیمی کی معرفت بھی ملتی رہتی تھیں، جو حضرت کے داماد اور میرے مخلص دوست تھے۔ اس موقع پر خانوادۂ اعلیٰ حضرت بالخصوص صاحبزادہ جانشینِ تاج الشریعہ مولانا عسجد رضا خاں قادری کو تعزیت پیش کرتا ہوں۔

(روزنامہ انقلاب دہلی ۲۴/جولائی)

فخر صحافت حضرت مولانا مبارک حسین مصباحی
چیف ایڈیٹر ماہ نامہ اشرفیہ، مبارک پور

تاج الشریعہ علامہ اختر رضاخان ازہری نے تصوف و روحانیت، دین و دانش اور حدیث وفقہ کی گراں قدر خدمات انجام دیں، آپ صرف نسبت وتعلق میں ہی عظیم نہیں تھے بلکہ محنت، خداداد قوت حافظہ اور ذہانت اور اپنے خاندانی بزرگوں کے روحانی فیض و برکات سے مالامال تھے، آپ علوم اعلیٰ حضرت کے سچے وارث اور حضور مفتی اعظم ہند کے روحانی جانشین تھے، آپ نے اردو عربی، انگریزی میں سیکڑوں فتاویٰ تحریر فرمائے، آپ کے فتاویٰ "المواہب الرضویہ فی الفتاویٰ الازہریہ" معروف بہ "فتاویٰ تاج الشریعہ" کے نام سے پانچ جلدوں میں باضابطہ مرتب ہو چکے ہیں،

تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد جماعت اہل سنت و جماعت میں بھی مکمل اتحاد نظر آیا، یہ سب تاج الشریعہ قدس سرہ العزیز کا فیضان ہے، یاس طرح کے افواہ بے بنیاد ہیں کہ الجامعۃ الاشرفیہ اور بریلی کے مابین کوئی تنازعہ تھا۔ اس طرح کی باتیں صرف عوام میں گشت کررہی تھیں، جب کہ الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور اور خاندان اعلیٰ حضرت کے مابین مسلسل رابطے جاری ہیں، حضور تاج الشریعہ کی

نماز جنازہ میں یہاں کے اساتذہ اور طلبہ نے کثیر تعداد میں شرکت کی،آپ کے وصال پر جامعہ میں دو دن کی تعطیل بھی کردی گئی تھی۔

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان کے جنازے میں جو کثیر مجمع تھا، اس خادم نے سرکار مفتی اعظم ہند کی نماز جنازہ کے بعد آج تک کسی جنازے میں نہیں دیکھا،آپ کی وفات سے جامعہ اشرفیہ کے درودیوار آج بھی سوگوار ہیں۔

(ماخوذ از روزنامہ انقلاب)

پروفیسر مولانا غلام یحیٰ انجم مصباحی

صدر شعبۂ علوم اسلامی ہمدرد یونیورسٹی دہلی

حضرت امام غزالی فرماتے ہیں کہ سبھی انسان مردہ ہیں علماے دین کے سوا،لیکن علماے دین خواب ونوم کے شکار ہیں علماے باعمل کے سوا، ٹھیک ایسے علماے باعمل خسران میں ہیں علماے مخلصین کے سوا،لیکن باعمل علماے دین مخلصین بھی گھاٹے میں ہیں خوف الٰہی اورخشیت خداوندی والے علماے دین کے سوا۔

اندرا گاندھی کے زمانے میں نس بندی کے حوالے سے حکومت ہند کی مرکزی پالیسی کے خلاف نس بندی حرام ہے، حرام ہے، حرام ہے کا فتویٰ دینے والے عالم دین مفتی اعظم علامہ مصطفی رضا نوری بریلوی کے جانشین تھے تاج الشریعہ علامہ ازہری میاں،اعلیٰ حضرت کی علمی وراثت،مفتی اعظم ہند کے فقہ وحق بیانی اور خانوادۂ رضابریلی کی آخری مذہبی علمی یادگار تھے،حضرت علامہ ازہری میاں، جنھیں اسلامی حکم اور شرعی موقف بیان کرنے میں اپنے دونوں خداترس بزرگ

علماے دین مخلصین اعلیٰ حضرت اور مفتی اعظم کی بے باک حق بیانی وراثت میں ملی تھی۔

علامہ ازہری میاں کی علمی شخصیت، پیری مریدی کی شہرت و مقبولیت میں گم ہوگئی، حالاں کہ ان کے علم وفضل اور فقہ و فتاویٰ کے علماے زمانہ معترف ہیں، اعلیٰ حضرت کی زبان کو سمجھنے والے ہی آج کل نا پید ہیں،جب کہ ازہری میاں نے فتاویٰ رضویہ جلد اوّل کا عربی زبان میں ترجمہ کیا ہے اور کئی عربی کتابیں عربی زبان میں لکھی ہیں۔

(روزنامہ انقلاب دہلی ۲۴؍ جولائی)

معروف علمی و ادبی شخصیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن شررؔ مصباحی

ہماری نظر میں موجودہ دور میں تاج الشریعہ ہی علوم اعلیٰ حضرت کے سچے اور حقیقی نمائندہ تھے، دین و شریعت اور علم و ادب اور نعتیہ شاعری میں ان کے واقعی جانشین تھے۔

(روزنامہ انقلاب نئی دہلی، ۲۲؍جولائی)

مناظر اہلِ سنت حضرت علامہ مفتی مطیع الرحمٰن مضطر رضوی

بانی و سربراہ: جامعہ نوریہ شام پور، رائے گنج، بنگال

و صدر شعبۂ تحقیق جامعہ فیض الرحمٰن، جوناگڑھ، گجرات

آہ، صد آہ! حضرت تاج الشریعہ

اس وقت جب حضرت تاج الشریعہ ہمارے درمیان نہیں ہیں۔ان کی روح اعلیٰ علیین میں امام احمد رضا، حجۃ الاسلام اور مفتیِ اعظم علیہم الرحمہ کی روحوں سے ہمکنار ہو گئ اور ان کا جسد عنصری اپنے ان اجداد کے جوار میں مدفون ہو چکا۔قلم تو قلم، دل و دماغ بھی ساتھ نہیں دے رہے ہیں کہ ان کی یادوں کے بکھرے ہوئے جواہرات کو حافظے کے نہاں خانہ سے نکال کر کاغذ و قرطاس کے سپرد کروں۔اس لیے بظاہر کچھ غیر مربوط سے شذرات ہی املا کرانے پر مجبور ہوں۔ویسے غائر نظر سے دیکھنے پر کچھ نہ کچھ ربط بھی ضرور نظر آئے گا۔

حضرت تاج الشریعہ کا یہ شعر ذہن کی اسکرین پر بار بار نمودار ہو رہا ہے:

دیکھنے والو جی بھر کے دیکھو ہمیں   کل نہ رونا کہ اختر میاں چل دئے

شعر کے پہلے مصرعے پر تو اوپر اوپر سب نے عمل کیا، ان کے ظاہر کو خوب دیکھا، مگر اندر جھانکنے کی کوشش بہت کم لوگوں نے کی۔ وہ کیا تھے اور کیسے تھے؟ کاش ان پر حاشیہ نشینوں کے اپنے ذاتی مفادات کا حجاب نہیں ہوتا تو لوگ بند آنکھوں سے ہی نہیں، کھلی آنکھوں سے بھی دیکھ پاتے کہ وہ امام احمد رضا، حجۃ الاسلام اور حضور مفتی اعظم کی علمی و روحانی امانتوں کے کیسے عظیم وارث و امین تھے۔

(ا) اس وقت سال تو یاد نہیں آرہا ہے، مگر اچھی طرح یاد ہے کہ جب پہلی بار کیرالہ کے جامعہ " الثقافۃ السنیۃ" سے شیخ ابو بکر شافعی مد ظلہ اور " الجامعۃ السعدیۃ "سے شیخ عبد القادر شافعی علیہ الرحمہ، بریلی شریف حاضر ہوئے اور رضا مسجد میں نماز ادا کی تو اپنے مذہب کے مطابق رفع یدین کیا۔ پھر باہر آکر لوگوں سے دریافت کیا :این الشیخ الازھري؟ (حضرت ازہری صاحب کہاں تشریف رکھتے ہیں؟) مگر لوگوں نے غیر مقلد سمجھ کر التفات ہی نہیں کیا۔لیکن ایک بارہ تیرہ سالہ طالبِ علم حضرت ازہری صاحب علیہ الرحمہ کے دولت کدہ کی بالائی

منزل پر قائم ”ازہری دارالافتاء“ میں آیا، یہاں اس وقت حضرت علیہ الرحمہ، مولانا لیٰسین اختر مصباحی اور یہ فقیر علمی مذاکرہ میں مشغول تھے۔ آتے ہی اس طالب علم نے کہا: حضرت! دو غیر مقلدین آپ سے ملنا چاہتے ہیں، منع کردوں؟ میں نے اسے ڈانٹنے کے سے انداز میں کہا: تم اجازت لینے آئے ہو یا حکم سنانے؟ پھر حضرت علیہ الرحمہ سے عرض کیا: حضور! وہ غیر مقلد نہیں، قادیانی ہوں، آپ تو ان سے ملنے نہیں جا رہے ہیں، وہ ملنے آرہے ہیں، آنے دیں، ہو سکتا ہے خدا ان کو ہدایت دے دے! مصباحی صاحب نے بھی میری تائید کی اور حضرت علیہ الرحمہ نے اس طالب علم سے فرمایا: اچھا، آنے دو! اس پر وہ لڑکا واپس گیا اور سفید جبے میں ملبوس، سرپر مخصوص انداز کے عمامے سجائے ہوئے دو اشخاص زینے سے برآمد ہوئے اور ایک ہی سانس میں کہا: السلام علیکم! نحن معکم في تکفیر الوھابیة مأئة في مأئة. یعنی ہم لوگ وہابیوں کے تکفیر کے سلسلے میں سو فی صد آپ حضرات کے ساتھ ہیں۔ اس سے ہم لوگ سمجھ گئے کہ یہ غیر مقلدین نہیں ہو سکتے، ایسا لگتا ہے کہ سنی شافعی ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہوئے کھڑے ہوگئے اور ”أھلا وسھلا“ کہہ کر مصافحہ و معانقہ کیے۔ پھر حضرت علیہ الرحمہ نے انٹرکام سے گھر میں اطلاع دے کر بہت ہی پر

تکلف ناشتہ اور چائے منگوائی۔

اس وقت وہ حضرات اردو بالکل نہیں بول پاتے تھے؛بلکہ صحیح طور پر سمجھ بھی نہیں پا رہے تھے،اسی لیے عربی میں گفتگو شروع ہوئی۔ہر چند کہ شافعی حضرات کو حدیث و تفسیر سے شغف زیادہ ہوتا ہے،مگر ہم نے دیکھا کہ کسی بھی موضوع پر وہ حضرات اگر دو یا تین حدیثیں پیش کرتے تو حضرت علیہ الرحمہ اسی عنوان پر پانچ چھ حدیثیں کتابوں کے حوالوں کے ساتھ پیش فرمادیتے۔وہ حضرات اگر کوئی آیت تلاوت کرتے اور اس کی تفسیر میں ایک یا دو کتابوں کی عبارتیں پڑھتے تو حضرت علیہ الرحمہ چار پانچ تفسیروں کی عبارتیں سنا دیتے۔جس سے ان حضرات کے ساتھ میں اور مصباحی صاحب بھی استعجاب و حیرت کے ساتھ حضرت علیہ الرحمہ کا منہ تکنے لگے اور دل اس اعتراف پر مجبور ہوا کہ یہ دراصل امام احمد رضا، حجۃ الاسلام اور حضور مفتی اعظم علیہم الرحمۃ والرضوان کے فیضان علمی کا ثمرہ ہے۔

(۲) ۱۹۷۴ءکی بات ہے جب حضور مفتیِ اعظم نے بہار کے ضلع پورنیہ کا آخری سفر فرمایا۔اس سفرمیں ہم خواجہ تاشان رضویت کی استدعاپرحضرت تاج الشریعہ کو بھی ہمراہ ہوناتھا۔پھر بھی خدمت کے لیے مولانا خواجہ مقبول احمد رضوی

مرحوم و مغفور کو تاریخ مقررہ سے پانچ چھ دن پہلے ہی بریلی شریف بھیج دیا گیا۔ مگر حضور مفتی اعظم کا پروگرام کلکتہ ہوتے ہوئے کشن گنج(جو اس وقت پورنیہ ضلع کا سب ڈیویزن تھا) پہنچنے کا ہوگیا۔ مولانا مقبول صاحب تو حضور مفتی اعظم کے ہمراہ ہوگئے اور تاج الشریعہ نے طے کیاکہ وہ تاریخِ مقررہ کی صبح براہِ راست گوہاٹی میل سے کشن گنج پہنچیں گے۔ جب مقررہ تاریخ آئی تو استقبال کے لیے سینکڑوں علما و عوام کشن گنج پہنچ گئے۔ حضور مفتی اعظم کی تشریف آوری تو کلکتہ سے صبح پہنچنے والی ٹرین سے ہوگئ، مگر گوہاٹی میل سے تاج الشریعہ نہیں پہنچے۔ ٹرین کے کچھ مسافروں نے استقبال کے لیے پہنچنے والوں کا ہجوم دیکھ کر وجہ دریافت کی تو ان کو بتایا گیا کہ اسی ٹرین سے ہمارے ایک بزرگ تشریف لانے والے تھےمگروہ نظرنہیں آ رہے ہیں۔ تو انھوں نے بتایا کہ سورج ڈوبنے کے قریب ہو رہا تھا کہ ٹرین مظفر پور پہنچی تھی اور حلیہ بتا کر کہا کہ اس شکل و صورت کے ایک صاحب بڑی بے تابی سے اتر کر نماز پڑھنے لگ گئے تھے۔ ٹرین روانہ ہونے لگی تو بھی وہ صاحب نماز ہی پڑھتے رہے۔ بالآخر ٹرین روانہ ہوگئ اور وہ وہیں رہ گئے۔ اگر آپ لوگ ان ہی کو لینے آئے ہیں تو یہ ہے ان کا سامان، اتار لیجیے! ہم لوگوں نے سامان اتار لیا اور حضرت تاج الشریعہ کئ ٹرینیں بدلتے ہوئے شام کو پہنچ سکے۔

(۳) حضور مفتی اعظم رضی اللہ عنہ کے وصال سے چار دن قبل محرم کے پہلے عشرہ کی بات ہے۔رحمان پور ضلع کٹیہار کے مسلمانوں کا ایک گروہ اجمیر شریف سے واپسی پر بریلی شریف حاضر ہوا تو حضور مفتی اعظم حد درجہ علیل و صاحب فراش تھے۔عام زیارت کا وقت ہوتا تو حضرت کی چارپائی آنگن میں لگا دی جاتی، لوگ جوق در جوق آتے اور فیض یاب ہوتے۔ یہ دیکھ کر ان میں سے بھی بہت سے حضرات کے دل میں بیعت ہونے کی خواہش پیدا ہوئی تو آپس میں مشورہ کیا۔ اس وقت کے زیر تعلیم ایک احسان نامی نوجوان (جو آج کٹیہار کے سینئیر وکلا میں شمار ہوتے ہیں)نے کہا :

”یہاں مرید ہونے سے قوالی چھوڑنی پڑے گی اسی لیے میں تو مرید نہیں ہوں گا۔“

بہر کیف!جب لوگ اندر جانے لگے تو یہ حضرات بھی ساتھ ہو لیے اور سلام و دست بوسی کے بعد غلامی میں داخل ہوئے مگر احسان صاحب اپنی سوچ پر قائم رہے۔واپسی کے مصافحے پر کچھ لوگوں نے نذریں پیش کیں،اور قبول ہوئیں مگر جب احسان صاحب کا نمبر آیا تو حضور مفتی اعظم نے منع فرما دیا۔قدرت کو منظور تھا،وہ لوگ جس دن واپس رحمان پور پہنچے اسی دن رات کو حضور والا نے جام

وصال نوش فرمالیا۔ چھ،سات مہینوں کے بعد فقیر کی دعوت پر حضرت تاج الشریعہ پورنیہ بہار پہنچے،تو موضع سیتل پور جاتے ہوئے راستے میں رحمان پور آیا۔سورج غروب ہوئے کوئی پندرہ بیس منٹ ہو چکے تھے، اس لیے نماز وہیں خانقاہِ لطیفیہ کی مسجد میں ادا کی گئ۔علم ہوتے ہی پورا گاؤں جمع ہوگیا اور مصافحہ و دست بوسی ہونے لگی۔کئ لوگوں نے جن میں احسان صاحب بھی شامل تھے کچھ نذریں پیش کیں۔ عجب اتفاق کہ سب کی نذریں قبول ہوئیں مگر احسان صاحب کو منع فرما دیا گیا۔حالاں کہ ان سے تاج الشریعہ کی نہ کبھی ملاقات تھی نہ تاج الشریعہ کو پتا تھا کہ حضور مفتی اعظم نے ان کی نذر قبول نہیں فرمائی تھی۔جب کہ تاج الشریعہ کی بینائی کمزور تھی اس پر مستزاد یہ کہ شام کا ملگجاتھا؛کیوں کہ ابھی بجلی اس گاؤں تک پہنچی نہیں تھی۔اس وقت احسان صاحب نے تعجب کے ساتھ حضور مفتی اعظم کے نذر قبول نہ فرمانے کی بات سب کے سامنے بیان کی۔جب ہم لوگ وہاں سے اپنی منزل کے لیے روانہ ہوئے تو فقیر نے حضرت تاج الشریعہ سے احسان صاحب کی نذر قبول نہ ہونے کا سبب جاننا چاہا تو یہ فرما کر خاموش ہوگئے کہ :

’’حضور مفتی اعظم کی کرامت تھی۔‘‘

(۴) بریلی شریف میں ایک صاحب تھے ٹلّا لیاقت علی خان مرحوم، وہ حضور مفتی اعظم کے دست گرفتہ اور عاشق و شیدا تھے۔موصوف کے بقول انھوں نے پیر و مرشد کے وصال کے کچھ دنوں بعد آپ کو خواب میں دیکھا تو زار و قطار رونے لگے۔ پیر و مرشد نے تسلی کے کلمات کہہ کر چپ کرایا اور استفسار فرمایا کہ آخر اتنا رو کیوں رہے ہو ؟ ٹُلا عرض گزار ہوا :حضور!میری دنیا و دین سب کچھ تو آپ تھے، میں اپنی ہر حاجت میں آپ سے رجوع کرتا تھا اور حاجت سے سوا پاتا تھا۔آپ تو پردہ فرما گئے اب میں کیا کروں اور کہاں جاؤں؟ مفتی اعظم نے ارشاد فرمایا کہ ”اختر میاں ہیں نہ، انھی کے پاس“ اور میری آنکھ کھل گئی۔حضور مفتی اعظم حضرت تاج الشریعہ کو اختر میاں کہتے تھے۔

(۵) بخاری شریف میں ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اذا أحب اللّٰه العبد نادى جبرئيل:إن اللّٰه يحب فلانا فاحببه، فيحبه جبرئيل، فينادى جبرئيل في اهل السماء: إن اللّٰه يحب فلانا فاحبوه، فيحبه اهل السماء ثم يوضع له القبول في الأرض۔(اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو محبوب بنا لیتا ہےتو جبرئیل علیہ السلام سےفرماتا ہے : میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں،

تم بھی اس سے محبت کرو!تو جبرئیل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور اہل آسمان میں منادی کرتے ہیں کہ فلاں آدمی سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتا ہے تم سب بھی ان سے محبت کرو! تو اہل آسمان بھی ان سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر تو زمین پر بھی اس کی مقبولیت ہو جاتی ہے)

اس آئینہ میں بھی دیکھیے تو حضرت تاج الشریعہ کی ذات اپنے زمانے میں بے نظیر رہی اور وصال کے بعد تو پوری دنیا نے دیکھا کہ اپنے تو اپنے ہی تھے، بے گانوں کو بھی ماننا اور کہنا پڑا کہ اس کی مثال کم سے کم بر صغیر کی تاریخ میں تو نہیں ملتی۔

اس لیے ہم حدیث پاک : **یقبض العلم بقبض العلماء**(اللہ تعالیٰ کو جب منظور ہوگا کہ دنیا سے علم اٹھا لے تو علما کو اٹھا لے گا) کی روشنی میں امام احمد رضا، حجۃ الاسلام اور مفتی اعظم کے اس علم و عمل اور روحانیت کے وارث و امین کے اٹھ کر چل دینے پر روئیں نہیں تو کیا کریں؟

اللہ تعالیٰ تمام اہل سنت کو بالعموم اور ان کے جانشین حضرت عسجد میاں مد ظلہ کو بالخصوص صبر و شکیب عطا فرمائے، اپنے محبوبوں کے صدقے اس محبوب

بندے حضرت تاج الشریعہ کے مرقد انور پر زیادہ سے زیادہ رحمت و انوار کی برکھا برسائے اور ہمیں ان کے فیوض و برکات سے نوازے۔آمین!

سوگوار : فقیر محمد مطیع الرحمٰن رضوی غفر لہ

بانی و سربراہ:جامعہ نوریہ شام پور، رائے گنج،بنگال

و صدر شعبۂ تحقیق جامعہ فیض الرحمٰن، جوناگڑھ،گجرات

حضرت مولانا سعد پٹھان مہائمی ازہری رحمانی
خطیب و امام جامع مسجد ماہم درگاہ شریف و سربراہ اعلیٰ دارالعلوم مخدوم فقیہ علی مہائمی

اظہار تعزیت

رفت سوے عرشِ اعلیٰ روح او   کل شیء ہالک الا وجہہ

موت العالم موت العالم

ذوالمجد والکرم والاحترام شریعت پناہ حضرت علامہ عسجد رضا خاں صاحب قادری زاد مجدکم العالی

السلام علیکم و علی من لدیکم

آج بتاریخ ۲۰ ر جولائی ر ۲۰۱۸ء کو یہ خبر ملی کے آپ کے والد محترم مرحوم و مغفور جنت آشیاں حضور تاج الشریعہ قاضی القضاۃ فی الہند مفتی اختر رضا خاں صاحب ازہری کا وصال ہوگیا ہے، انا للہ و انا الیہ راجعون،علیہ رحمۃ اللہ و طاب اللہ ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ۔

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی مرگ مفاجاۃ سے جس قدر عالم سنیت متأثر ہے وہ احوال احاطۂ تحریر سے باہر ہیں، بے شک حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کا ہم سے رخصت ہوجانا دنیاے سنیت کا عظیم خسارہ ہے جس کی تلافی ناممکن ہے، لا محالہ مشیت ایزدی ہے، یقیناً والد کا ظلِ عاطفت سر سے اٹھ جانا ناقابل تلافی ہے، آپ کے رنج اندرونی و نہانی کا انعکاس اس شعر سے ظاہر و متشرح ہے:

شعر

حال توزاں پسر کنعاں خستہ ... او پسر گم کردہ بود تو پدر گم کردہ

ہم سب دست بدعا و لب کشا ہیں کہ خداوند کعبہ بحرمۃ شاہ مدینہ حضور مرحوم کو نعم المرتفق اور دارالخلود عطا فرمائے اور صبح و شام ان کی مرقد و خواب گاہ میں انوار رحمت جاوداں کی تنویر ضیا پاش ہو۔

آپ کو اور جملہ متعلقین و پسماندگان کو اس ناقابل برداشت صدمۂ جاں کاہ و مفاجات پر صبروتحمل کی انتہائی قوت و طاقت عطا فرمائے۔ آمین۔

الفاتحہ الخ

اللہم لا تحرمنا أجرهم ولا تفتنا بعدهم واغفر لنا و لهم

جمیع برادران و اصدقا کی طرف سے آپ کو اور آپ کے اخوان و اعمام کو سلام و دعا و معہ تلقین صبر و تحمل معروض ہے،بناءً علیہ جملہ افراد و مستو رات کے واسطے از روے عزاداری یہ چند سطور پیش خدمت ہے۔

فقط

والسلام خیر ختام

الفقیر الی اللہ الغنی محمد سعد محمد خلیل پٹھان ازہری

خطیب و امام جامع مسجد ماہم درگاہ شریف حضرت مخدوم فقیہ علی مہائمی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت علامہ مولانا شمس الہدیٰ مصباحی، سینئر استاد جامعہ اشرفیہ مبارک پور

ازہری میاں کی رحلت ایک زریں عہد کا خاتمہ ہے، جامعہ اشرفیہ اور خانوادۂ رضویہ کے روابط ایک زمانے سے قائم رہے ہیں، آج پوری دنیا میں جامعہ اشرفیہ مسلک امام احمد رضا کا سب سے بڑا علمی ترجمان ہے اور مصباحی برادران ہند و بیرونِ ہند ان کے افکار کو منضبط انداز میں عام کر رہے ہیں۔

(روزنامہ راشٹریہ سہارا، گورکھپور ۲۲/ جولائی/ ۲۰۱۸)

محقق مسائل جدیدہ عالمی شہرت یافتہ حضرت مفتی اکمل صاحب، پاکستان

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین

امابعد

فاعوذباللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تبارک وتعالیٰ کے ازلی فیصلے کے تحت جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ تاج الشریعہ حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا وصال پُر ملال ہوا، یقیناً یہ اہل سنت کا ایک عظیم نقصان ہے، مشہور مقولہ ہے: ’’موت العالِم موت العالَم‘‘ ایک عالم کی موت ایک عالم کی موت ہوتی ہے کیوں کہ اگر اس کا فیض زیادہ ہے، اس کا علم وسیع پیمانہ پر حاصل کیا جارہا ہے تو پھر اتنے ہی بڑے پیمانہ پر نقصان ہوتا ہے، اگر لوگ اس کے فیض سے محروم ہوجاتے ہیں، ایسی شخصیات بہت مشکل سے تیار ہوتی ہیں، کہ جو عالم بھی ہو مفتی بھی ہوں، پھر ان میں اللہ تعالیٰ نے وصفِ اجتہاد بھی رکھا ہو اور جدید مسائل و قدیم مسائل پر گہری نظر ہو، اور پھر ضروریات زمانہ کے اعتبار سے، تغیر زمانہ کے اعتبار سے مسائل کی تبدیلی پر گہری نظر رکھتے ہوں۔

ایسے افراد بہت مشکل سے تیار ہوتے ہیں ،اور پھر ایسے افراد جو اس طرح کے افراد کو تیار کرنے والے ہوں وہ دنیا سے رخصت ہو جائے، تو یقینا یہ بہت بڑا نقصان ہے۔ میں اپنے تمام متبعین ،معتقدین اور جتنے بھی محبت کرنے والے ہیں سب سے گزارش کرتا ہوں کہ حضرت کے ایصال ثواب کی لیے کثرت سے اہتمام کریں اور کوشش کریں کہ کوئی ایسا عمل کریں جس سے حضرت کو ثواب ملتا رہے،اور اپنی دعاؤں میں ہمیشہ ان کو یاد رکھیں۔ہم بھی آپ کے لیے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی بخشش و مغفرت فرمائے، ان کے درجات کو بلند فرمائے، ان کی قبر کو جنت کے باغوں میں ایک باغ بنائے ، تا حدِّ نگاہ وسیع فرمائے، منکر نکیر کے سوالات کے جوابات میں ثابت قدمی عطا فرمائے اور انھیں بھی اور ہمیں بھی نبی کریم ﷺ کا دیدار خوشبودار بار بار نصیب فرمائے۔

ان کے جو متعلقین ہیں ان سے بھی ہم تعزیت کے الفاظ ادا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انھیں بھی صبر جمیل عطا فرمائے،اور صرف انھیں نہیں بلکہ ہمیں بھی کوشش کرنی چاہیے کہ جب ایسے اکابر دنیا سے پردہ فرمائیں تو ان کے متبادل تیار کرنے کے لیے ہمہ وقت و ہر وقت کوشاں رہیں۔کوشش کریں کہ ان کی جگہ لینے والے افراد پیدا ہوں، جو اگرچہ بہت مشکل ہوتا ہے کہ ان جیسے ہوں؛ لیکن اگر ہم اپنی مخلصانہ کوششوں سے ایسے افراد تیار نہیں کریں گے، تو بزرگوں کی جگہ خالی ہو جاتی ہے،اور اسے پُر کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان کا فیض حاصل کرتے ہوئے اس فیض کو عام کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین، وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

عالمی شہرت یافتہ خطیب حضرت علامہ پیر سید مظفر حسین شاہ قادری، پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اناللہ وانا الیہ راجعون

حضور شیخ الاسلام و المسلمین، تاج الشریعہ، وارث علوم اعلیٰ حضرت، محافظِ نظریاتِ اہلِ سنت، یادگار اسلاف رضی اللہ تعالی عنہ کے وصال کی خبر ہم پر ایسے جیسے کوئی پہاڑ ہمارے سر پر گرا ہو، جیسے کوئی آسمان ہمارے سر پر گرا ہو، اس قسم کی کیفیت ہے۔

حضرت کی مثال ایک قلعہ اور ایک حصار کی تھی، ظاہری و باطنی فتنوں کے آگے ایک دیوار کی مانند تھی ایک فصیل کی مانند تھی، جس نے لاکھوں فتنوں کو اسلام اور عقائد اہل سنت میں داخل ہونے سے روکا ہوا تھا۔

حضرت کا وصال اس دروازے کے مانند ہے، جسے سرکار فاروق اعظم کے حوالے سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فاروق اعظم اس قلعہ کا دروازہ ہے جس نے فتنوں کو روکا ہوا ہے، اور وہ دروازہ جب گر جائے گا تو فتنے نفوذ کر جائیں گے، اسی تتبع میں اپنے زمانے میں یہ شان، جلالت، اور تحفظ واخلاص کا یہ مقام حضور تاج الشریعہ کو اللہ رب العالمین جلّ وعلا نے صحابۂ کرام واہلِ بیتِ عظام کے فیضان سے عطا فرمایا تھا۔

اب ضرورت تمام اہل سنت کے لیے ہے کہ وہ بہت زیادہ مخلص ہو کر قرآن و سنت کے ساتھ مکمل متمسک ہو کر اور اکابر اہل سنت کی تعلیمات ان کی تشریحات، ان کی عطا کردہ تعبیرات بالخصوص اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضور مفتیِ اعظم ہند، حضور تاج الشریعہ رحمہما اللہ تعالیٰ کی تعلیمات پر مخلص ہو کر عمل پیرا ہوں، اور لوگوں تک اس سچے پیغام کو پہنچائیں؛ تاکہ وہ تمام فتنے و فسادات جو اہل سنت پر بارش کی طرح برس رہے ہیں جس کو حضور تاج الشریعہ کی شخصیت نے روک کر رکھا تھا، اس سے ہم محفوظ ہو سکیں۔

ہم تمام سنیوں کو حضور تاج الشریعہ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا، سرکار مفتیِ اعظم ہند کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا، سرکار اعلیٰ حضرت کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا، جو در اصل قرآن و سنت، اور صحابۂ کرام اہلِ بیتِ عظام کی تعلیمات ہی کی نظیر اور اس کا مظہر اتم ہے، عمل پیرا ہونا لازم ہے۔

اللہ تعالیٰ اہل سنت کو آباد رکھے، ہر فتنے انتشار اور ہر قسم کی غلط نظریات کی آمیزش سے اللہ رب العالمین مسلک حقہ اہلِ سنت و جماعت کو محفوظ رکھے، تمام عالم اسلام پر اللہ رب العالمین اپنا فضل و کرم فرمائے۔

غبارِ راہ طیبہ کس قدر پُر نور ہے اختؔر — تنی ہے نور کی چادر مدینہ آنے والا ہے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(ماخوذ از وڈیو)

شہزادۂ خطیب اعظم پاکستان حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی
جامع مسجد گلزار حبیب، کراچی

رفتید واے نہ از دل ما

رضاہی میں رضاہے، رضا سے نسبت، اعتبار ہے افتخار ہے، بات رضا کی ہے تو وہ بھی میرے پیارے نبی کریم کی نسبت سے ہے اور نبی پاک ﷺ کی نسبت ہی میں سرفرازی ہے، رضا کی طلب کیوں نہ ہو، میرے رضا کے تو نام لیوا بھی کامیاب ہیں، آفتاب و ماہتاب کی آب و تاب دنیا دیکھ رہی تھی، اب (تاج الشریعہ) ''اختر'' کی تب و تاب بھی دیکھ لی، بلاشبہ وہ ایک فرد ہی تھے مگر اپنی ذات میں ایک جمعیت، انھوں نے اپنی نسبتیں خوب نبھائیں اور خلقت نے ان کی متابعت کی، وہ اپنے خاندان ہی کی نہیں بلکہ مسلک حق کی بھی آبرو تھے، ہر چند کچھ مسائل میں بعض نے اختلاف کیا لیکن ان کی مرتبت پر اعتراض کرنے کی کوئی جرأت نہیں کر سکا، شروع ہی سے انھیں مرکزیت حاصل تھی جو قائم و دائم رہی، علمی، فقہی اور روحانی سطح پر سمتوں میں ان کی فضیلت و مرتبت مسلم رہی، ان کا ظاہر و باطن ایک تھا، ان سے محبت و رفاقت کی قریباً چار دہائیاں، یادوں اور یادگاروں کا

ہجوم ہے، جانے کیوں اب سناٹا سا لگ رہا ہے، اللہ کریم جل شانہ اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقے ان کے درجات بلند فرمائے اور تاج دار بریلی کے فیضان کی گونج بڑھتی رہے۔

کوکب نورانی اوکاڑوی غفرلہ

خلیفۂ حضور منانی میاں
باباجی حضور شیخ الحدیث مفتی محمد نعیم اختر نقشبندی قادری رضوی، پاکستان

حضور تاج الشریعہ، قدوۃ الصلحاء ، رئیس الاتقیاء، حضرت مفتی محمد اختر رضا خاں قادری رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بلا شبہ اہل سنت و جماعت کے پیشوا اور اللہ تعالیٰ کے نیک اور خاص بندے تھے، اللہ تعالیٰ حضرت کی آخرت میں منازل بلند سے بلند تر فرمائے اور آپ کی خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور معتقدین، متوسلین، مریدین، اخلاف کو آپ کے روشن کیے ہوئے نقوشِ پا پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور مذہب حقہ اہل سنت و جماعت کے مطابق عقائد و اعمال کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ حضرت کے پورے خاندان کو اس جاں کاہ صدمے پر صبر، ہمت و حوصلے کی توفیق عطا فرمائے۔

بندۂ عاجز کو ۱۹۸۵ء میں، جب آپ پاکستان کے دورہ پر تشریف لائے اور دارالعلوم حفظ الاحناف، لاہور میں قیام فرمایا، حضرت کی خدمت کا موقع ملا اور آپ کے قرب میں ساعتیں گزارنے کی سعادت نصیب ہوئی، اور وہ لمحات فقیر کے لیے سرمایۂ حیات ہیں، حضرت کو قریب سے دیکھا تقویٰ و طہارت میں بہت بلند پایہ تھے، حضرت شارح بخاری حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے کہ حضرت سے جہاں عرض کیا

جائے کہ" حضور تشریف رکھیں!" وہ وہیں بیٹھ جاتے ہیں، یہ نہیں دیکھتے کہ یہاں بیٹھنے کی جگہ ہے یا نہیں۔ تو یہ حضرت کی عاجزی و انکساری و تواضع تھی، اللہ تبارک و تعالیٰ حضرت کے درجات بلند فرمائے، اور قدم قدم پر، کروٹ کروٹ پر انھیں جنت کی اعلیٰ نعمتیں نصیب فرمائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نقصان عظیم پر ہمیں اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔ ہم تمام سنیوں کو آپس میں متحد رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خلیفۂ حضور تاج الشریعہ حضرت مولانا صدر الوریٰ قادری مصباحی

نائب شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ، مبارک پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إن لله ماأخذوله ماأعطى وكل شىء عنده بأجل مسمى.

بے شک اللہ ہی کا ہے جو وہ لے لے اور اللہ ہی کا ہے جو وہ عطا کرے اور اللہ کے علم میں ہر شے کا ایک مقررہ وقت ہے۔

دنیا میں جو بھی آیا ہے وہ جانے ہی کے لیے آیا ہے، انا لله و إنا اليه رٰجعون. بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف پلٹ کر جائیں گے۔

إنا صلاتى و نسكى محياى و مماتى لله رب العلمين۔بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے جو سارے جہان کا رب ہے۔ مگر کچھ شخصیتیں ایسی ہوتی ہیں جن کے جانے سے صرف ان کی اولاد اور اہل خانہ ہی نہیں بلکہ پوری جماعت آنسو بہاتی ہے۔

انھی باکمال شخصیات میں ایک نام وارث علوم اعلیٰ حضرت، جانشینِ مفتی اعظم ہند، تاج الشریعہ سیدی و مرشدی علامہ شاہ مفتی اختر رضا خان ازہری صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان کا بھی ہے۔

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کا سانحۂ ارتحال پوری جماعتِ اہلِ سنت کا ایک بڑا خسارہ اور صفِ علما میں ایک عظیم خلا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ملت کا ہر فرد غم زدہ ہے اور انتقال کی خبر سنتے ہی مدارسِ اہلِ سنت میں ایصال ثواب اور تعزیتی محفلیں منعقد ہو رہی ہیں۔ جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں بھی قرآن خوانی، تعزیت اور ایصال ثواب کی محفل منعقد ہوئی اور دو دن کے لیے جامعہ میں تعلیم موقوف کر دی گئی۔ علما، طلبہ اور عوامِ اہلِ سنت لاکھوں کی تعداد میں بریلی شریف پہنچے ہوئے ہیں اور تاج الشریعہ کے آخری دیدار کے لیے محلہ سوداگران کی گلیاں تنگ پڑ گئیں اور نمازِ جنازہ میں شرکت کے لیے شہر بریلی مریدین و معتقدین سے بھرا پڑا ہے۔

عرش پر دھومیں مچیں وہ مومن صالح ملا فرش سے ماتم اٹھے وہ طیب و طاہر گیا

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ علوم اعلیٰ حضرت کے سچے وارث و امین، حجۃ الاسلام کے حسن و جمال کے مظہرِ اتم اور حضور مفتیِ اعظم ہند کے زہد و تقویٰ کے پیکر جمیل تھے۔ ہندو بیرون ہند میں سنیت اور مسلکِ اعلیٰ حضرت کے صحیح ترجمان اور عظیم علم بردار تھے۔ دنیا کے

بیش تر ممالک میں آپ نے دعوت و ارشاد کے نمایاں کارنامے انجام دیے۔ لاکھوں افراد آپ کے دامن سے وابستہ ہیں، جو قبولِ عام اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا اس کی مثال دیکھنے میں نہیں آتی۔

دعوت و ارشاد کے علاوہ آپ کی درجنوں تصانیف ہیں۔ بہت ساری کتابوں کے عربی اور اردو زبان میں ترجمے بھی کیے۔ آپ کی تحقیقات اور فتاویٰ امتیازی شان کے حامل ہیں، جن پر علما اعتماد کرتے ہیں۔ کسی بھی محفل میں تشریف فرما ہوتے تو میرِ محفل ہوتے اور طلعت زیبا کی زیارت کے لیے لوگوں کی نگاہیں ان کی طرف مرکوز ہوتیں۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ اہل خانہ اور جملہ پس ماندگان کو صبر و شکر کی توفیق اور جماعتِ اہلِ سنت کو تاج الشریعہ کا بدل عطا فرمائے، حضرت کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔

ابر رحمت ان کی مرقد پر گہر باری کرے حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

شریکِ غم: صدر الوریٰ قادری

خادم الحدیث الشریف جامعہ اشرفیہ مبارک پور

شہزادۂ علامہ ارشد القادری حضرت مولانا ڈاکٹر غلام زرقانی
چیئر مین فاؤنڈیشن آف امریکہ

دو ڈھائی سال پہلے کچھ گھنٹوں کے لیے بریلی شریف جانے کا موقع ملا۔ قافلے میں بنارس سے محب گرامی قدر علامہ قاری دل شاد احمد رضوی، ڈاکٹر مولانا حافظ شفیق اجمل اور حافظ و قاری جناب سیف الملک بھی شامل ہو گئے تھے کے شدہ پروگرام کے مطابق حضرت علامہ عبد رضا خاں صاحب کے ساتھ تھوڑی دیر بات چیت ہوتی رہی، اس کے بعد ہمیں ایک کمرے میں لے جایا گیا، جہاں تاج الشریعہ حضرت علامہ اختر رضا خاں ازہری علیہ الرحمہ تشریف فرما تھے۔ آہ کسے خبری تھی کہ یہ میری آخری ملاقات ثابت ہوگی، تاہم قضاے الٰہی کے فیصلوں کے آگے کسے پر مارنے کی جرأت، سو ۲۰/ جولائی جمعہ اور شنبہ کی درمیانی رات میں وہ گھڑی آہی گئی جس سے کسی ذی روح کو چھٹکارا نہیں۔

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ علم وآگہی کا بحر بیکراں تھے، دنیاے اسلامی کی مشہور و معروف یونی ورسٹی جامع ازہر سے نہ صرف فارغ التحصیل تھے، بلکہ ایسے فارغ التحصیل تھے کہ خود جامع ازہر کو بھی آپ پر بڑا ناز تھا، یہی وجہ ہے کہ جامع ازہر کے ارباب حل و عقد نے آپ کی خدمت میں فخر ازہر سے موسوم ایوارڈ

پیش کیا۔

صاحبو! کوئی شک و شبہ نہیں کہ عہد حاضر میں لوگ بہت مصروف ہو گئے ہیں اور غیر تو غیر سہی، اپنوں سے ملاقات کے لیے بھی لوگوں کے پاس وقت نہیں ہے، تاہم اسے شخصیت کی غیر معمولی مقبولیت ہی کہیے کہ جوں ہی تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے وصال کی خبر پہنچی، جاں نثاروں، عقیدت مندوں اور حلقۂ ارادت میں داخلے کا شرف رکھنے والوں کے جتھے کے جتھے لاکھوں لاکھ کی تعداد میں بریلی پہنچ گئے، میں نے تو یہاں تک سنا کہ موسلا دھار بارش کی وجہ سے محلہ سوداگراں کی گلیوں میں گھٹنے تک پانی رکا ہوا ہے اور لوگ ہیں کہ لائن میں گھنٹوں لگے ہوئے ہیں؛ تاکہ آخری بار اپنے محبوب کی ایک جھلک دیکھ سکیں، ظاہر ہے کہ یہ دیوانگی بلا سبب نہیں ہے، بلکہ سچی بات تو یہ ہے کہ علما اور عوام کے درمیان موصوف کی یکساں مقبولیت صرف اس لیے تھی کہ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ معلم اور عمل، دونوں پس منظر میں اوج ثریا پر پہنچے ہوئے تھے، یہی وجہ ہے کہ علم و عمل، زہد وتقویٰ اور فکر فن کا روشن وتابناک آفتاب شام کے وقت جب بریلی کے افق پر غروب ہوا، تو صبح ہوتے ہوتے ظلمت و تاریکی روے زمین کے چپہ چپہ پر پھیل گئی۔

اللہ تعالیٰ حضور تاج الشریعہ کو جنت الفردوس عطا فرمائے، اور آپ درجات بلند سے بلند تر فرمائے، اور پس ماندگان کو صبر جمیل واجر جزیل عطا فرمائے۔

(ماخوذ از روزنامہ انقلاب، ملخصًا)

حضرت علامہ و مولانا محمد فروغ القادری
ورلڈ اسلامک مشن، انگلینڈ

''حضور تاج الشریعہ'' خانوادۂ رضویہ کا ''مرد حق آگاہ''

یہ سحر جو کبھی فردا ہے، کبھی ہے امروز
نہیں معلوم کے ہوتی ہے کہاں سے پیدا
وہ سحر جس سے لرزتا شبستان وجود
ہوئی ہے بندۂ مومن کی آذاں سے پیدا

حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی اختر رضا خاں ازہری صاحب قبلہ مرکز اہلِ سنت بریلی شریف اور عالم اسلام کی ان قدآور شخصیات میں تھے، جنھیں مبدأ فیاض نے ماضی وحال کے بے پناہ علم وفضل اور تقویٰ وطہارت کی دولت لازوال سے نوازا تھا، ان کی سب سے بڑی دینی و مسلکی خدمات خود ان کی تابناک اور قابل عمل زندگی کے نمونے تھے، وہ چودھویں صدی ہجری کے مجدد اعظم سیدی امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی کے علوم وفنون کے حقیقی وارث تھے، انھوں نے عصر حاضر کے فتنہ پرور ماحول میں تحریری وتقریری طور پر حالات کا

صحیح مقابلہ کرنے کے لیے اپنی باوقار شخصیت میں اعلیٰ نصب العین ،اولو العزمی اور ملت اسلامیہ کی ناقابل تسخیر قدروں کو اپنی حیات ظاہری کا عنوان بنایا تھا۔ان کی پرکشش شخصیت کے نہاخانوں میں علم وفن کا بحرِ ناپیدا کنار ہر لمحہ ٹھاٹھیں مارتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ان کے پیکر جمال میں ٹھہراؤ بھی تھا اور جولانی بھی،استحکام کا سکون بھی تھا اور انقلابی شرارے بھی، غیرتِ جلال بھی تھی اور جمال مروّت بھی، دینی فیصلوں کے نفاذ میں ان کی پُر شکوہ اور مبسوط شخصیت جب ایک بار اپنی راے پیش کر دیتی تھی تو پھر وہ کج کلاہان زمانے کی تنقیدات اور شعروں کی پرواہ نہیں کرتی،ان کے فکر و نظر کی اصابت،علم و فن کا شجر،فضل و کمال کی انفرادیت اوور دین و سنت کے ارتقا کی راہوں میں ان کے جذبۂ ایثار کی عظمت کو عرب و عجم کے علمانے تسلیم کیا ہے۔

شمع کی طرح جس بزم گہ عالم میں
خود جلیں، دیدۂ اغیار کو بینا کر دیں

عصر حاضر کے علما میں مجھے کوئی دور دور تک علمی، عملی اور فقہی صلاحیتوں کے اعتبار سے حضور تاج الشریعہ کا ہم پلہ نظر نہیں آتا،انتہا درجہ ذہانت ،استحضار علمی، معاملہ فہمی اور حاضر دماغی انھیں اپنے جدّامجد سیّدی امام احمد رضا سے میسر آئی تھی،انھیں علوم متداولہ میں یدِطولیٰ حاصل تھا،فقہ حنفی کی جزئیات پر ان کی بلاخیز رقت نظر دیکھ کر سند نشینان درس وافتا کو

خوشگوار حیرت ہوتی ہے، وہ قرآن، حدیث، تفسیر، ادب، تاریخ، فلسفہ، منطق اور کلام کا گہرا مطالعہ رکھتے تھے۔ ان کی عربی تصانیف اور شہ پاروں کو پڑھ کر ان پر عربائے عرب کا شائبہ گزرتا ہے، کہیں سے بھی عجمیت کا احساس نہیں ہوتا، صحتِ کلام سے بعض مقامات پر محسوس ہوتا ہے کہ عربی زبان وادب ان کی ذاتی میراث بن چکے ہوں، جس کا اظہار ان کی انشا پردازی اور عربی خطابت و محادثت میں مقتضائے حال ہوتے، مصفیٰ و مسجیٰ عبارت اور موزوں اشعار کے فی البدیہ استعمال سے ظاہر ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ حضور تاج الشریعہ کو غریقِ رحمت کرے، اور جملہ پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق سے نوازے۔

آمین بجاہ سید امرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

محمد فروغ القادری

ورلڈ اسلامک مشن، انگلینڈ

فون نمبر: 00447791097393(u.k)

email:mfquadri@hotmail.co.uk

حضرت علامہ و مولانا فروغ احمد اعظمی مصباحی

صدرالمدرسین دارالعلوم علیمیہ، جمداشاہی، بستی

عالم اسلام کا ناقابل تلافی نقصان

حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی اختر رضا خاں ازہری علیہ الرحمۃ والرضوان کی رحلت عالم اسلام کا ناقابل تلافی نقصان ہے۔ آپ سیدی سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رضی اللہ عنہ کے علمی و روحانی وارث اور ان کی سچی نشانی تھے۔

آپ کی وفات کے غم میں پورا دارالعلوم علیمیہ جمداشاہی سوگ کے چادر اوڑھے ہوئے ہے، خبر ملتے ہی دارالعلوم علیمیہ کے اساتذہ اور طلبہ نے قرآن خوانی اور ایصال ثواب کے ذریعے آپ کو خراج عقیدت پیش کیا۔

آپ کی نمازِ جنازہ میں شرکت کے لیے سینکڑوں کی تعداد میں اساتذہ، طلبہ، ارکان اور جمداشاہی کے حضرات رخت سفر باندھ چکے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائے، اور آپ کے درجات بلند فرمائے، پوری جماعت اہل سنت کو آپ کے فیوض و برکات سے مستفیض فرمائے، اور خانوادۂ رضویہ ہی میں کسی کو اعلیٰ حضرت اور آپ کا سچا علمی اور روحانی وارث و جانشین ظاہر فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلاۃ والتسلیم

سوگوار

فروغ احمد اعظمی مصباحی

۷/ذی قعدہ/ ۱۴۳۹ء   ۲۱/۷/۲۰۱۸ء

یوم السبت

اسیر مفتی اعظم ہند الحاج سعید نوری صاحب، ممبئی

بانی رضا اکیڈمی

آہ!!!! دنیاے سنیت یتیم ہو گئی۔۔۔

(ہفت روزہ مسلم ٹائمز)

نبیرۂ صدر الشریعہ حضرت مولانا مفتی محمود اختر القادری

رضوی امجدی دارالافتاء ممبئی۔۳

شہزادۂ ذی وقار جانشین حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی عسجد رضا خاں قادری دامت برکاتہم القدسیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

حضور تاج الشریہ علیہ الرحمۃ والرضوان کا سانحۂ ارتحال دنیاے اسلام کے لیے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔اس عظیم سانحہ پر صرف آپ اور خانوادے کے محترم و مؤقر حضرات بلکہ پورا عالم اسلام سوگوار ہے۔حضرت کی ذات گرامی خواص و عوام میں یکساں مقبول ومحبوب تھی، ان کی گراں قدر خدمات کو فراموش نہیں کیا جا سکتا،ان کے فیضانِ کرم سے ایک عالم مستفیض و مستنیر تھا۔آپ اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنت سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ العزیزکے علوم کے سچے وارث اور سیدی آقائی مرشدی سرکار مفتی اعظم ہند رضِی اللہ تعالیٰ عنہ کے سچے جانشین تھے۔سینکڑوں تقریر وخطابت پر آپ کی ایک خاموشی بھاری تھی، اللہ جل وعلا نے آپ کے چہرۂ مبارکہ کو ہی مبلغ بنادیا تھا،نہ جانے کتنے کفار

ومشرکین صرف چہرہ دیکھ کر داخل اسلام ہو گئے اور اَن گنت بدمذہب و بدعقیدہ افراد ان کے دیدار کی وجہ سے تائب ہو کر سنی صحیح العقیدہ مسلمان ہوئے،اور نہ جانے کتنے فاسق فاجر محض ان کی ایک جھلک دیکھ کر فسق و فجور سے تائب ہو گئے۔

ان کی ذات مرجع خلائق تھی ، بغیر کسی اعلان واشتہار کے صرف نام سن کر لاکھوں افراد دور دراز علاقوں سے سفر کر کے صرف ایک جھلک دیکھنے کے لیے جمع ہو جاتے۔وہ ایسے علم وعمل، زہد وتقویٰ کے پیکر تھے کہ اپنے دور کے بڑے بڑے علما و صوفیا ان کے سامنے زانوے ادب طے کرتے اور ان کے فیضانِ علم وتقویٰ کے خوشہ چیں ہوتے، علماے کرام ومفتیان عظام کی مجلس علم و مباحثہ میں آپ کا فرمان قول آخر ہوتا، جن فقہی جزئیات تک بہتوں کی رسائی نہیں ہو پاتی ان تک بلا تکلف فوری طور پر راہ نمائی فرماتے کہ علما دنگ رہ جاتے۔ایسے علم کا کوہِ گراں جاتا رہا، واقعی یہ موت العالِم موت العالَم ہے،خود حضرت کا یہ شعر اس کی صحیح ترجمانی کرتا ہے۔ ع

موت عالم سے بندھی ہے موت عالم بے گماں
روحِ عالم چل دیا عالم کو مردہ چھوڑ کر

زہد وتقویٰ ، حزم و احتیاط ، احکام شرعیہ پراستقامت میں آپ حضور مفتی اعظم ہند کے سچے نائب وپرتو تھے،اس دور میں زہد واتقا کا ایسا پیکر نظر نہیں آتا، واقعی آپ اس شعر کا مصداق تھے۔ع

متقی بن کر دکھائے اس زمانے میں کوئی
ایک میرے مفتی اعظم کا تقویٰ چھوڑ کر

اگر چہ یہ شعر آپ نے سرکا مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں عرض کیا تھا لیکن حقیقتاً آپ کی ذات پر بھی صادق آتا ہے۔ ہائے افسوس کہ ایسا علم وعمل، زہد و ورع ، تقویٰ وطہارت کا پیکر،علماے کرام ومفتیان عظام کا راہ نما و رہبر ہم سے رخصت ہو گیا، پورا عالم سوگوار ہے،اور آپ کے غم میں برابر کا شریک ہے، ربِ قدیر اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقے میں حضرت کے درجات بلند فرمائے،ان کی قبر انور پر ابر رحمت کی گہر باری فرمائے،آپ کو اور امّی حضور کو اور آپ کی تمام بہنوں و دیگر تمام پسماندگان کو صبر جمیل و اجر جزیل عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی سید المرسلین علیہ الصلاۃ والتسلیم

فقط والسلام

ناچیز فقیر قادری محمود اختر القادری،

رضوی امجدی دارالافتاء ممبئی۔۳

۱۱/ ذوالقعدہ/ ۱۴۳۹ھ

حضرت مولانا قمرالحسن بستوی، مسجد النور، ہیوسٹن، امریکا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم

آج کا حادثۂ جاں کاجس نے پوری دنیاے سنیت کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے، عالم ربّانی، تاج الشریعہ، امام اہلِ سنت سیدی اعلیٰ حضرت کے سچے جانشین و وارث، حضور حجۃ الاسلام کے علم و عمل کے پیکر، حضور سیدی محمد مفتیِ اعظم ہند کے فقہ و زہد و تقویٰ کے امین، اور حضور جیلانی میاں مفسرِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے علمی جانشین، تاج الشریعہ علامۃ الدہر قاضی القضاۃ فی الہند، العلامہ الشاہ الشیخ محمد اختر رضا خاں ازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سانحۂ ارتحال نا قابل برداشت ہے۔ اس خبر نے پوری دنیاے اسلام کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔ مسجد النور مرکز ہیوسٹن، امریکہ کے اراکین اور یہ فقیر محمد قمرالحسن قادری تعزیت پیش کرتے ہیں۔ اور حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اہلِ خانہ سے اظہارِ غم کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی خدماتِ جلیلہ کو قبول فرمائے۔ جنت میں ان کی شان اے اللہ تیری شان کے مطابق ان کا رتبہ عطا فرما۔

انھوں نے ہمیشہ عظیمت پر عمل فرمایا۔ رخصت پر عمل نہیں کیا، وہ ایک عالم ربانی تھے، اللہ کے ولی تھے، زندگی ان کی دینی خدمات میں گزری۔

میرے مولا ان کی دینی خدمات کو قبول فرما، ان کے درجات بلند فرما، تقاضاے بشری سے اگر ان کی زندگی میں کوئی بھی لغزش ہوئی ہو، یا اللہ اسے معاف فرمادے اور قبر کی منزل، برزخ کی منزل سے لے کر قیامت کے نفخِ صور تک ان مرتبے کو بڑھاتا رہ۔ اور ان کے اہل خانہ کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرما، ان کے متوسلین، منتسبین، مریدین۔ جو یہاں بھی موجود ہیں۔ اللہ سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقه و نور عرشه سیدنا و مولانا محمد و آله وأصحابه اجمعین ،برحمتك یا أرحم الرحمین بحق لا اله الا الله محمد الرسول الله ﷺ

(ماخوذ از ویڈیو)

نبیرۂ حضرت علامہ ارشد القادری مولانا خوشتر نورانی، امریکا

ایڈیٹر ماہ نامہ جامِ نور

جانشین مفتی اعظم ہند علامہ مفتی اختر رضا خان ازہری صاحب کے وصال کی خبر سے بہت افسوس ہوا، اللہ کریم ان کو غریق رحمت فرمائے۔

خوشتر نورانی

مشہور شاعرِ اسلام جناب اویس رضا قادری صاحب، پاکستان

اناللہ واناالیہ راجعون

ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ قبلہ تاج الشریعہ حضور مفتی اختر رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وصال فرما گئے۔

اناللہ واناالیہ راجعون

اللہ تعالیٰ حضرت کے درجات کو بلند فرمائے ،ان کے گھر والے ،لواحقین کو ، مریدین، معتقدین، محبین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے، اور اس پر اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

بے شک عالم کی موت عالم کی موت ہوا کرتی ہے، قبلہ تاج الشریعہ نہ صرف یہ کہ عظیم علمی ہستی و شخصیت بلکہ ایک عظیم روحانی شخصیت بھی تھی ،اور ان کا خلا پُر ہونا یہ بظاہر آسان نظر نہیں آرہا۔

میں اپنے تمام چاہنے والوں سے گزارش کروں گا کہ حضرت کے درجات کی بلندی کے لیے خوب خوب محافل کا اہتمام کریں، قرآن شریف کے ختم کا اہتمام کریں، درود شریف

پڑھیں اور ان کا ثواب حضور تاج الشریعہ کو پیش فرمائیں ،اور نہ صرف آج،کل، پرسوں، بلکہ ہمیشہ ان کے لیے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے۔

اللہ تعالیٰ ان کے تمام لواحقین اور گھر والوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

(ماخوذ از ویڈیو)

حضرت مولانا افروز قادری مصباحی چریاکوٹی

کیپ ٹاؤن، ساؤتھ افریقہ

موت العالِم موت العالَم

اللهم اجعل قبر سيدى أختر رضا خان روضة من رياض الجنان بجاه سيد الإنس والجان

تاج الشریعہ قبلہ حضور اَزہری میاں کے چلے جانے سے علم وفقہ، تقوی وطہارت، اور فیض وکرامت کے میدان میں جو حقیقی خلا واقع ہوا ہے اور جماعت اپنے جس عظیم وجلیل محسن ومشفق کے وجود باوجود سے محروم ہوگئی ہے اس کی تعبیر بلا مبالغہ حرف وصوت کے ذریعے ممکن نہیں۔ اللہ سرکار اَزہری میاں کو غریق رحمت فرمائے اور پس ماندگان پر جو کوہ گراں ٹوٹا ہے اس پر انھیں صبرِ جمیل واجرِ جزیل عطا کرے۔

یکے از سوگواران

محمد افروز قادری چریاکوٹی واسرتہ

علامہ الشاہ سید محمد انور میاں سربراہ اعلیٰ جامعہ صمدیہ پھپھوند شریف

حضور تاج الشریعہ کا وصال عالمِ اسلام کا ایک عظیم خسارہ اور ناقابل تلافی نقصان ہے، مصیبت کی اس گھڑی میں ہم خانوادۂ رضویہ کے جملہ افراد خصوصاً ازہری میاں قبلہ کے پسماندگان اور مریدین و متوسلین محبین و متعلقین کے لیے دعاگو ہیں کہ اللہ سب کو صبر و اجر سے نوازے اور ازہری میاں کے مراتب و درجات کو بلند سے بلند تر فرمائے۔

(ماخوذ از روزنامہ انقلاب)

علامہ مفتی محمد انفاس الحسن چشتی شیخ الحدیث جامعہ صمدیہ پھپھوند شریف

علامہ ازہری میاں قبلہ کا وصال ملک وملت اور جماعت اہل سنت کے لیے ایک بہت بڑا سانحہ ہے اور ان کے وصال سے اہل سنت کے درمیان جو خلا پیدا ہوا ہے بظاہر اس کی تلافی کی صورت نظر نہیں آتی، وہ اپنے وقت کے ایک عظیم محقق مفتی اور افکار رضا کے بے باک ترجمان تھے؛ بلکہ آپ کی علمی شخصیت مرجع الفتاوی اور مرجع العلماء تھی، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی اور مفتی اعظم ہند کے علمی اور روحانی وراثتوں کے سچے وارث وجانشین تھے، علم وفضل، زہد وتقویٰ، توکل و بے نیازی، سادگی و سادہ مزاجی، تصوف و روحانیت میں ممتاز ونمایاں نظر آتے ہیں، جن کے دینی، مذہبی، قومی، ملی، علمی وفکری خدمات کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہے، عربی واردو زبان میں جہاں آپ کی مختلف اور متعدّد علمی وقلمی شاہ کار موجود ہیں، وہیں جامعۃ الرضا آپ کی ایک عظیم الشان علمی یادگار ہے۔

(ماخوذ از روزنامہ انقلاب)

حضرت مولانا بدرالدجیٰ رضوی صاحب
صدرالمدرسین دارالعلوم عربیہ ضیاء العلوم خیرآباد، مئوناتھ بھنجن

تاج الشریعہ حضرتت علامہ اختر رضا ازہری علیہ الرحمہ مسلک اعلیٰ حضرت سچے علم بردار تھے، اور اعلیٰ حضرت کی علمی وراثت کے سچے امین تھے،آپ کے سانحہ سے جوخلا ہوا ہے مستقبل بعید میں اس کی تلافی مشکل ہے،آپ حضور مفتی اعظم ہند اور اپنے والد جیلانی میاں حضرت علامہ ابراہیم رضاخان کے خصوصی فیض یافتہ تھے۔

(ماخوذ از روزنامہ انقلاب)

حضرت مولانا عبد الغفار اعظمی
استاد دار العلوم عربیہ ضیاء العلوم خیر آباد، مئوناتھ بھنجن

حضرت تاج الشریعہ کے انتقال پر صرف ہندوستان ہی نہیں بلکہ پوری دنیا غمگین اور اداس ہے، آپ کا سایہ تمام اہل سنت کے سروں پر سایہ فگن تھا۔

(ماخوذ از روزنامہ انقلاب)

حضرت علامہ و مولانا محمد قلندر رضوی صاحب

صدر المدرسین گلشن رضوی، رائچور، نرلی، حید رآباد

وصال مقبول حق تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ

۱۴۳۹ھ

جمیع احباب اہل سنت !اسلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

جیسا کہ آپ حضرات کو یہ معلوم ہے کہ چشم وچراغ خانوادۂ اعلیٰ حضرت ،رہبر شریعت ،شیخ طریقت ،صاحبِ استقامت ،تاج الشریعہ حضور علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں علیہ الرحمۃ والرضوان کا وصال پُر ملال ہو چکا ہے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

اور آج (۸/ذی قعدہ/ ۱۴۳۹ھ- ۲۲/جولائی/ ۲۰۱۸ء یک شنبہ) بریلی شریف میں تدفین ہے۔

جامعہ رضائے مصطفیٰ گلشن رضوی رائچور، کرناٹک میں کل حسب اعلان، تقریبًا ۹/ بجے صبح سے نماز ظہر تک ''محفل تعزیت'' منعقد ہوئی۔ جس میں قرآن خوانی، کلمۂ طیبہ، کا ورد اور حمد و نعت خوانی کے بعد اساتذۂ جامعہ نے حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی حیات وخدمات پر روشنی ڈالی، اس طرح فاتحہ خوانی پر یہ تعزیتی محفل اختتام کو پہنچی۔

جہاں آج لاکھوں کی تعداد میں نماز جنازہ کی ادائیگی کے لیے اہل سنت، بریلی شریف پہنچ رہے ہیں، وہیں یہ افسوس ناک خبرِ وصال سنتے ہی سورت، گجرات سے، اشرف الفقہاء حضرت علامہ مفتی محمد مجیب اشرف صاحب قبلہ مدظلہ (بانی ومہتمم جامعہ امجدیہ ناگپور وصدر متولی گلشن رضوی رائچور) اور یہاں رائچور، کرناٹک سے بھی محبانِ رضا کا ایک قافلہ روانہ ہو چکا ہے۔

کم وبیش ایک سو پندرہ سال قبل، سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے فرمایا تھا:

عرش پر دھومیں مچیں، وہ مومن صالح ملا فرش سے ماتم اٹھے، وہ طیب وطاہر گیا

آج ! بریلی شریف میں حاضرین، اپنے سر کی آنکھوں اور دنیا، میڈیا کی آنکھوں سے مذکورہ شعر کی عملی تشریح کا نظارہ کر رہی ہے اور بے ساختہ زباں پر یہ مفہوم آرہا ہے۔

جہاں میں اہل حق، خورشید بن کر زندہ رہتے ہیں

اِدھر ڈوبے اُدھر نکلے ، اُدھر ڈوبے اِدھر نکلے

ہم جملہ اساتذہ وارکان و طلبہ گلشن رضوی رائچور، حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے اہل خانہ کو تعزیت پیش کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو صبرِ جمیل اور اجرِ جزیل عطا فرمائے۔ ہمارے موصوف و ممدوح کی مغفرت فرما کر آپ کی قبر کو رحمت و نور سے بھر دے اور آپ کے علمی و روحانی فیضان سے ہم سب کو فیض یاب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین علیہ التحیات والتسلیم۔

ہدایت: گلشن رضا رائچور سے متعلقہ اداروں اور جملہ فارغین و مستفدین کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ اپنے طور پر، محافل ایصال ثواب کا اہتمام کریں۔ والسلام

المعلن:

شریک غم احقر محمد قلندر رضوی غفرلہ

خادم گلشن رضوی، رائچور، نزیلی، حیدرآباد

خلیفۂ تاج الشریعہ حضرت مولانا سید محمد اکرام الحق قادری مصباحی
صدر المدرسین دارالعلوم محبوب سبحانی، کرلا، ممبئی

آہ! آنکھیں نور سے محروم ہو گئیں

۲۰؍ جولائی کی شب نظروں کے سامنے اچانک تاریکی چھا گئی، دماغ بے قابو ہو گیا، سر چکرانے لگا، شدتِ کرب سے کلیجہ پھٹنے لگا، مسرتوں کا چراغ گل ہو گیا، جسم کے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور ایسا محسوس ہونے لگا کہ حرکتِ قلب بند ہو جائے گی۔

احباب کے ذریعہ یہ خبرِ متواتر موصول ہوئی کہ اہلِ سنن کی آنکھوں کا نور، دلوں کا سرور، مرشدِ اعظمِ عصر، فقیہِ بے نظیر مفتی اعظم، قاضی القضاۃ فی الھند، شیخ الاسلام والمسلمین، حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی اختر رضا خان ازہری رحمۃ اللہ تعالی علیہ اللہ رب العزت کے حکمِ ازلی کے تحت، اِس دارِ فانی کو چھوڑ کر دارالبقاء کی جانب رحلت فرما گئے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان کسی معمولی شخص کا لقب نہیں، بلکہ ایک مختلف الجہات اور متنوع الصفات شخصیت کا لقبِ مبارک ہے،اللہ رب العزت نے آپ کو علوم و فنون کے کثیر خزانے عطا فرمائے تھے،کئی زبانوں میں آپ کو کمال کی مہارت عطا فرمائی تھی،اردو تو خیر آپ کی مادری زبان تھی،عربی اور انگریزی میں بھی آپ کو ایسی برجستہ گوئی حاصل تھی کہ گویا یہ دونوں آپ کی مادری زبانیں ہوں،آپ کی تصنیفات و تراجم اس دعوے کے شاہدِ عدل ہیں،جو مسائل کہیں حل نہیں ہوتے وہ آپ کی نگاہِ توجہ سے بیک جنبشِ زبان حل ہو جاتے تھے۔

آپ کی سب سے بڑی خوبی-جس نے غیروں کو بھی خوب متاثر کیا-آپ کی طہارت و پاکیزگی اور تقویٰ و پارسائی تھی۔سفر و حضر،خلوت و جلوت کسی بھی حالت میں دامنِ شریعت آپ کے ہاتھوں سے نہ چھوٹا،یہی وجہ ہے کہ عوام تو عوام خواص بھی آپ کی ایک جھلک پانے کے لیے بے تاب رہا کرتے تھے،مرجع الانام علما و فضلا و مشائخ بھی آپ کے رخِ زیبا کے انوار سے مستنیر و مستفیض ہونے کے لیے ماہیِ بے آب کے مانند تڑپا کرتے تھے،جسے آپ کا دیدار نصیب ہو جاتا یا آپ کے دستِ اقدس کا لمس مل جاتا تو وہ خود کو سعادت مند سمجھتا اور احباب میں اسے فخریہ بیان کرتا۔

ایسی شخصیات دہائیوں میں پیدا ہوتی ہیں،آپ کا وصال اہلِ سنت کے لیے یقیناً بہت بڑا خسارہ ہے اور آپ کے چلے جانے سے جو علمی خلا پیدا ہوا ہے، شاہد وہ کبھی پر نہ ہو سکے،آپ کی رحلت پر اگر میں یوں کہوں کہ ”مرشدِ بر حق، فقیہِ بے نظیر، محدثِ بے عدیل، مفسرِ بے مثیل،بلکہ علم اپنی آن و بان و شان کے ساتھ رخصت ہو گیا“ تو کوئی بھی صاحب عقل و دانش اس کا انکار نہ کر سکے گا۔

دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت حضور تاج الشریعہ کے درجات بلند فرمائے،آپ کا فیضِ علمی جاری فرمائے اور جملہ اہلِ سنت بالخصوص جملہ مریدین و متوسلین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور شہزادۂ تاج الشریعہ حضرت علامہ عسجد رضا خان صاحب کو سچا وارث و جانشین بنائے۔

آمین ثم آمین یا رب العالمین بجاہ حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم

شریکِ غم

خاکپاے تاج الشریعہ

خاکسار سید محمد اکرام الحق قادری مصباحی

صدر المدرسین دارالعلوم محبوب سبحانی کرلا ممبئی

حضرت مولانا مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
چیف ایڈیٹر: ہندی ماہ نامہ احساس، جے پور، راجستھان و
مفتی: آن لائن دار الافتاء، جے پور، راجستھان

تاج الشریعہ جیسے لوگ صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں

شہزادۂ والا تبار حضرت عسجد میاں دام ظلکم!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ تعالیٰ و برکاتہ

مرشد گرامی، وارث علوم اعلیٰ حضرت، قاضی القضاۃ فی الہند، حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خان ازہری علیہ الرحمہ کا وصال صرف آپ کے والد ماجد کا وصال نہیں بلکہ رواں صدی کے اس عظیم میر کارواں کا وصال پُر ملال ہے جس کے دم قدم اور بھرم سے وقار سنیت باقی تھا، اس میں کوئی شبہ نہیں کہ حضور تاج الشریعہ نہ صرف علم و فضل اور زہد و اتقا میں اپنے اسلاف کرام کی مثال تھے؛ بلکہ شریعت کی طرح طریقت کی بھی آبرو تھے، عوام کی طرح علما کے بھی آخری ماویٰ و ملجا آپ ہی تھے، آپ جہاں مسلمانوں کے درمیان ارشاد و ہدایت میں اپنی مثال آپ تھے اسی طرح غیروں کے بیچ کارِ دعوت و تبلیغ میں بھی آپ کی خدمات

قابل قدر ہیں۔مذہبی لٹریچر کے فروغ کے ساتھ اردو ادب میں بھی آپ کی تحریریں سراہے جانے کے لائق ہیں۔حاسدوں کی محروم القسمتی ہے کہ زندگی کے آخری دور میں آپ علیہ الرحمہ محسود رہے؛لیکن آپ کی وفات نے دو دو چار کی طرح یہ ثابت کردیا کہ ہزار فتنہ پروریوں کے باوجود دل آپ کی عقیدتوں سے مغلوب تھے، ہند و پاک ہی نہیں بلکہ عرب و عجم کی معلوم تاریخ میں کسی دینی راہ نما کا اتنا بڑا جنازہ نہ دیکھا گیا، نہ پڑھا سنا گیا۔آنکھیں تھیں جو سیل رواں کی صورت بہ رہی تھیں،دلوں کے پریشاں قافلے تھے جو افتاں و خیزاں بریلی شریف کی طرف کھنچے جا رہے تھے اور زبانیں تھیں جو حضور تاج الشریعہ کے ذکرِ جمیل سے تر تھیں۔جو اپنا بوجھل جسم لے کر بریلی پہنچ سکتے تھے پہنچے اور جو نہیں پہنچ سکے وہ بھی ایک لمحہ چین نہیں پاتے تھے۔کچھ حاسد مزاج لوگ بریلی میں موجود تعداد پر تبصرے کر رہے ہیں؛لیکن سچ یہ ہے کہ جسمانی وجود کے ساتھ نہ سہی کم سے کم ذہنی اور فکری طور پر آفاق سنیت کا ایسا کون سا مسلمان تھا جسے بریلی شریف کی مقناطیسی قوت نے اپنی طرف نہ کھینچا ہو؟بے شک یہ غیر معمولی کشش اور قبول عام انسان کی اپنی کمائی نہیں ہو سکتی،تا نہ بخشد خدائے بخشندہ، سچ ہے:

ان الذین آمنوا وعملو الصالحات سیجعل لہم الرحمن ودا

وصال کے بعد ہی سے ایصال ثواب اور تعزیتی مجالس کا ایک لامتناہی سا سلسلہ رہا،پھر تحریری تعزیتوں کا دور چلا،اس کے بعد اخباروں نے اپنے اپنے طور

پر شمارے نکالے اور اب ماہ ناموں اور دینی مجلوں نے نمبر شائع کرنے کے اعلانات کیے ہیں، ماہنامہ احساس، جے پور کی ٹیم بھی پوری تیاری میں لگی ہوئی ہے اور امید ہے کہ ستمبر۲۰۱۸ء کا خصوصی شمارہ احساس کا خوب صورت ترین شمارہ ہوگا، علاوہ ازیں راقم الحروف نے کچھ اردو شماروں میں بھی تحریری حصہ لیا ہے،اللہ رب العزت مرشد گرامی کے واسطے سے اپنی بارگاہ میں یہ خراج عقیدت قبول فرمائے۔

شہزادۂ گرامی! ہم اس غم ناک گھڑی میں آپ کو، آپ کے اہل خانہ کو اور پوری دنیاے سنیت کو تعزیت پیش کرتے ہیں اور دم دم آپ کے ساتھ کھڑے ہیں،اللہ رب العزت آپ کو صبر جمیل، اجر جزیل اور کماحقہٗ میراث پدری سے شاد کام فرمائے۔آمین۔

سوگوار:-

خالد ایوب مصباحی شیرانی

چیف ایڈیٹر:ہندی ماہ نامہ احساس،جے پور،راجستھان و

مفتی: آن لائن دار الافتاء، جے پور، راجستھان

حضرت مولانا منظر محسن، دھتکی ڈیہ ،جمشید پور

استاذ گرامی حضرت ازہری میاں صاحب قبلہ کی خبرِ وفات سے دل غم گین،آنکھیں پر نم ہیں، ربِ مصطفیٰ ان کی بے حساب مغفرت فرمائے آمین۔

گزشتہ شب بعد نماز عشا مجلسِ درسِ قرآن کا انعقاد ہوا،پھر فقیر نے استاذ گرامی کی حیات و خدمات پر مختصر روشنی ڈالی ،آخر میں ہم اہلِ مجلس کی جانب سے اجتماعی ایصالِ ثواب کیا گیا۔

منظر محسن دھتکی ڈیہ جمشید پور

۷/ ذوالقعدہ/ ۱۴۳۹ھ - ۲۱/ جولائی/ ۲۰۱۸ء

مولانا قمر عارف اشرفی ازہری، استاد جامع اشرف، کچھوچھہ شریف

علامہ اختر رضا خاں ازہری علیہ الرحمہ کے وصال سے یقیناً اہلِ سنت کا عظیم خسارہ ہے لیکن مرضی مولا از ہمہ اولیٰ۔

ہم تمام اساتذہ وطلبہ دعاگو ہیں کہ مولا تعالیٰ علامہ موصوف کی علمی و دینی خدمات کو قبول فرمائے اور ان کو جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائے اور ان کے پسماندگان مع اہلِ سنت کو صبر جمیل کی توفیق دے، آمین۔

(ماخوذ از اردو اخبار)

حضرت مولانا محمد کمال الدین اشرفی مصباحی

خادم التدریس والافتاء ادارۂ شرعیہ اتر پردیش، رائے بریلی، یو۔پی

اظہار تعزیت

تاج الشریعہ شریعت کے پاسبان اور اہلِ سنت کی جان تھے

عالم اسلام کی نہایت ہی معروف و مقبول ترین اور عبقری شخصیت تاج الشریعہ بدر الطریقہ قاضی القضاۃ فی الہند علامہ الشاہ مفتی اختر رضا خان علیہ الرحمۃ و الرضوان کا سانحۂ ارتحال پوری دنیاے سنیت کے لیے ایک عظیم خسارہ ہے اور سوادِ اعظم اہلِ سنت و جماعت کے لیے ایک نا قابل تلافی نقصان ہے، آپ کے وصال سے جماعت اہلِ سنت میں جو خلا پیدا ہوا ہے اس کا پر ہونا بظاہر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے، آپ کی وفات حسرت آیات کی خبر پھیلتے ہی پورے عالمِ اسلام میں غم والم کی لہر دوڑ گئی ہے اور میڈیا پر تعزیتی پیغامات کا انبار ہے، عالم اسلام کے کونے کونے تک ہر خاص وعام کی زبان پر آپ کا ذکر جمیل اور گوناگوں خوبیوں کا چرچا ہے اور عقیدت مند امنڈتے ہوئے سیلاب کی طرح آپ کی نمازِ جنازہ میں شرکت کے لیے چلے آ رہے ہیں، بھلا ایسا کیوں نہ ہو کیوں کہ آپ کی شخصیت کوئی معمولی نہیں

تھی؛بلکہ آپ مظہر اعلیٰ حضرت تھے، جانشینِ مفتی اعظم ہند تھے، بریلی کی شان تھے، اہلِ سنت کی جان تھے، حق و باطل کی پہچان تھے، بد مذہبوں کے لیے شمشیر بے نیام تھے، ہندوستانی قاضیوں کے امیر تھے، مفتیانِ کرام کے سربراہ اعلیٰ تھے، علماے اسلام کے راہ نما تھے، مدارسِ اسلامیہ کے سرپرست اعلیٰ تھے، علما اور عوام اہلِ سنت کے لیے مرکز علم و ادب اور مرکز عقیدت تھے۔

عالمی سطح پر آپ قائد کی حیثیت سے جانے جاتے تھے، مسائل شرعیہ میں عوام اہلِ سنت کا آپ پر کافی اعتماد تھا، آپ کا قول قول فیصل کی حیثیت سے جانا جاتا، آپ کے موقف پر سختی اور مضبوطی کے ساتھ عمل بھی ہوتا۔

آپ کی دینی و ملی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے، ہمہ جہت شخصیت کی وجہ سے زیادہ تر سفر و حضر میں رشد و ہدایت، تبلیغ و اشاعت اور خدمت خلق میں مصروف ہوتے، دینی علوم و فنون میں آپ کو مہارتِ تامہ حاصل تھی، اپنے نوکِ قلم سے ہزاروں فتاویٰ لکھے، مختلف اہم موضوعات پر درجنوں کتابیں تحریر کیں، اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی متعدّد عربی کتابوں کا اردو میں ترجمہ کیا اور اردو کتابوں کا عربی میں ترجمہ کیا، شعر و سخن کی دنیا میں بھی اپنی یادگاریں چھوڑیں۔

راقم الحروف محمد کمال الدین اشرفی مصباحی دیناج پوری نے ۱۹۹۶ء میں باغِ فردوس

جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے فقہی سیمینار میں پہلی بار آپ کا دل کش اور نورانی رُخِ زیبا کی زیارت کی، اس کے بعد متعدّد ملاقاتیں اور دست بوسی کا شرف ملا؛ لیکن افسوس کہ اب اور زیارت نصیب نہیں ہوگی، صرف یادوں کے نقوش زندہ و تابندہ رہ جائیں گے۔

راقم الحروف اپنی طرف سے نیز ادارۂ شرعیہ اترپردیش رائے بریلی کے تمام اساتذہ کی طرف سے اور ناظم اعلیٰ علامہ عربی الاشرف اور بالخصوص امیرِ شریعت اتر پردیش حضرت علامہ پیر عبد الودود فقیہ تلمیذِ شارح بخاری و خلیفۂ اول جانشین مخدوم ثانی کچھوچھہ شریف کی جانب سے تمام محبین، مریدین، معتقدینِ تاج الشریعہ اور وابستگانِ خانوادۂ رضویہ کو بالعموم اور شہزادۂ تاج الشریعہ علامہ عسجد رضا خان کی بارگاہ میں بالخصوص تعزیت پیش کرتا ہے۔

مولا تعالیٰ اپنے حبیب کے صدقے میں حضور تاج الشریعہ کی دینی و مذہبی خدمات کو قبول فرمائے اور جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

شریکِ غم:

محمد کمال الدین اشرفی مصباحی خادم التدریس والافتاء

ادارۂ شرعیہ اترپردیش، رائے بریلی، یو۔پی

حضرت مولانا عبدالخبیر اشرفی مصباحی

صدرالمدرسین دارالعلوم اہلِ سنت منظر اسلام، التفات گنج، امبیڈکر نگر

کس سے اس دورِ مصیبت کا بیاں ہوتا ہے

آنکھیں روتی ہیں، قلم روتا ہے، دل روتا ہے

افسوس صد افسوس کہ آج مؤرخہ ۲۰/ جولائی/ ۲۰۱۸ء بعد نماز مغرب ہمارے درمیان سے وارث علوم اعلیٰ حضرت، جانشینِ حضور مفتیِ اعظم ہند، تاج الشریعہ سیدی مولانا الشاہ الحاج مفتی اختر رضا خان ازہری رضوی علیہ الرحمہ داعی اجل کو لبیک کہہ گئے اور ہم سب کو روتا، بلکتا اور سسکتا چھوڑ کر راہی جنت ہوئے -انا للہ وانا الیہ راجعون- موت برحق ہے، اس سے کسی کو راہ فرار نہیں، جس نے کبھی اس دنیاے ہست وبود میں قدم رکھا ہے اسے ایک نہ ایک دن گوشۂ قبر کی تنہائی کا سامنا یقیناً کرنا پڑے گا۔ اس دنیا کا دستور ہی ہے کہ آئے دن کوئی نہ کوئی بچھڑتا ہے اور اپنے خویش واقارب کو داغ مفارقت دے جاتا ہے۔

سیدی تاج الشریعہ کی وفات حسرت آیات ایسی عظیم سانحہ ہے جس کی بھرپائی اس

قحط الرجال دور میں ناممکن ہے، علم وحکمت سے لبریز رہنے کے باوجود آپ نے ملک وبیرونی ملک اتنے تبلیغی اسفار کیے ہیں اور دین وسنیت کا وہ کام کیا ہے کہ یقیناً علم وحکمت خود آپ پر نازاں ہے۔

لہذا ہم لوگ انتہائی غم واندوہ کے ساتھ اولاد کو باپ کی، بھائی کو بھائی کی، دوست کو دوست کی عزیز کو ایک عزیز کی تعزیت پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ رب قدیر حضرت کو اپنے جوار عزت وجلال میں جگہ دے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ان کے ورثہ خصوصًا حضرت مولانا عسجد رضا خان صاحب کو صبر جمیل مرحمت فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

یکے از سوگوراں

عبدالخبیر اشرفی مصباحی صدر المدرسین

دار العلوم اہل سنت منظر اسلام، التفات گنج، امبیڈکر نگر

قاضی القضاۃ فی النیبال امینِ شریعت

مفتی محمد اسرائیل رضوی مصباحی معروف بہ حضور فخر نیپال دامت برکاتہم العالیہ

ایسی عظیم اور جامع الصفات شخصیت کا جانا اہل سنت و جماعت کے لیے ناقابل تلافی نقصان اور عظیم خسارہ ہے۔ اللہ رب العزت ان کی قبر کو منور فرمائے اور جملہ مریدین متوسلین اور پسماندگان کو صبر جمیل اور اہل سنت و جماعت کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔

(واضح رہے کہ حضور تاج الشریعہ کے وصال کی خبر موصول ہوتے ہی قاضی القضاۃ فی النیبال امینِ شریعت دام ظلہ نے اسی رات یعنی ۲۰/ جولائی/ ۲۰۱۸ء کو تعزیتی محفل کا انعقاد کیا تھا، اس محفل میں بشمول امینِ شریعت و نائب امینِ شریعت نیپال کے سینکڑوں علمائے کرام نے شرکت کی تھی، سبھی کے چہرے پر اس صدمہ جان کاہ کی سوگواری کے آثار صاف نظر آرہے تھے، سبھی نے گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا تھا، ان میں سے چند خاص نام یہ ہیں:

قاضیِ ضلع مہوتری حضرت علامہ داؤد حسین صاحب مصباحی بھمر پورہ، مفتی عبد العزیز صاحب بیلا، مفتی حبیب اللہ صاحب بیلا، مفتی شمس الدین صاحب، مفتی محبوب رضا مصباحی صاحب جنک پور، حضرت مولانا مستقیم صاحب جنک پور، حضرت مولانا اسلم القادری صاحب جنک پور، حضرت مولانا سعادت حسین اشرفی صاحب علی پٹی، حضرت مولانا علیم الدین نوری صاحب، حضرت مولانا منظور صاحب، مولانا الیاس منظری مہدیا، مولانا شفیق اللہ صاحب برداہا، مولانا عبد اللطیف صاحب بھمر پورہ، مولانا رحمت اللہ صاحب بھگوتی پور، مولانا عظمت علی مصباحی ادھیان پور، مولانا ایوب پرڑیا، مولانا منظور احمد رام گوپال پور، مولانا احمد حسین نوری بھمر پورہ اور راقم الحروف عبد الرحیم ثمر مصباحی پرڑیا۔

ماخوذ از رپورٹ: عبد الرحیم ثمر مصباحی پرڑیا، مہوتری، نیپال 9779807896292+)

نائب امین شریعت فقیہ النفس

حضرت علامہ مفتی محمد عثمان رضوی صدر ادارہ شرعیہ جنک نیپال

بے شک شیخ الاسلام والمسلمین حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان سرکار اعلیٰ حضرت کے ظاہری و باطنی علوم کے سچے وارث اور اہل سنت و جماعت کے عظیم مقتدا و پیشوا تھے، ان کا یوں اس دار فانی سے دار بقا کی طرف رحلت فرماجانا افسوس ناک اور عالم اسلام کے لیے نقصانِ عظیم ہے، رب قدیر ان کے درجات بلند فرمائے۔

حضرت مولانا محمد رحمت علی رضوی صاحب

وجملہ اراکین فخر ملت فاؤنڈیشن نیپال

آہ حضور تاج الشریعہ نور اللہ مرقدہ

مؤرخہ ۷/ ذوالقعدہ/ ۱۴۳۹ھ -۲۰/ جولائی/ ۲۰۱۸ء بروز جمعہ وارث علوم اعلیٰ حضرت، عکس جمیل حضور حجۃ الاسلام، جانشینِ مفتی اعظم ہند، شہزادۂ مفسرِ اعظم ہند، فقیہ اعظم تاج الشریعہ بدر الطریقہ قاضی القضاۃ فی الہند حضرت علامہ شاہ مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری بریلوی قدس سرہ قریب سات بجے بعد مغرب اس دار فانی سے دار بقا کی طرف رحلت فرما گئے۔

حضور تاج الشریعہ کا وصال اہلِ سنت کے لیے عظیم نقصان ہے، ایک زریں عہد کا خاتمہ ہے، حضرت عالم اہل سنت میں ایک ممتاز و نمایاں شخصیت کے حامل تھے، سرکار اعلیٰ حضرت کی یادگار تھے، آپ ہم اہلِ سنت کے لیے بے مثال تصنیفی خدمات چھوڑ گئے جو تاقیامت دفاعی تعاون فراہم کریں گی۔ آپ کی ذات مرجع علما و فقہا تھی، مشن اعلیٰ حضرت کی

خوب خوب تبلیغ فرمائی، آپ کی ذات ایک تحریک تھی ،مریدین متوسلین معتقدین کی تعداد کروڑوں میں تھی۔فقہ،حدیث،تفسیر،سائنس، منطق،فلسفہ،ہیئت،نجوم،جفر،تکسیر اور بہت سے علوم میں کامل دسترس رکھتے تھے۔

ہم تمام اراکین فخر ملت فاؤنڈیشن بالعموم جملہ خاندان اعلیٰ حضرت و بالخصوص مخدومی علامہ عسجد رضاخاں کی بارگاہ میں تعزیت پیش کرتے ہیں :

اللہ رب العزت حضرت کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند کرے،دینی خدمات کو قبول فرمائے اور جملہ مریدین متوسلین وپسماندگان کو صبر جمیل پر اجر جزیل عطافرمائے اور ان کے فیضان سے ہم سب کوفیضیاب فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین

شریک غم:

محمد رحمت علی رضوی وجملہ اراکین فخر ملت فاؤنڈیشن نیپال۔

خلیفۂ تاج الشریعہ حضرت مولانا عبد الوحید قادری رضوی
بانی جامعہ فیضان اشفاق، ناگور شریف، راجستھان

تعزیت حزینہ
صد حیف اہل سنت کا امیر کارواں جا تارہا

۶/ ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ — ۲۰/ جولائی/ ۲۰۱۸ء بروز جمعۂ مبارکہ بعد نمازِ مغرب، جانشین حضور مفتی اعظم ہند، وارثِ علوم اعلیٰ حضرت، قاضی القضاۃ فی الہند، تاج الشریعہ الشاہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خان ازہری علیہ الرحمہ کے وصال کی خبرِ مولم جیسے ہی کانوں سے ٹکرائی تو پردۂ سماعت نے دم توڑ دیا، دیکھتے ہی دیکھتے خبر اکنافِ عالم میں پھیل گئی، ہم سب سوگوار ہوگئے فوراً جامعہ ہذا میں قرآن خوانی اور ایصال ثواب کا اہتمام کیا گیا، جس میں اساتذہ وطلبۂ جامعہ فیضانِ اشفاق نے شرکت فرمائی، دعا پر پروگرام کا اختتام ہوا، اس کے بعد جامعہ ہذا میں تعطیل کا اعلان ہوا، اساتذہ وطلبہ تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی نمازِ جنازہ کے لیے بریلی شریف روانہ ہوگئے۔

بعد واپسی ۲۴/ جولائی/ ۲۰۱۸ء بروز منگل ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا جس کا آغاز تلاوت کلام ربانی سے ہوا، جامعہ کے طلبہ نے نعت و منقبت کے اشعار

پیش کیے اور اساتذۂ کرام نے حیات تاج الشریعہ کے حوالے سے بہت جامع خطاب فرمایا، اخیر میں رقت آمیز دعاؤں پر اجلاس کا اختتام ہوا۔

حضور تاج الشریعہ یقیناً خانوادۂ رضویہ کے ممتاز علمی وروحانی فرد تھے، اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے علوم کے سچے وارث اور سلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ کے ملکی وعالمی شیخ تھے، فقہ وفتاویٰ اور تقویٰ وطہارت میں بے نظیر و بے مثال تھے، وہ ایک عظیم تحقیقی مزاج کے مصنف، متعدّد کتب کے مترجم ومحشی ہونے کے ساتھ صنف نعت شریف کے اعلیٰ تخیلات کے حامل، قادرالکلام شاعر بھی تھے اور اس کے ساتھ ساتھ شہر بریلی میں جامعۃ الرضا کے بانی بھی، گویا کہ تنہا ایک انجمن تھے، ایسے شجرِ سایہ دار کے اٹھ جانے سے ہماری صف میں واقعی ایک بڑا خلا پیدا ہوگیا، جس کا بھرپور احساس تمام اہل سنت کو ہے۔ میں اپنے تمام محبین مخلصین اور جامعہ فیضانِ اشفاق کے تمامی اساتذہ و طلبہ کی جانب سے حضرت کے تمام پس ماندگان، جملہ مریدین و متعلقین بالخصوص نبیرۂ اعلیٰ حضرت شہزادۂ تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد عسجد رضا قادری رضوی صاحب قبلہ کو تعزیت پیش کرتا ہوں اور غم کی مشکل گھڑی میں ان کے ساتھ شریک ہوں۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ مولا کریم اپنے حبیب، مصطفیٰ جان رحمت کے صدقے میں حضرت کو جنت الفردوس کی بہاریں عطا فرمائے اوران کے فیوض وبرکات سے ہم سبھوں کو مالامال فرمائے۔

آمین یا رب العالمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

شیرکِ غم

اسیر تاج الشریعہ عبد الوحید قادری رضوی

بانی جامعہ فیضان اشفاق جا جولائی ناگور شریف، راجستھان

حضرت مفتی شریف الرحمٰن رضوی جنرل سیکریٹری
آل کرناٹکا سنی علما بورڈ (رجسٹرڈ) بنگلور

بروز جمعہ بعد نماز مغرب ۷/ ذی قعدہ/ ۱۴۳۹ھ - ۲۰/ جولائی/ ۲۰۱۸ء کو وارثِ علوم اعلیٰ حضرت، جانشینِ مفتیِ اعظم ہند، فخر ازہر قاضی القناۃ فی الہند حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں ازہری علیہ الرحمۃ والرضوان کے وصال کی خبر ایک غیر متوقع عظیم حادثے کی طرح ریاست کرناٹک تک پہنچی، ہر چہار سمت غم و آلام کے بادل چھا گئے۔ شدتِ کرب قومی مستقبل کی فکر اور متعدّد امور ہمارے ذہن وفکر میں گردش کرنے لگے۔ جب ہم لوگ اپنے آپ میں آئے تو بہت سے احباب جنازے میں شرکت کے لیے مرکز اہل سنت بریلی شریف کے لیے روانہ ہو چکے تھے اور بہت سے لوگ جانے کی تیاری کر رہے تھے۔

ریاست کرناٹک سے کثیر تعداد میں احباب اہل سنت و جماعت اور رضوی برادران بریلی شریف نماز جنازہ میں حاضر ہوئے۔ وصال کی خبر ملتے ہی ریاست بھر کے سنی مدارس و مساجد میں قرآن خوانی و ایصال ثواب کی مجلسیں منعقد کی گئیں۔ جا بجا تعزیتی اجلاس منعقد ہوئے۔ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان کی دینی وعلمی، قومی وسماجی خدمات کو خراج

عقیدت پیش کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطافرمائے۔آمین

آل کرناٹکا سنی علما بورڈ اپنے تمام ارکان ممبران، ریاست کرناٹک کے تمام علماے اہل سنت و جماعت، ریاست بھر کی سنی مساجد و مدارس سنی تنظیموں و تحریکوں اور ریاست کرناٹک کی تمام عوام اہل سنت و جماعت کی طرف سے خانوادۂ رضویہ خاص کر جانشینِ تاج الشریعہ حضرت علامہ عسجد رضا قادری دام ظلہ الاقدس کی خدمت میں تعزیت پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان کے تمام اہل خانہ واہل قرابت کو صبر جمیل عطافرمائے اور حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے درجات و مراتب میں ترقی عطافرمائے آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

شریک غم:

شریف الرحمٰن رضوی

حضرت مولانا محمد احمد وارثی صدر المدرسین جامعہ عربیہ، خیر آباد، سلطان پور

ڈھونڈو گے اگر ملکوں ملکوں ملنے کے نہیں نایاب ہیں ہم

دین و دانش کی شہرۂ آفاق شخصیت حضور تاج الشریعہ بدر الطریقہ شیخ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ مفتی الشاہ اختر رضا ازہری علیہ الرحمۃ والرضوان کی رحلت کا غم پوری امت کے لیے خسارہ ہے۔

حضرت کے وصال کی خبر ملتے ہی مدارس اہل سنت میں قرءان خوانی و دعا کا سلسلہ جاری ہے، اودھ کی مشہور دینی درس گاہ الجامعۃ العربیہ، خیر آباد، سلطان پور میں بھی قرآن خوانی و تعزیتی جلسہ بتاریخ ۲۱/ جولائی/ ۲۰۱۸ء - ۷/ ذو القعدہ/ ۱۴۳۹ء منعقد ہوا۔ جس میں حضرت کی علمی کارناموں، نیز اہل سنت کے لیے بیش بہا خدمات کا ذکر کیا گیا۔ نیز حضور کی بلندیِ درجات کے لیے دعا کی گئی، جامعہ سے علما کا قافلہ حضرت کے جنازے میں شرکت کے لیے بریلی شریف روانہ ہوا۔ جس میں جامعہ کی طرف سے نیز اہل سنت کے اکناف واطراف کے اداروں کی جانب سے حضور تاج الشریعہ کے اہل خاندان کو خصوصًا اور جملہ اہلِ

سنت کو عموماً تعزیت پیش کرتا ہوں ۔ مولا تعالیٰ سب کو صبرِ جمیل و اجرِ جزیل سے نوازے اور حضرت کے روحانی علمی فیضان سے ہم سب کو مالا مال فرمائے، آمین۔

شریک غم

محمد احمد وارثی صدر المدرسین

وجملہ اساتذہ وطلبہ جامعہ عربیہ، خیر آباد، سلطان پور

حضرت مفتی قاضی محمد ابراہیم مقبولی
سرپرست اعلیٰ جامعہ امام احمد رضا، کوکن، ضلع رتناگیری

آہ !!! سنیت کا نگہابان نہ رہا

اپنی بے شمار مصروفیات سے تھوڑا سا فارغ ہو کر سال نو کی تعلیمی حالات کا جائزہ لینے جیسے ہی میں ''جامعہ امام احمد رضا، کوکن'' پہنچا تو بروز جمعہ بعد نماز مغرب جامعہ کے اساتذۂ کرام نے مجھے بہت ہی اندوہ ناک اطلاع دی کہ دنیاے سنیت کی عظیم شخصیت، وارثِ علومِ اعلیٰ حضرت، حضور تاجِ شریعت، حضرت علامہ و مولانا مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری علیہ الرحمۃ والرضوان ''کل نفس ذائقۃ الموت'' کے تحت اس دنیا سے کوچ کر گئے۔ اللہ اکبر! یہ خبر تھی یا برق لمعان جس نے ہمارے وجود کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ کچھ دیر تک سوچنے، سمجھنے کی صلاحیت مفقود ہو گئی، پھر ہوش سنبھالا اور کلمۂ استرجاع کے بعد وصال کی تفصیلات جاننے کی کوششیں کی؛ لیکن شدت غم کی وجہ سے میں زیادہ گفتگو بھی نہیں کر پا رہا تھا۔

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ ایک باکمال انسان اور عبقری شخصیت کے مالک تھے، وہ دنیاے سنیت کی طاقت تھے، سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے تقویٰ و پرہیزگاری، ان کے علم و عرفان اور ان کے فیوض و برکات کا جلوہ ہم حضور تاج الشریعہ میں محسوس کرتے

تھے، یقیناً ان کی حیاتِ طیبہ میں بہت سے حضرات نے مفتی اعظم ہند کا پرتو دیکھا، ان کی زبان سے نکلا ہوا ہر جملہ سیدی وسندی حضور مفتی اعظم ہند کی عظمت کا آئینہ دار ہوتا تھا۔ پھر جب آپ کی ذات، ذکر و فکر، صبر و شکر، عشق و عرفاں، ضبط و تحمل، ایثار و توکل، تسلیم و رضا، خدمت واطاعتِ دین، عبادت و ریاضت، زہد و تقویٰ، مسائل میں احتیاط اور صدق وصفا آپ کی زینت بن گیا تو اللہ رب العزت نے آپ کو محبوبیت کے مقام پر فائز کر دیا۔ اور "**ان الذین آمنوا وعملواالصلحت سیجعل لھم الرحمن ودا**" کے تحت دنیاے سنیت کے بے شمار علما اور ذی وجاہت مشائخِ کرام آپ کے گرد پروانہ وار نثار ہوتے لگے، لوگوں کی آنکھیں تھیں کہ بار بار تاج الشریعہ کے دیدار کے بعد بھی تشنہ رہ جاتیں، مریدین کی عقیدت ایسی تھی کہ نگاہیں بار بار زیارت کے لیے مشتاق رہتیں۔ زائرین کا یہ حال ہوتا کہ ہر طرف یہی آواز صداے بازگشت بن کر گونجتی۔

بستی بستی قریہ قریہ   تاج الشریعہ، تاج الشریعہ

حضور تاج الشریعہ کافی دنوں سے زیر علاج تھے، مگر آپ کا انتقال اس قدر اچانک ہو گا یہ اندازہ کسی کو بھی نہ تھا، یہ خبر سن کر پیروں تلے زمین کھسک گئی، پھر بھی کسی طرح جلد اپنی اضطرابی حالت پر قابو پاتے ہوئے فوراً "گوا" سے "دہلی" ٹکٹ بک کروائی اور اپنے دل کو دلاسہ دیتے ہوئے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کا یہ شعر پڑھتے ہوئے:

ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیے ہیں

ناچیز حضور تاج الشریعہ کے آخری دیدار کے لیے اراکین ادارہ وطلبہ کے ایک قافلہ کے ساتھ مرکزِ سنیت بریلی شریف پہنچ کر آخری دیدار اور نمازِ جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی، دعا ہے کہ مولا تبارک وتعالیٰ حضور تاج الشریعہ کے درجات کو بلند فرمائے۔ اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور دنیاے سنیت کو آپ کا بدل عطا فرمائے اور ہم سب کو ان کے فیوض وبرکات سے مستفیض فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ ۔

شریک غم

قاضی محمد ابراہیم مقبولی

خادم جامعہ امام احمد رضا، کوکن، ضلع رتناگیری

حضرت مولانا محمد ذوالفقار علی رشیدی، جامعۃ الزہراء للبنات، اتر دیناج پور

۹۲/۸۶ے

آج مورخہ ۶/ ذی قعدہ/ ۱۴۳۹ھ - ۲۰/ جولائی/ ۲۰۱۸ء رات کے آٹھ بجے بذریعۂ فون یہ جاں گداز خبر ملی کہ وارث علوم اعلیٰ حضرت، جانشین حضور مفتیِ اعظم ہند، تاج الشریعہ الشاہ حضور اختر رضا خاں قادری ازہری علیہ الرحمۃ والرضوان کا وصال پُر ملال ہو گیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

خبر سنتے ہی پورا ماحول سوگوار ہو گیا اور دل کی گہرائیوں سے دعا نکلی کہ مولا تعالیٰ حضور تاج الشریعہ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرما کر ہم اہل سنت و جماعت کو نعم البدل نصیب فرمائے۔

بعد نماز فجر جامعۃ الزہراء للبنات کی طالبات و معلمات کی طرف سے قرآن خوانی کی گئی اور حضور تاج الشریعہ کے بلندیِ درجات کے لیے دعا خوانی کا اہتمام کیا گیا۔

خاکپاے اولیا محمد ذوالفقار علی رشیدی اور جامعۃالزہراء للبنات کے اساتذہ واراکین، حضور تاج الشریعہ کے اہل خانہ و مریدین و متوسلین کے ساتھ اس غم و اندوہ میں برابر کے شریک ہیں اور صبر جمیل کے لیے دعاگو ہیں۔

فقط

خاکپاے اولیا محمد ذوالفقار علی رشیدی

جامعۃالزہراء للبنات، اتر دیناج پور

۷/ ذی قعدہ/ ۱۴۳۹ھ

حضرت مولانا ذوالفقار علی برکاتی نظامی استاد دارالعلوم محبوب سبحانی

اظہار تعزیت

زبان گنگ ہے، کیا کہنا ہے کچھ سمجھ میں نہیں آرہا، قاضی القضاۃ فی الہند علیہ الرحمہ ہمارے درمیان نہ رہے، ابھی تک یقین نہیں ہورہا، دارالعلوم محبوب سبحانی سے حضور تاج الشریعہ کا قلبی تعلق تھا، آپ یہاں کہ اساتذہ و طلبہ پر بہت شفقت فرماتے تھے، ایک مرتبہ آپ کا کسی سلسلے میں ممبئ آنا ہوا، تو آپ نے طلبۂ دارالعلوم محبوب سبحانی کو درسِ حدیث سے بھی سرفراز فرمایا تھا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو، جملہ اہل سنت و جماعت کو صبر کی توفیق سے نوازے۔
آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

(مذکورہ تعزیتی کلمات، مولانا ذوالفقار علی برکاتی نظامی، دارالعلوم محبوب سبحانی میں محفل ایصال ثواب کے موقع پر بیان کیے تھے۔)

حضرت مولانا فیروز احمد علیمی مصباحی
استاد دارالعلوم محبوب سبحانی، کرلا، ممبئی، مہاراشٹر

مدتوں رویا کریں گے جام وپیمانہ تمھیں

آج یعنی ۷/ ذوالقعدہ/ ۱۴۳۹ھ – ۲۰ جولائی ۲۰۱۸ بروز جمعہ ہندوستان ہی نہیں پوری دنیا کے مسلمانوں ہی نہیں بلکہ پوری دنیاے انسانیت کے لیے بہت ہی قلق واضطراب اور خیابت وخسران کا دن ہے کہ انسانیت ایک ایسے انسان سے محروم ہو گئی جس کا وجود اللہ کی عظیم نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت تھا۔

محمد اسماعیل معروف بہ اختر رضا ملقب بہ تاج الشریعہ کے وصال کی خبر مغرب کی نماز سے فراغت کے بعد جیسے ہی حجرے میں پہنچا، عزیزم مولانا حبیب الرحمٰن صاحب امجدی نے فون پر اطلاع دی کہ حضور تاج الشریعہ کا وصال ہو گیا ہے، ہم نے یقین ہی نہیں کیا، ان سے مزید تحقیق کی گزارش کی اور خود بھی کئی لوگوں سے بات کی، کچھ حضرات نے عدمِ علم کا اظہار کیا اور کچھ نے تصدیق کی، مجبوراً اس خبر پر یقین کرنا پڑا۔

ہم نے بچپن میں ایک کہاوت سنی تھی ”موت العالم. موت العالم“، تبھی سے اکثر سوچتے تھے ایک عالم کے مرنے سے دنیا کی موت کیوں کر ہوسکتی ہے؟ جب کہ یہ حقیقت ہے ہر روز پوری دنیا سے سیکڑوں ہزاروں کی تعداد میں علما کا وصال ہوتا ہے؛ لیکن بہت کم ایسے ہوتے ہیں جن کی موت پر ان کے اقربا کے علاوہ کوئی اورافسوس کرے یا اپنے حزن وملال کا اظہار کرے؛ مگر تاج الشریعہ کے وصال کی خبر جس نے بھی جس حال میں جہاں کہیں سنا دم بخود رہ گیا اپنے ہوں یا بے گانے، علما ہوں یا سیاسی لیڈران، طلبہ ہوں یا اساتذہ، شرق وغرب، عرب وعجم، میں ہر ایک پراور ہر جگہ آپ کے وصال پر مردنی چھا گئی، یوں اس مقولے کی حقیقت آشکارا ہوئی۔

آپ کے وصال سے سنیت میں خصوصًا اور انسانیت میں عموماً جو خلا پیدا ہوگیا ہے، اس کی بھرپائی کی کوئی ظاہری صورت نظر نہیں آتی، الا ان یشاءاللہ

ہم تاج الشریعہ کے وصال پر جمیع اعزا و اقربا، مریدین ومعتقدین خلفا وتلامذہ کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

اللہ تعالیٰ سب کو صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائے اور ان کا فیض سب پر جاری وساری فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مولانا مفتی طاہر رضا مصباحی
استاد دارالعلوم محبوب سبحانی، کرلا، ممبئی

آج جیسے ہی قاضی القضاۃ فی الہند، حضرت تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں قادری برکاتی کے وصال پرملال کی خبر موصول ہوئی کلیجہ شق ہوگیا، سانسیں تھم گئیں، آنکھیں اشک بار ہوگئیں اور جسم لرزہ براندام ہوگیا۔

حضرت کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں تھی، آپ یقیناً علوم اعلیٰ حضرت کے سچے وارث، علم و عرفاں کے بحر بیکراں، افق عالم کے مہر تاباں اور کروڑوں دلوں کی دھڑکن تھے، اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کو مختلف علوم و فنون میں یدطولیٰ حاصل تھا، آپ کو مختلف زبانوں پر عبور حاصل تھا، صنف شاعری آپ کو خاندانی ورثے سے حاصل ہوئی تھی، زہد ورع، تقویٰ و طہارت آپ کے امتیازی وصف تھے آپ کی ذات بابرکت مرجع الخلائق تھی، آپ دنیاے سنیت کے لیے ایک روحانی اور پر اثر شخصیت کے مالک تھے، آپ کا وصال پوری امت مسلمہ کے لیے کبھی نہ پر ہونے والا خلا ہے۔

دعا گو ہوں اللہ رب العزت حضرت کو کروٹ کروٹ جنت نصیب عطا فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔

حضرت مولانا قاری محمد یوسف عزیزی لکھنؤ، سکریٹری مسلم پرسنل لا آف انڈیا

ڈاکٹر معین صاحب، لکھنؤ، و جنرل سکریٹری مسلم پرسنل لا آف انڈیا

شہزادۂ تاج الشریعہ و قاضیِ شہر بریلی حضرت علامہ و مولانا عسجد رضا صاحب قبلہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت علامہ الشاہ مفتی اختر رضا ازہری علیہ الرحمۃ والرضوان سوادِ اعظم اور جماعت اہل سنت کے روح رواں تھے، حضرت کے غمِ ارتحال میں مسلم پرسنل لا آف انڈیا سوگوار ہے، حضرت کے چراغ وجود مسعود سے پوری امت روشن اور منور حق تھی، چمک دمک رہی تھی، اب ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے کسی نے گلستان اہل سنت کو اجاڑ دیا ہو، پوری امت پر حضرت کے بہت احسانات ہیں، جن کو فراموش نہیں کیا جا سکتا، ان کی تحریریں، تقریریں اور ان کے فتاویٰ پورے عالم کے لیے مشعل راہ ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت کے خاندان کو خصوصًا اورامت کو عموماً صبرِ جمیل عطا فرمائے اور تادم حیات ان کے فیوض وبرکات سے پوری امت کو مستفیض فرمائے۔

شریک غم:

قاری محمد یوسف عزیزی لکھنؤ، سکریٹری مسلم پرسنل لاآف انڈیا

ڈاکٹر معین صاحب، لکھنؤ، وجنرل سکریٹری مسلم پرسنل لاآف انڈیا

حضرت مولانا مفتی عبدالستار مصباحی عزیزی

صدر المدرسین و شیخ الحدیث جامعہ قادریہ اشرفیہ، چھوٹا سوناپور

دنیا ے سنیت میں علامہ ازہری میاں علیہ الرحمہ کی کمی محسوس کی جائے گی۔ آپ نے اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد مزید تعلیم کے لیے مصر کا سفر کیا، جامعہ ازہر میں کئی سال قیام کیے اور اول پوزیشن میں کامیابی حال کی، آپ نے ایک وسیع ادارہ جامعۃ الرضا کی بنیاد ڈالی، جس میں سینکڑوں طلبہ علم دین حاصل کر رہے ہیں۔ آپ نے تحریری اور تقریری خدمات بھی نمایاں طور پر انجام دی ہیں جسے فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ دور حاضر میں آپ کی مقبولیت بلاشبہ مسلم ہے، آپ جہاں جاتے عوام کا جم غفیر ہوتا تھا، یہ آپ کی مقبولیت کی علامت تھی۔ ہمارا ادارہ اساتذہ اور طلبہ آپ کے اہل خانہ کے غم میں برابر کے شریک ہیں، اور آپ کی بلندیِ درجات کے لیے دعا گو ہیں۔

حضرت مفتی اشفاق حسین قادری

قومی صدر آل انڈیا تنظیم علماے اسلام

مفتی اختر رضا خاں ازہری میاں علوم وفنون کے بحرذخار تھے اور آپ کی پوری زندگی عشقِ رسول سے عبارت تھی؛ یہی وجہ ہے کہ آپ نے اخیر وقت تک مذہب کے معاملے میں کس طرح کا سمجھوتا نہیں کیا۔

(روزنامہ انقلاب نئی دہلی،۲۲؍جولائی)

مولانا سید قیصر خالد فردوسی

آپ علوم اعلیٰ حضرت کے سچے پاسبان تھے۔

(روزنامہ انقلاب نئی دہلی، ۲۲/ جولائی)

حضرت مفتی مجاہد حسین رضوی

صدرالمدرسین دارالعلوم غریب نواز، الہ آباد

نبیرۂ اعلیٰ حضرت حضور ازہری میاں کی وفات ایک زریں علمی عہد کا خاتمہ ،عالَمِ سنیت کا نا قابل تلافی خسارہ ہے۔

(روزنامہ انقلاب نئی دہلی، ۲۲/ جولائی)

حافظ محمد قمرالدین رضوی صاحب رضوئی کتاب گھر دہلی

حضرت تاج الشریعہ ہمارے پیرومرشد حضرت مفتیِ اعظم ہند کے نائب و علمی جانشین تھے اور آپ نے ہی ہمارے کتب خانہ ”رضوی کتاب گھر“ کا مٹیامحل میں افتتاح فرمایا تھا۔

(ماخوذ از روزنامہ انقلاب نئی دہلی، ۲۲؍ جولائی)

معروف محقق وقلم کار حضرت مفتی توفیق احسن برکاتی مصباحی

استاد جامعہ اشرفیہ، مبارک پور

تاج الشریعہ کا وصال ایک عہد کا خاتمہ

عالم اسلام کی عبقری شخصیت تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری علیہ الرحمہ (وصال: ۷/ ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ - ۲۰/ جولائی ۲۰۱۸ء دن جمعہ بعد نماز مغرب) نے ایک عہد کو متاثر کیا ہے، اس لیے ان کا انتقال ایک زمانہ ساز بلند قامت ذات سے پوری مسلم امہ کی محرومی ہے، ان کے پس ماندگان میں پوری جماعت اہل سنت ہے، اللہ عزوجل سب کو صبر کی توفیق عطا فرمائے.

آمین فقیر برکاتی حضرت کے اہل خانہ بالخصوص شہزادہ والا تبار مولانا محمد عسجد رضا قادری کی بھرپور تعزیت کرتا ہے۔

توفیق احسنؔ برکاتی

جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

۲۰/ جولائی/ ۲۰۱۸ء

ممتاز قلم کار حضرت مولانا طفیل احمد مصباحی
ایڈیٹر ماہ نامہ اشرفیہ، مبارک پور

آہ آہ آہ!

موت العالم موت العالم

کس کو سناؤں افسانۂ غم اپنا؟

ہادیِ امت، تاجِ شریعت، فخرِ سنیت، پیشوائے علمائے ملت، حضور تاج الشریعہ کی رحلت کی خبر سن کر دل و دماغ ماؤف ہوکر رہ گیا، اب تک آنکھوں سے آنسو رواں ہے،

اللہ جل مجدہ آپ کے درجات کو ہر آن بلند فرمائے اور آپ کے فیضان کو اہل سنت پر قائم رکھے۔

طفیل احمد مصباحی

حضرت مولانا ظفر الدین برکاتی مصباحی مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ کنز الایمان، دہلی

ماہ نامہ کنزالایمان کا اگلا شمارہ حضرت تاج الشریعہ کی حیات و خدمات پر قلمی خراجِ عقیدت ہوگا۔

(روزنامہ انقلاب نئی دہلی، ۲۲/ جولائی)

مولانا محمد ارشاد نعمانی، نئی دہلی

ایک عالم دین کی موت، عالم کی موت ہوتی ہے یہ محاورہ آج اپنی اصلی اور حقیقی صورت میں ظاہر ہورہا ہے۔

(روزنامہ انقلاب نئی دہلی، ۲۲/ جولائی)

حضرت مولانا ارشد مصباحی صاحب

چیئرمین اعلیٰ حضرت فاؤنڈیشن یو۔کے و خطیب و امام تارتھ مانچسٹر جامع مسجد

حضور تاج الشریعہ کو عالمی سطح پر بہت عزت و احترام حاصل تھا، آپ کے عالم فضل اور زہدو تقویٰ کا ایک زمانہ معترف ہے، اللہ تبارک تعالیٰ آپ کے علمی اور روحانی فیوض و برکات کو عام فرمائے۔

(روزنامہ ممبئی اردو نیوز ۲۲/ جولائی)

حضرت مولانا عبدالحی نسیم القادری ڈربن، ساؤتھ افریقہ

بریلی شریف میں مرکز الدراسات الاسلامیہ جیسا عظیم ادارہ قائم کر کے آپ نے وہ خدمت انجام دی ہے، جسے ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

(روزنامہ ممبئی اردو نیوز ۲۲/ جولائی)

حضرت مولانا احسان اقبال رضوی، کولمبو، سری لنکا

اللہ تبارک و تعالی نے حضور تاج الشریعہ کو جو مقبولیت اور محبوبیت عطا فرمائی وہ اپنی مثال آپ ہے، آپ کے مریدین اور عقیدت مندوں کی تعداد کروڑوں میں ہے، آپ نے اس پرفتن دور میں مسلمانوں کو اسلام اور شریعت پر سختی کے ساتھ عمل پیرا رہنے کی تلقین اور تاکید فرمائی۔

(روزنامہ ممبئی اردو نیوز ۲۲/ جولائی)

پروفیسر فاروق احمد صدیقی صاحب
صدر شعبۂ اردو، بہار یونی ورسٹی

نبیرۂ اعلیٰ حضرت امام ا رضا حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اختر رضا خان قادری برکاتی علیہ الرحمہ کا انتقال پر ملال اہل سنت و جماعت کا ناقابل تلافی نقصان ہے، وہ جس پایہ کا علم وفضل رکھتے تھے ہند و پاک میں بظاہر اس کی کوئی نظیر نظر نہیں آتی،وہ تقویٰ وطہارت کے ساتھ ساتھ بلند پایہ مصنف بھی تھے۔ عربی اور اردو میں ان کی متعدّد کتابیں ہیں جن سے آنے والی نسلیں بھی مستفید ہوتی رہیں گی،ان کی کثیر الجہات شخصیت کا سب سے نورانی پہلو یہ ہے کہ ان جیسی مقبولیت فی الارض کسی بھی عالم دین یا شیخ طریقت کو حاصل نہیں ہوئی، حالاں کہ خود خانوادۂ اعلیٰ حضرت میں علماو مشائخ کی کمی نہیں ہے،آپ کے جنازے میں لاکھوں لوگوں کی شرکت اپنے آپ میں ایک ریکارڈ اور ان کی عظمت و مقبولیت کا ثبوت ہے۔

(ہفت روزہ مسلم ٹائمز)

قاضیِ شریعت حضرت مولانا مفتی شمیم القادری

حضرت قاضیِ القضاۃ فی الہند حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اختر رضا قادری برکاتی علیہ الرحمہ کی اصابت و عزیمت اپنی مثال آپ تھی، جس سے آنے والی نسلیں بھی روشنی لیتی رہیں گی۔

(ہفت روزہ مسلم ٹائمز)

حضرت مولانا ابصار رضا قادری

صدر المدرسین دار العلوم غوثیہ برکاتیہ مسجد گھوبیر نگر

حضور تاج الشریعہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے علوم کے سچے وارث و پاسبان تھے، اب ان کے بعد کوئی ایسا نظر نہیں آرہا ہے، اللہ تعالیٰ ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔

(روزنامہ انقلاب دہلی ۲۲؍ جولائی)

حضرت مولانا سید قمر الدین صدر مدینہ مسجد، داس گارڈن

یوں تو دنیا سے ہر ایک کو جانا ہے؛ لیکن کچھ ایسی شخصیات ہوتی ہیں جن کے جانے کے بعد پورا عالم سوگوار ہو جاتا ہے، اور اس کی کمی سالوں سال محسوس کی جاتی ہے، انھی میں حضور تاج الشریعہ کی بھی ذات ہے جن کے وصال سے صرف بریلی ہی نہیں بلکہ پوری دنیاے سنیت سوگوار ہے۔

(روزنامہ انقلاب دہلی ۲۲/ جولائی)

حضرت مولانا شمشاد رضا نظامی صدر ایجوکیشنل رضا فاؤنڈیشن

موت العالم موت العالم،ہندستان کے معروف عالم دین تقویٰ و پرہیز گاری کی مثالی شخصیت خانوادۂ اعلیٰ حضرت بریلی شریف کے چشم و چراغ علامہ مفتی محمد اختر رضاخان ازہری میاں کا انتقال امت مسلمہ کا عظیم خسارہ ہے،موصوف بیک وقت عالم مفتی وفقیہ ہونے کے ساتھ ساتھ سلسلۂ قادریہ کے عظیم صوفی ہندستان کی باا‌ثر عالمی علمی شخصیت تھے، دور حاضر میں موصوف ہی کی شخصیت تھی جن کی پوری دنیا میں مریدین کی تعداد سب سے زیادہ ہے، جن میں علما کی اکثریت ہے موصوف علوم اسلامیہ میں مہارت تامہ کے ساتھ اور بھی علوم وفنون میں ماہر تھے اور امام زماں کی حیثیت رکھتے تھے، اللہ حضرت موصوف کے درجات کو بلندی عطا فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلی مقام عطا فرمائے۔

(روزنامہ انقلاب دہلی ۲۲/جولائی)

حضرت مولانا قاری محمد نعیم الدین قادری

نائب پرنسپل جامعہ عربیہ رحمانیہ ، رحمن گنج، بارہ بنکی

کلمات تعزیت

آؤ جانے سے پہلے ہمیں دیکھ لو! پھر نہ کہنا کہ اختر میاں چل دیے

موت ایک ناقابل انکار حقیقت ہے،جس پر دنیا کا ہر انسان کامل یقین رکھتا ہے،خواہ ان کا تعلق کسی بھی مذہب و ملت یا کسی بھی خطے اور قبیلے سے ہو۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ دنیا میں کچھ ہی ایسی نابغۂ روزگار شخصیات ہوتی ہیں جن کی موت پر سارا عالم ماتم کناں،آہ و فغاں،ہر دل درد سے افسردہ،ہر فکر غم سے پژمردہ ہو،جن کی جدائی ایک مرید و معتقد کے لیے داستانِ غم کا مصداق ہوا کرتی ہے اور جن کی موت کاغم سارا عالم محسوس کر کے خون کے آنسو روتا ہے۔جن کی دینی،علمی،دعوتی،تبلیغی،اصلاحی،مذہبی،سیاسی اور سماجی خدمات کو تاریخ میں نمایاں مقام حاصل ہوتا ہے۔انھیں میں ایک معتبر،مستند نامور عالم،فاضل،محقق،

مفسر، محدث، فقیہ، ادیب، خطیب، ولی، صوفی، زاہد اور عابد کو دنیا تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضاخان ازہری کے نام سے گردانتی ہے۔

ایسے افردا صدیوں میں جنم لیتے ہیں، جو عہد ساز ہوں اور جن پر پوری جماعت کو ناز ہو، انھیں خدا رسیدہ بندوں کی موت کا تذکرہ کرتے ہوئے حضور رحمت عالم ﷺ نے فرمایا: " موت العالم موت العالم " ایک عالم کی موت پورے جہان کی موت ہوتی ہے، موت کا دن مقرر و متعیّن ہے، اس لیے اس دنیا سے جانے والے وقت متعیّنہ پر اس فانی دنیا کو الوداع کہہ جاتے ہیں؛ مگر ان کے فیوض و برکات سے کروڑوں لوگ رہتی دنیا تک مستفیض ہوتے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔

۲۰/ جولائی/ ۲۰۱۸ء کی شام لکھنؤ سے واپسی پر مدرسہ پہنچنے والا ہی تھا کہ ۷:۴۰ پر میرے موبائل میں ایک جان لیوا گھنٹی بجی، فون اٹھانے پر میرے ایک شاگرد قاری محمد رضا نے کلیر شریف سے یہ جان کاہ خبر دے کر یہ تصدیق چاہی کہ کیا تاج الشریعہ اس دنیامیں نہیں رہے؟ یہ سن کر میں حواس باختہ ہو گیا اور فوراً ہی مفتی نشتر فاروق (ایڈیٹر ماہنامہ سنی دنیا بریلی) کو فون کیا، جیسے ہی آپ نے کال اٹھایا تو میں نے تحقیق کے لیے مفتی صاحب قبلہ سے حضور تاج الشریعہ کے متعلق دریافت کیا، جواب میں مفتی صاحب قبلہ کے رونے کی آواز آ رہی تھی اور بھرائی

ہوئی آواز میں کہا کہ حضور تاج الشریعہ عالم جاودانی کی طرف چل بسے۔اتنا سننا ہی تھا کہ نظروں کے سامنے اندھیرا چھا گیا، دل بیٹھنے گا، آنکھوں سے آنسوؤں کے سیل رواں جاری ہوگئے،اس روحانی مرشد و مربی کا سایہ سر سے اٹھتے ہی یتیمی کا احساس ہونے لگا اور اس خیال میں گم ہو گیا کہ جن چہروں کا جمال قریب سے دیکھا کرتا تھا،اب اس چاند کو کہاں سے دیکھ پاؤں گا۔

تھوڑی ہی دیر میں احباب کے فون کا سلسلہ دراز ہوگیا،چند ہی لمحوں میں یہ خبر ساری دنیا میں گشت کر گئی،میں نے اپنی زندگی میں کسی خبر کواتنی تیزی سے پھیلتے ہوئے نہیں سناتھا،کسی کو بھی یقین نہیں ہورہا تھاکہ سچ میں تاج الشریعہ اب نہیں رہے لیکن پے در پے فون اورسوشل میڈیا کی تائید و تصدیق نے اس خبر کو صادق بنا دیا۔قانون الٰہی اور موت کی حقانیت کو تسلیم کرتا ہوا زبان سے کلمہ استرجاع ادا کیا۔انا للہ وانا الیہ راجعون

۲۱رجولائی کو تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کی روح کو ایصال ثواب کے لیے ہمارے جامعہ کے طلبہ،اساتذہ اور اراکین نے مل کر قرآن خوانی کا اہتمام کیا بعدہ محفل کا انعقاد ہوا،منقبت اورتعزیتی کلمات کی ادائیگی کے بعد حضور تاج الشریعہ کی بلندی درجات کی دعا کی گئی۔

راقم محمد نعیم الدین قادری جامعہ عربیہ رحمانیہ ،رحمٰن گنج کے اساتذہ،اراکین، طلبہ کی جانب سے مخدومِ گرامی حضرت علامہ عسجد رضا خان صاحب قبلہ مدظلہ العالی کی بارگاہ میں تعزیت پیش کرتا ہے اور دعاگو ہے کہ مولائے کریم اپنے حبیب ﷺ کے صدقے مخدومِ گرامی کو حضور تاج الشریعہ کا سچا جانشین بنائے اور اہل سنت کی قیادت کے لیے آپ کے دست و بازو کو مستحکم و مضبوط فرمائے، تائید غیبی سے آپ کو راہ نمائی حاصل ہو۔

آمین بجاہ النبی الامین الکریم ﷺ

عرش پر دھومیں مچیں وہ مومن صالح ملا

فرش سے ماتم اٹھے وہ طیب و طاہر گیا!!!

ہو سکے تو دیکھ اختر باغ جنت میں اسے

وہ گیا تاروں سے آگے آشیانہ چھوڑ کر!!

شریکِ غم

محمد نعیم الدین قادری

حضرت مولانا خورشید احمد خاں برکاتی خطیب و امام بیسل پور جامع مسجد

ملت اسلامیہ ہند ایک قدیم ترین مرکزی شخصیت کے وجود ظاہری سے محروم ہوگئی۔ یہ ایک ایسی محروی ہے جس کی تلافی صبح قیامت تک ممکن نہیں ہوسکتی۔

(روزنامہ انقلاب دہلی ۲۲/جولائی)

حضرت مفتی محمد معین الدین رضوی
شیخ الحدیث جامعہ معین العلوم سرکار کلاں، احمد آباد، گجرات

نحمدہ نصلی علی رسولہ الکریم

۲۰؍ جولائی؍ ۲۰۱۸ء بروز جمعہ بعد نماز مغرب اوراد و وظائف سے فارغ ہی ہوا تھا مولانا احمد رضا قادری نے فون میں بتایا کہ تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خاں قادری ازہری صاحب انتقال فرما گئے، بمشکل استرجاع پڑھا۔

حضور تاج الشریعہ خانوادۂ رضویہ کے نامور فرد تھے۔ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے سلسلۂ علمی و روحانی کے اہم ستون تھے، حضور حجۃ الاسلام کے مظہر اور حضور مفتی اعظم ہند کے جانشین تھے، ۱۹۸۱ء میں شہزادۂ امام احمد رضاخان قادری حضور مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضاخاں قادری علیہ الرحمہ کا وصال ہوا تو آپ جانشین مفتی اعظم ہند قرار پائے۔

مولا کریم بطفیل نبی کریم ﷺ حضور تاج الشریع کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات کو بلند فرمائے، شہزادۂ تاج الشریعہ حضرت مفتی محمد عسجد رضاخاں صاحب کو اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

حضرت مولانا عامر رضا خاں

صدر المدرسین دار العلوم عربیہ قادریہ کریم گنج، پورن پور

علم کا کوہِ گراں، راز دار تصوف وطریقت ، شریعت اسلامی کا تاج زریں، اسلاف اہلِ سنت کی روحانیت کا وارث حقیقی ہمارے درمیان سے چلا گیا ہے جس کی عدم موجودگی تادم آخر ہمیں بے تاب و بے قرار کرتی رہے گی۔

(روزنامہ انقلاب دہلی ۲۲/جولائی)

حضرت علامہ مولانا سید احمد صاحب مہتمم مرکزی ادارۂ شرعیہ، پٹنہ

یقیناً حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کا وصال عالم اسلام کا وہ عظیم خسارہ ہے جس کی تلافی ممکن نہیں،آپ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے، بزمِ علم و عرفان میں آپ کی ذات ایک ایسی روشن شمع کی مانند تھی جس سے ایک عالم مستفید ہوتا رہا اور اپنا قبلہ و کعبہ درست کرتا رہا،آپ کی موت ایک عالَم کی موت ہے ، آپ ایک زندہ ولی تھے،آپ سے بے شمار کرامتوں کا ظہور ہوا،خدانے آپ کوعلم کی ایسی دولت عطا فرمائی تھی کہ آپ کی علمی صلاحیت کی بنیاد پر آپ کو مصر میں فخرازہر کاعظیم ایوراڈ دیا گیا تھا۔

(روزنامہ فاروقی تنظیم رانچی ۲۲/جولائی)

مفتی عرفان رضا مصباحی

استاد صاحب جامعہ حنفیہ سنیہ مالیگاؤں

حضور تاج الشریعہ اسوۂ حسنہ کے پیکر اور پوری سنیت کے وقار کی علامت تھے علمی بلندی یہ کہ لا ینحل مسائل میں اکابر مفتیان کرام آپ کی بارگاہ میں رجوع کرتے اور تشفی بخش حل پاتے۔

(روزنامہ صحافت ممبئی ۲۵/جولائی)

حضرت قاری محمد اسمٰعیل اشرفی صاحب
بزم آرائش رضا، رضا ایجوکیشنل ویلفیئر سوسائٹی ، خوش آمد، پورہ، مالیگاؤں

اب انھیں ڈھونڈ چراغِ رخ زیبا لے کر

عالم اسلام و دنیاے سنیت میں یہ روح فرسا و جاں گسل خبر سن کر آنکھیں اشک بار اور دل بار بار روتا رہا، اور زبان انا للہ پڑھتی رہی، کہ سید الایام جمعۃ المبارکہ کی گذرتی ساعتوں میں عالم اسلام کا زہد وتقویٰ وطہارت کا پیکر اور شریعت مطہرہ کا حامل و عامل اور پاسباں، مقتداے اہلِ سنت، نبیرۂ اعلیٰ حضرت، جانشینِ مفتی اعظم ہند، دنیا جسے ''حضور تاج الشریعہ'' اور ''حضرت ازہری میاں'' کے نام و القاب سے یاد کرتی ہے، وہ شریعت کا نورانی پیکر، شریعت و طریقت نیز رشد و ہدایت اور خانوادۂ رضویت کا روشن آفتاب، غروب آفتاب کے وقت بریلی شریف میں غروب ہو گیا، انااللہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری بریلوی علیہ الرحمہ کا وصال عالم اسلام و دنیاے سنیت کا عظیم علمی نقصان اور نا تلافی خلا واقع ہوا ہے، حضور تاج الشریعہ کی شخصیت ہر مقام پر مرکزیت و قائدانہ مراتب حاصل کیے ہوئے تھی، آپ کے فتاویٰ حرف آخر ہوا کرتے تھے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی کے وصال کے بعد سے جاری صد سالہ دور میں دو عظیم المرتبت شخصیتوں کا جنازہ تاریخ ساز رہا ہے، ایک حضور مفتی اعظم ہند، تاجدار اہلِ سنت حضرت مفتی مصطفیٰ رضا خان قادری نوری بریلوی جن کا وصال ۱۹۸۱ء میں ہوا تھا، اردو ٹائمز بمبئی کی اخباری رپورٹ کے مطابق اس وقت ۲۵/لاکھ مریدین وعقیدت مندوں نے شرکت کی تھی، اور آج حضور تاج الشریعہ حضرت مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے نمازجنازہ میں ایک محتاط اندازے کے مطابق اخبار کی رپورٹ ۵۰/ لاکھ عاشقوں کی شرکت سے ۳۷/سال پیچھے حضور مفتی اعظم ہند کے جنازۂ مبارکہ کی یاد تازہ ہوگئی۔

"موت العالم موت العالم" کی تشریح اور" بستی بستی قریہ قریہ، تاج الشریعہ تاج الشریعہ" کا جو دل نوازعشق بھرانعرہ لگتا رہا، اس کی مکمل تفسیر عملی صورت میں بریلی کی دھرتی پرنظرآئی،جو دنیا والوں کو پیغام مل گیا کہ اہل سنت کا مرکز بریلی ہے اور یہی ہمارا مرکزعقیدت بھی ہے،عصر حاضر میں قبولیت فی الارض کی ایک بہترین مثال حضور تاج الشریعہ کی ذات گرامی ہے، ان کی زندگی کے لمحات کو ہم جس زاویے سے دیکھیں وہ ہمیں علم و عرفان مخزن رشد و ہدایت کا منبع اور خلوص وللّٰہیت کاعظیم شاہ کار نظر آتے ہیں،وہ دار فانی سے عالم باقی کی طرف کوچ کرگئے اور ہم سنیوں کو داغ مفارقت دے گئے۔ایسی شخصیات صدیوں میں پیدا ہوا کرتی ہیں۔اب زمانہ مدتوں رویا اور انھیں ڈھونڈا کرے،مولا تبارک وتعالیٰ آخرت

کی پہلی منزل قبر سے لے کر آخرت کی تمام منزلوں میں علامہ مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری میاں علیہ الرحمہ کی ہر ساعت اور ہر لمحہ نور علی نور اور رحمتوں سے بھر پور بناتا رہے۔

خدا رحمت کندایں عاشقان پاک طینت را

قاضی اہل سنت مفتی واجد علی یار علوی

شیخ الجامعہ جامعہ حنفیہ سنیہ مالیگاؤں

تاج الشریعہ کی رحلت سے دنیاے اہل سنت کا جو علمی نقصان ہوا ہے اس کی تلافی ناممکن ہے۔ اللہ حضرت کے جملہ پسماندگان، محبین اور مریدین کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔

(روزنامہ صحافت ممبئی ۲۲/ جولائی)

خلیفۂ تاج الشریعہ حضرت مولانا محمد شاکر القادری حنفی
خادم رضوی دارالافتاء دارالعلوم فیضان تاج الشریعہ سوینہ، اودے پور، راج

باسمہ تعالیٰ

اہل سنت کے روح رواں چل دیئے

۷؍ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ - ۲۰؍جولائی ۲۰۱۸ء کو بعد مغرب فون پہ کال آنی شروع ہوئی، نماز سے فارغ ہو کر فون اٹھایا، تو درد بھری آواز مرکز اہل سنت بریلی شریف سے ہی تھی کہ امام زماں، عاشق شہ کون ومکاں، پیشوائے اہل سنت، وارث علوم اعلیٰ حضرت، پرتوِ حجۃ الاسلام، جانشین مفتی اعظم، شہزادۂ مفسر اعظم، قاضی القضاۃ، محقق دوراں، سند الفقہاء، استاد العلما والشعراء، امام المشائخ وقطب الارشاد، حضور سیدی سندی تاج الشریعہ علیہ الرحمہ وصال فرماگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

اس خبر سے دل وجاں پہ ایسی بجلی گری جو بیان سے باہر ہے، آہ وہ ہم غربائے اہل سنت کو چھوڑ کر چلے گئے جو خاندان اعلیٰ حضرت کی علمی و روحانی امانتوں کے حقیقی وارث و امین تھے۔

ہزاروں رحمتیں ہوں اے امیر کارواں آپ پر

حضور تاج الشریعہ بدرالطریقہ علیہ الرحمہ کا وصال دینی و علمی ملّی و فلاحی حلقوں کا عظیم خسارہ ہے اور نہ پُر ہونے والا خلا ہے، آپ اہل سنت و جماعت کے روح رواں، مسلک کے سرخیل، حق والوں کے دلوں کی دھڑکن تھے، ہندستان ہی نہیں بلکہ عالمی سطح کی علمی و باو قار پُر اثر شخصیت تھے، اس قحط الرجال کے دور میں ایسی عظیم المرتبت تاریخ ساز شخصیت نا پید ہیں آپ کا وصال ہونا، پوری امت مسلمہ کے لیے عظیم خسارہ ہے، آپ کی جدائی سے پورا عالم اسلام سوگوار ہے، آپ کی ظاہری زندگی، دین اسلام کی خدمت، شریعت کی اشاعت اور مسلک کے نشر کے لیے وقف تھی، اوروں کی موت موت ہے مگر حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی موت بھی ایک ہمہ گیر زندگی ہے، جو کئی جہات سے اوروں پہ ممتاز دکھتی ہے، آج سنیت سکتے میں ہے کہ ہمارا قائد نہ رہا؛ لیکن تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے دنیا سے تشریف لے جاتے وقت ہم سب کی قیادت کے لیے اپنا جانشین قائد ملت علامہ مفتی عسجد رضا مد ظلہ کی شکل میں عطا فرمایا، ہمارا لازمی کام یہ ہونا چاہیے کہ ہم سب قائد ملت مد ظلہ کے دست و بازو بن کر ان کی ہمت بڑھائیں اور مرکز و مسلک کی اشاعت میں مضبوطی کے ساتھ لگ جائیں، اور ہر فتنے کا جواب حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے کا م اور ارشادات و فرمودات سے دیں۔

اخیر میں دعا ہے کہ مولا تعالیٰ امام المشائخ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے درجات کو بلند فرمائے اور اپنے حبیب ﷺ کا پڑوس نصیب فرمائے اور پس ماندگان بالخصوص مفتی عسجد رضا خاں قادری مد ظلہ و اہل خاندان اور لواحقین کو صبر جمیل اجر جزیل عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

گدا اپنے کریم کا

خلیفۂ تاج الشریعہ محمد شاکر القادری حنفی

خادم رضوی دارالافتاء دارالعلوم فیضان تاج الشریعہ سوینہ، اودے پور، راج

مولانا منصور عالم تیغی اشرفی

مہتمم مدرسہ اسلامیہ غوثیہ تیغیہ تجوید القرآن

تاج الشریعہ بلند پایہ عالم دین تھے، ان کی رحلت سے ملتِ اسلامی کو عظیم خسارہ ہوا ہے جس کا نعم البدل عصر حاضر میں ممکن نہیں ہے۔تاج الشریعہ ملک کے نامور مذہبی پیشوا تھے، ان کی راہ نمائی قابلِ ستائش تھی،پوری زندگی علمی و فکری خدمات میں گزاری، ملک و بیرون ملک کے فرزندان توحید کو ان کی سرپرستی حاصل تھی۔

حضرت مولانا انوار احمد نظامی

سرپرست اعلیٰ دارالعلوم عزیزیہ میسور

ملت اسلا می آج ملت کے ایک درخشاں ستارے سے محروم ہو چکی ہے، مرحوم کی اعلیٰ صفات ان کی دینی خدمات کا خاکہ لفظوں میں بیان کرنا محال ہے ، جنھوں نے اپنی ساری زندگی مذہب اسلام کی اشاعت کے لیے صرف کردی۔ اللہ سے ہم تمام دعا گو ہیں کہ اللہ پاک اپنے پیارے حبیب حضرت محمد ﷺ کے صدقے مرحوم کے درجات کو بلند کرے اور ان کے فیضانِ روحانی سے ساری سنیت کو مستفیض فرمائے اور ہم تمام کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔

(روزنامہ عالمی سہارا بنگلور ۲۳؍جولائی)

مولانا محمد یعقوب علی خان قادری

بانی و مہتمم مدرسہ ابراہیمیہ جامعۃ القرآن، و خطیب و امام مسجد خلیل اللہ

حضرت مولانا محمد اسمٰعیل رضا معروف بہ تاج الشریعہ علامہ محمد اختر رضا خان قادری ازہری بریلوی اعلیٰ حضرت کے علوم و افکار کے نقیب و نگاہ بان اور عاشقانہ اردو نعتیہ شاعری کے نمائندہ تھے، یہ تسلیم شدہ حقیقت ہے لیکن ہمارے نزدیک ان کی یہ خوبی زیادہ قابل ذکر ہے کہ جب تک ان کی آنکھوں کی بینائی کام کرتی رہی، تب تک وہ بڑی پابندی سے مزار اعلیٰ حضرت سے متّصل اپنے محلہ کی مسجدِ رضا میں با جماعت نماز ادا کرتے اور نماز کی پابندی کرنے والے علمائے کرام ہمیں دل سے پسند ہیں اور انھی کو علمائے دین ہونے ، کہنے اور کہلانے کا حق بھی حاصل ہے، اسی طرح اب اس بات کو سمجھنے میں دقت نہیں ہوگی کہ ایک عالمِ دین کی موت دنیا کی موت ہوا کرتی ہے، اس لیے ہمیں بہت دکھ ہے کہ آج سوادِ اعظم اہل سنت و جماعت کا معروف و مقبول نمائندہ دنیا سے چلا گیا؛ لیکن یہ قانون قدرت کے تحت ہوا ہے، اس لیے ہم صبر و شکر کے ساتھ اپنے قادرِ مطلق کی

بارگاہ میں دعا گو ہیں کہ ہمیں ان کا نعم البدل عطا فرمائے ، ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات کو بلند فرمائے۔

تاج الشریعہ ذاتی طور پر شریعت کے پابند تھے اور اپنے اکابر اعلیٰ حضرت و مفتیِ اعظم ہند کی طرح اسلام وسنیت کا موقف اور حکم بیان کرنے میں بے باک تھے اور یہی ان کی شخصی انفرادیت ہے۔

(روزنامہ عالمی سہارا بنگلور ۲۳؍جولائی)

حضرت علامہ الحاج قاضی محمد ظہیر الدین صاحب

قاضی شہر وصدر المدرسین الجامعۃ الاشرفیہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات، ہبلی

علامہ موصوف ایک عظیم گھرانے کے فرزند تھے، ان کا حلقۂ اثر انتہائی وسیع اور ملک و بیرون ملک کے لاکھوں لوگ ان کے حلقۂ ارادت میں شامل تھے، ان کی خدمات کا دائرہ بڑ ا مضبوط تھا، ان کی وفات حسرت آیات یقیناً جماعت اہل سنت کے لیے عظیم خسارہ ہے۔

حضرت تاج الشریعہ کی موت ایک شخصیت کی موت نہیں بلکہ ایک عالم کی موت ہے، ان کی وفات کام ان کے اہل خانہ اور صرف ان کے ارادت مندوں کام نہیں بلکہ پوری جماعت اہل سنت کاغم ہے۔اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہےکہ حضرت علامہ موصوف کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عنایت کرے، ان کے تمام حسنات کو صدقۂ جاریہ بنائے، ان کے اہل خانہ، تمام محبین و معتقدین اور جملہ جماعت اہل سنت کے قلوب کو صبر جمیل سے بھر دے اور ان کا بہترین خلَف عطا کرے۔آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

(روزنامہ عالمی سہارا بنگلور ۲۳؍ جولائی)

حضرت مولانا جاوید چشتی صاحب

جولوگ اللہ تعالی کی یاد میں کھو جاتے ہیں پروردگار عالم اسے بے نام نہیں رہنے دیتا، بلکہ وہ اسے ایسی شہرت اور عزت و وقار عطا کر دیتا ہے کہ اہل جہاں اسے دیکھ کر یہ کہنے پر مجبور ہوجاتے ہیں کہ بےشک یہ پروردگار کا فضل وانعام ہے، یہ بھی پروردگار کا ایک خاص فضل ہی ہے کہ وہ اپنی بنائی ہوئی زمین کو نیک بندوں سے خالی نہیں رکھتا، جس کی روشن مثال موجودہ وقت کے حضور تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خاں علیہ الرحمہ کی ذات ہے۔

(ماخوذ از روزنامہ انقلاب)

حضرت قاری نیاز احمد نائب ناظم جامعہ حنفیہ رضویہ، قلابہ

تاج الشریعہ کا وصال دنیاے سنیت کا ایسا خسارہ ہے جس کی بھرپائی بظاہر مشکل نظر آرہی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سنیوں کو آپ کا بدل عطا فرمائے۔

(روزنامہ انقلاب ممبئی ۲۲/ جولائی)

حضرت مولانا سید سراج اظہر سربراہِ اعلیٰ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم

ادارۂ ہذا میں تین دن کے لیے تعلیمی سلسلہ موقوف رکھنے کا اعلان کیا گیا ہے اور اعلان کیا گیا ہے کہ ان ایام میں حضرت کے لیے زیادہ سے زیادہ ایصال ثواب کیا جائے حضور تاج الشریعہ کے جانے سے ایک علمی اور تحقیقی عہد کا خاتمہ ہوگیا۔

(روزنامہ انقلاب ممبئی ۲۲/ جولائی)

حضرت مولانا سید جاوید نقشبندی، دربار اہل سنت، میر درد روڈ، نئی دہلی

حضور تاج الشریعہ کے انتقال سے علم وادب اور اہل سنت کا جو خسارہ واقع ہوا ہے، اس کا پر ہونا بہت ہی مشکل نظر آرہا ہے، ہر دو شنبہ کے روز ہونے والی محفل اس بار حضور تاج الشریعہ کے نام منسوب ہوگی، جس میں حضرت کے لیے خصوصی دعا کرائی جائے گی۔

(روزنامہ انقلاب دہلی ۲۲/ جولائی)

مفتی منظم علی ازہر خطیب وامام جامع مسجد کردم پور

نبیرۂ اعلیٰ حضرت حضور ازہری میاں کی وفات ایک زریں علمی عہد کا خاتمہ، عالم سنیت کا ناقابل تلافی خسارہ ہے، جامعہ ازہر مصر سے نہ جانے کتنے علما و فضلا فارغ ہوکر خود پر ناز کر رہے ہیں؛ لیکن تاج الشریعہ کی وہ ذات ہے جس پر جامعہ ازہر ناز کر رہی ہے۔

(روزنامہ انقلاب دہلی ۲۲/ جولائی)

حضرت مولانا سلیم رضا خان نوری صاحب

خطیب و امام جامع مسجد بیگم صاحب، رسیا خان پور

حضور تاج الشریعہ کو ایک عہد ساز شخصیت تھے

برصغیر کے مسلمان امام اعظم ابوحنیفہ حضرت نعمان بن ثابت کے نائبِ عصر کے علمی وجود سے محروم ہوگئے،ان کی رحلت صرف ان کے مریدین ومتوسلین کے لیے ہی باعث غم نہیں، بلکہ عالم اہل سنت کے لیے بیش بہا خسارے کا باعث ہے۔ حضور تاج الشریعہ نے بیرون ممالک بالخصوص اسلامی ممالک میں ایمان و عقیدے کی (حفاظت کا اور) اہل بیت کے نظریات کو فروغ دینے کا جو کارہائے نمایاں انجام دیا، اس کی دوسری مثال اس دور میں نہیں ملتی۔

(روزنامہ انقلاب دہلی ۲۲/ جولائی)

حضرت قاری محمد مطیع الرحمٰن اشرفی مصباحی

ناظم اعلیٰ جامعہ مخدومیہ تیغیہ معین العلوم، مخدوم نگر، نام نگر، سمستی پور

مفتی اختر رضا خاں کا انتقال ملت اسلامیہ کے لیے عظیم خسارہ ہے۔ انھوں نے جس طرح پیغام اعلیٰ حضرت کو فروغ دیا وہ قابل رشک ہے۔ آپ دنیائے سنیت میں امیر کارواں کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ افسوس صد افسوس پیغام اعلیٰ حضرت سے عوام و خواص کو روشناس کرانے والی اعلیٰ مرتبت شخصیت چل بسی، ان کے انتقال کی خبر جامعہ میں آتے ہی پورا ماحول افسردہ ہو گیا۔

(روزنامہ فاروقی تنظیم رانچی ۲۲/ جولائی)

حضرت مولانا محمد خبیر صاحب
دارالعلوم ضیاے مصطفیٰ، آباد کالونی

عالم اسلام کی عظیم شخصیت، رہبرراہ شریعت وطریقت،معارف اسرارعلوم حقیقت و معرفت،وارث علوم اعلیٰ حضرت،جانشین حضورمفتی اعظم حضور تاج الشریعہ مفتی محمد اخترضاخان قادری ازہری کی رحلت ملت اسلامیہ کے عظیم سرمایہ اور ایک زریں علمی عہد کا خاتمہ اوردنیاے سنیت کا ناقابل تلافی نقصان وخسارہ ہے۔آپ کی پوری زندگی اسلام وسنیت کی تحفظ و بقا،اصلاح امتِ مسلمہ اور مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج و اشاعت میں گزری،آپ علم وفضل میں یکتاے زمانہ، عالم ربانی،زہدوتقویٰ میں عصر حاضر کے بے مثال متقی و پرہیز گار تھے،آپ کے انتقال پر ملال سے ملت اسلامیہ میں ایک ایسا خلاپیدا ہوگیا ہے،شاید کہ وہ پر ہو سکے، اس حادث فاجعہ میں فقیر نوری مع اہل وعیال و جملہ احباب شہزادۂ حضور تاج الشریعہ علامہ عسجد میاں کے ساتھ شریک غم والم ہے۔

اللہ تعالیٰ حضور تاج الشریہ کے درجات کو بلندی و ان کانعم البدل اور عسجد میاں و جملہ اہل سنن کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(ماخوذ از اردو اخبار)

حضرت مولانا تحسین رضا قادری صاحب
دارالعلوم ضیاے مصطفیٰ، آباد کالونی، جنرل سیکریٹری رضا اسلامک مشن

بخدمت شہزادۂ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ حضرت علامہ الحاج الشاہ مولانا محمد عسجد رضا خاں صاحب قادری دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

سرکار حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے ارتحال پر ملال کی خبر ملتے ہی دل بے قرار ہوگیا، بے ساختہ زبان سے ''اناللہ وانا الیہ راجعون'' نکلا، آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا، یہ حقیقت اپنی جگہ پر ہے کہ آفتاب غروب ہوا کرتا ہے، فنا نہیں ہوتا، اور غروب ہو کر بھی جس دنیا سے غروب ہوتا ہے وہاں چاند ستاروں کے ذریعے اپنی روشنی پہنچایا کرتا ہے، گویا اس کا ربط اس دنیا سے ختم نہیں ہوتا۔ یہ اور بات ہے کہ پہلے بے واسطہ فیضان نور کررہا تھا اور اب بذریعہ واسطہ و توسل، یہ حقیقت بھی اپنی جگہ پر ہے کہ آفتاب کا یہ غروب بھی اعتباری ہے، جسے ہم اپنی دنیا کا غروب کہتے ہیں، وہ کسی اور دنیا کا طلوع ہے، اس بات کی صداقت و حقانیت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ نفس الامر میں آفتاب ہمیشہ نصف النہار پر رہتا ہے، خواہ وہ

ہمارا نصف النہار ہو یا کسی اور کا، اس دنیا کا نصف النہار ہو یا اس دنیا کا؛ مگر یہ حقیقت بھی ناقابل انکار ہے کہ جب آفتاب غروب ہوتا ہے تو ساری دنیا پر غم و الم کا اندھیرا چھاجاتا ہے، دل کی زبان حال پکاراٹھتی ہے کہ میرے آفتاب مجھے یقین ہے کہ تو میری دنیا سے غروب ہوکر کسی اور دنیا کے نصف النہار پر ضیا باریاں کررہا ہے؛ لیکن تیری جدائی سے یہ جو اندھیرا چھا گیا ہے، اسے کیسے دور کیا جائے، آسمان تو ستاروں سے بقعۂ نور بنا ہوا ہے؛ لیکن زمین کے ذروں میں تابانی کہاں سے لائی جائے، تو نے چاند کے ذریعہ فیضانِ نور کیا تو ہمیں چاندنی ملی جو ہماری نگاہوں کا نور اور دل کا سرور بنی؛ لیکن تیرے رہنے سے ذروں میں جو تابانی تھی، وہ نظر نہیں آتی، حقیقت تو یہی ہے:

سحر کے جلوے نہ ہوں گے پیدا، ہزار چمکا کرے ستارے
طلوعِ خورشید ہی سے آفاق کو نئی زندگی ملے گی!!!

یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ جانے والا علم و فضل کا آفتاب نیم روز، خاندان رضویہ کا باوقار شہزادہ و چشم و چراغ اور وارث علوم اعلیٰ حضرت اور اپنے آباو اجداد کی یہی سچی یادگار تھی کہ اسے دنیا تاج الشریعہ کہنے پر مجبور ہوگئی؛ اس لیے کہ حقیقتیں ہیں جو روزِ روشن کی طرح ظاہر ہیں؛ لیکن اتنا کہے بغیر جی نہیں مانتا کہ اللہ

جانے اس امت مسلمہ کی آزمائش کی انتہا کیا ہے؟ جو اپنے سچے بہی خواہوں اور راہ نماؤں سے محروم ہوتی جارہی ہے۔

جو بادکش تھے، پرانے ور اٹھتے جاتے ہیں
کہیں سے آب بقائے دوام لا ساقی!!!!!

میرے مخلص و کرم فرما حضور علامہ عسجد رضاصاحب قادری! آپ اپنے شفیق والد سے جدا ہو گئے اور قوم مسلم اپنے ایک مہربان راہ نما سے، مگر غم و الم کی اس تاریکی میں بھی یہ تصور ہمارے دل و دماغ کے لیے اطمینان بخش ہے کہ ہم تو اپنے جانے والے سے دور ہو گئے لیکن ہمارا جانے والا آج بھی ہم سے قریب تر ہے،آپ پراس کافیضان خاص ہوگا، اور آپ لوگ ان شاءاللہ آسمان علم و ہدایت پر نجم و قمر بن کر ضرور چمکیں گے۔

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں فقیر قادری ازہری ، غلام تاج الشریعہ محمد تحسین رضا غفرالہٗ کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے والدمحترم کا سچا جانشین بنائے اور آپ کے ذریعہ ساری قوم آپ کے والدمحترم کے فیضان سے فیضیاب ہوتی رہے،فقیر راقم الحروف آپ کو اور جملہ متعلقین کی خدمات میں کلمات تعزیت پیش کرتاہے۔ اور دعا گو ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ ترین مقام عطا فرمائے، اوران کے اخلاف کے

ذریعہ ان کے فیضان کو ہم میں جاری رکھے اور آپ کو نیز اہل خاندان کو اور ہم سب کو صبر جمیل اجر جزیل عطا فرمائے۔

آمین بجاہ حبیبک سید المرسلین علیہ افضل الصلاۃ و التسلیم

غم زدہ

تحسین رضا قادری، کان پور

۱۰؍ ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ

حضرت مفتی محمد اظہر حسین شارق مصباحی ادارۂ شرعیہ، پٹنہ

بلاشبہ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے سانحۂ ارتحال سے آج ہر آنکھ نم، ہردل مضطرب اور ہر روح بے چین نظر آرہی ہے۔آج دنیاے سنیت اپنے اس عظیم محسن سے محروم ہوگئی جو تقویٰ میں اگر مفتیِ اعظم ہند کا پرتو تھاتو علم و عرفان میں اپنے دادا حضور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کاعکس۔

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی

اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

(روزنامہ فاروقی تنظیم رانچی ۲۲/ جولائی)

حضرت مولانا صابر رضا رہبر مصباحی

سب ایڈیٹر: روزنامہ انقلاب، پٹنہ

وہی چراغ بجھا جس کی لو قیامت تھی

۲۰؍ جولائی ۲۰۱۸ء کی شام یہ خبر بجلی بن کر گری کہ سیدی مرشدی ،ادیب ومحقق تاج الشریعہ علامہ مفتی اختر رضا خاں قادری علیہ الرحمہ نہیں رہے،سوشل میڈیا پر آئی اس خبر کی تصدیق مولانا سلیم بریلوی استاد منظر اسلام بریلی شریف سے کرنے کے بعد لگا دل پہلو میں نہیں ہے،حواس جاتے رہے اور داغ یتیمی ایک بار پھر گلے پڑ گیا،مرشد کے جدا ہونے کا غم کچوکے لگانے لگا،فون کی گھنٹیاں تھمنے کی نام نہیں لے رہی تھیں،لوگ اس احقر سے مرشد کی دائمی جدائی کی خبر کی تصدیق چاہ رہے تھے،مگر یہاں زبان ساتھ دینے سے قاصر تھا،لوگوں کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا، وہاٹس اپ ،ٹیلی گرام اور فیس بک پر ان کے وصال کی خبریں مشتہر ہونے کے بعد بھی یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا،مگر قلب مضمحل کو یہ صدمہ برداشت کرنا پڑا کہ سیدی مرشدی تاج الشریعہ اب ہمارے بیچ نہیں رہے۔

انا للہ وانا لیہ راجعون

حضرت مولاناصابر رضارہبر مصباحی

سب ایڈیٹر:روزنامہ انقلاب،پٹنہ

عالم اسلام کی عظیم شخصیت حضرت تاج الشریعہ فخر ازہر مفتی علامہ اختر رضا خان قادری بریلوی علیہ الرحمہ کا وصال ہوگیا ہے۔

ع

ڈھونڈتے ڈھونڈتے اس دہر میں تھک جاؤ گے
ایسا مرشد نہ زمانے میں کہیں پاؤگے

رہبر مصباحی

حضرت تاج الدین رضوی اسلمی

بانی و مہتمم الجامعۃ القادریہ گلشن رضا جالے تھانہ روڈ

ملک و ملت کا نا قابل تلافی نقصان ہوا ہے جس کی تلافی برسوں ممکن نہیں، دور حاضر میں حضور تاج الشریعہ ہی علوم اعلیٰ حضرت کے سچے نمائندہ تھے انھوں نے اخیر وقت تک مذہب کے معاملہ میں کسی طرح کا سمجھوتہ نہیں کیا، اللہ تبارک تعالیٰ حضرت کے درجات کو بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

(روزنامہ ممبئی اردو نیوز ۲۴/ جولائی)

مولانا حافظ وقاری افروز عالم رضوی امجدی

نائب مہتمم الجامعۃ القادریہ گلشن رضا جالے تھانہ روڈ

حضور تاج الشریعہ کے وصال سے ملک و ملت کا ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے، آج پوری دنیاے سنیت مایوس اور غم زدہ ہے، ہر آنکھیں نم ہیں، ماحول نم دیدہ ہے، جس طرف نظر ڈالیں چہرے کا رنگ افسوس و غم میں مبتلا ہے۔حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا قادری کی رحلت ایک زریں عہد کا خاتمہ ہے۔ہمارا پورا ادارہ غموں کے سمندر میں ڈوب گیا،ایسا لگا جیسے پاؤں تلے زمین کھسک گئی ہو، یقین ہی نہیں ہورہا تھا کہ حضور تاجِ شریعت ہمارے درمیان نہیں ہیں۔دورحاضر میں ایسی محتاط شخصیت جوتقویٰ و شرع کی خوگر تھی، چراغ لے کر ڈھونڈ نے پر بھی نہیں ملتی، آپ فقیہ،بے مثال شیخ، بے نظیر مفتیِ ہندستان کے ساتھ ساتھ قاضیِ القضاۃ جیسے اعلیٰ و ارفع عہدے پر متمکّن تھے۔

(روزنامہ ممبئی اردو نیوز ۲۴؍جولائی)

حضرت مولانا غلام مصطفیٰ قادری

بانی ومہتمم جامعہ کنز الایمان، بنگلورو

عالم اسلام کے عظیم عالم ومفتی، رضویوں کی جان، اہلِ سنت کی پہچان، حضور تاج الشریعہ کا وصال پوری دنیائے سنیت کے لیے ناقابل تلافی نقصان ہے۔ حضرت کے علمی کمالات تو اپنی جگہ۔ان کا چہرہ ہی مبلغ تھا۔کہیں جانے پر تعارف کرانے کی ضرورت نہیں ہوتی تھی۔فی زمانہ علم و تقویٰ میں اپنی مثال آپ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے شمار خوبیوں کا مالک بنایا تھا، دنیا کے ہر میدان میں اپنی قابلیت اور خدا داد صلاحیت سے لوگوں کو مسحور فرمایا۔

(روزنامہ راشٹریہ سہارا بنگلور ۲۴؍جولائی)

حضرت مولانا مقبول احمد نظامی آمری

ٹرسٹی مرکزی تنظیم اہل سنت وجماعت میسور

عالم اسلام کے متماز مفکر شخصیات میں حضرت مفتی اختر رضا خاں ازہری علیہ الرحمہ کا شمار ہوتا ہے، مرحوم نے اپنی ساری زندگی دینی کاموں صرف کردی۔

(روزنامہ سالار بنگلور ۲۴ر جولائی)

مولانا اقلیم رضا مصباحی، نئی دہلی

حضور تاج الشریعہ عربی زبان و ادب پر کامل دسترس رکھتے تھے۔ آپ کی عربی دانی اور علوم میں مہارت کا اعتراف، دنیا کے بڑے بڑے اہلِ علم نے کیا ہے۔ آپ نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری کی کتابوں کے جو عربی زبان میں ترجمے کیے ہیں وہ آپ کی عربی زبان و ادب میں مہارت کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔

(روزنامہ انقلاب دہلی ۲۴؍ جولائی)

حضرت قاری نظر عالم رضوی
ناظم اعلیٰ مدرسۂ تبلیغیہ فیضان اعلیٰ حضرت بھٹنڈی شریف، ڈھولی، مظفر پور، بہار

وارثِ علوم فاضل بریلوی سچے جانشین حضور مفتی اعظم ہند علامہ تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خان کا وصال پورے اہل سنت میں غم کے ماحول کا باعث بنا، آپ کو اسلامی دنیا فراموش نہیں کر پائے گی، اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات میں بلندی عطا فرمائے۔

لیکن غم کے ساتھ ساتھ خوشی کا بھی احساس ہے کہ ہر خانقاہ اور مدرسے سے اظہار افسوس کیا جا رہا ہے۔ تمام تر پیغامات سے اتحاد و اتفاق کا اندازہ لگ رہا ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ اپنے حبیب کے صدقے قوم و ملت کے درمیان محبت و انسیت، اتفاق و اتحاد قائم فرمائے۔

تمام بزرگوں کے ساتھ ساتھ اس مرد خدا مفتی اختر رضا خاں معروف بہ تاج الشریعہ کو دنیاے اسلام فراموش نہیں کر پائے گی۔ اللہ تعالیٰ ان کے اور ان کے سلاسل کے فیوض و برکات سے مالا مال فرمائے ان کے اقارب، محبین، معتقدین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(ماخوذ از اردو اخبار)

حضرت مولانا غلام جیلانی مصباحی بانی و سربراہ اعلیٰ جامعہ نوریہ للبنات، مظفر پور

تاج الشریعہ حضرت علامہ الشاہ محمد اختر رضاخاں ازہری علیہ الرحمہ کے وصال پر ملال سے پوری جماعت اہل سنت میں اضطراب و بے چینی کی لہر دوڑ گئی، پورے ملک بلکہ پوری دنیا میں تعزیتی مجلسیں منعقد ہو رہی ہیں، اللہ نے حضرت ازہری میاں صاحب کو بے مثال شہرت و مقبولیت سے نوازا ہے، حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کا وصال ملک وملت اور جماعت اہلِ سنت کے لیے ایک بہت بڑا سانحہ ہے، اور ان کے وصال سے اہل سنت کے درمیان ناقابل تلافی نقصان پیدا ہوا ہے، وہ خانوادۂ رضا کے علمی چشم و چراغ، سواد اعظم اہل سنت و جماعت کے عظیم مقتدا اور پیشوا اور توصف و روحانیت کے تاج دار تھے، ان کی رحلت در حقیقت علم وفضل کے ایک درخشاں باب کا خاتمہ ہے، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی اور مفتی اعظم ہند کے علمی اور روحانی وراثتوں کے سچے وارث و جانشین تھے، علم وفضل، زہد و تقویٰ، توکل و بے نیازی، سادگی و سادہ مزاجی، تصوف و روحانیت میں اقران و معاصرین میں ممتاز و نمایاں نظر آتے ہیں، جن کے دینی، مذہبی، قومی، ملی، علمی اور فکری خدمات کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہے، متعدّد کتابیں آپ کی یادگار ہیں، اس کے علاوہ ان کی نعتیہ شاعری میں عشق و عرفان کا بہترین عنصر نظر آتا ہے۔

مصیبت کی اس گھڑی میں ہم خانوادۂ رضویہ جملہ افرو خصوصًا شہزادۂ حضور تاج الشریعہ حضرت عسجد میاں صاحب قبلہ اور حضرت کے دیگر پسماندگان اور مریدین و متوسلین محبین و متعلقین کے لیے دعاگو ہیں کہ اللہ ہم سب کو صبرواجر سے نوازے اور حضور ازہری میاں صاحب علیہ الرحمہ کے مراتب و درجات کو بلند سے بلند تر فرمائے اور اہل سنت کو ان کا بدل عطا فرمائے۔

حضرت مولانا انظار احمد خان رضوی شبنم بلواوی

سنی سینٹر امام احمد رضا عربک کالج، چترادرگہ، کرناٹک، انڈیا

بریلی سے موصولہ اطلاع کے مطابق ۲۰/ جولائی بروز جمعہ بوقت شام وارثِ علوم اعلیٰ، حضرت جانشین مفتی اعظم، قاضی القضاۃ فی الہند، تاج الشریعہ علامہ مفتی اختر رضا خان قادری ازہری میاں وصال فرما گئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کا وصال اہل سنّت و جماعت کا عظیم نقصان ہے۔آپ عالمی سطح پر قائد کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں۔آپ کا وصال اسلامی دنیا کا بہت بڑا نقصان ہے،آپ اعلیٰ حضرت کے نبیرہ اور حضور مفتی اعظم کے جانشین تھے، قاضی القضاۃ فی الہند کے منصب پر فائز تھے۔آپ نے دارالافتاء بریلی شریف کی مسند سے کثیر فتاویٰ جاری فرمائے۔ بریلی میں عظیم اسلامی یونیورسٹی قائم کی۔آپ کی نگرانی میں شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف ایک عرصے سے اسلامیان ہند کی شرعی رہنمائی کے لیے متحرک ہے ۔عربی، اردو،انگریزی میں متعدّد کتابیں تصنیف کیں۔ درجنوں کتبِ اعلیٰ حضرت کو عربی میں ترجمہ کیا۔نیز متعدّد کتب کو عربی سے اردو میں ترجمہ

کیا۔آپ عرب و عجم میں یکساں مقبول تھے۔ سلسلۂ قادریہ کی وسیع پیمانے پر اشاعت کی۔کروڑوں مریدین پوری دنیا میں پائے جاتے ہیں۔تقویٰ و استقامت میں بے نظیر اور اپنی مثال آپ تھے۔

خاک پاے تاج الشریعہ

انظاراحمدخان رضوی شبنم بلواوی سنی

سینٹر امام احمدرضاعربک کالج چترادرگہ کرناٹک انڈیا۔

ڈاکٹر محمد ظفر صادق، صدر مدرسہ نور الہدی، سیتامڑھی، بہار

مدرسہ نورالہدی کا خانوادۂ اعلیٰ حضرت سے گہرا تاریخی تعلق رہا ہے، حضور حجۃ الاسلام، حضور مفتی اعظم ہند، حضور مفسر اعظم ہند اور خود حضرت ازہری میاں نے پوکھریرا کی سرزمین کو قدوم میمنت لزوم سے شرف بخشا، اوران کی نوازشوں پر اس گاؤں اور مدرسہ کو فخر ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(ماخوذ از روزنامہ انقلاب)

حضرت مولانا وسیم اکرم مصباحی ازہری

حدیث کا مفہوم ہے جسے مسلمان نیک کہیں وہ نیک ہے اور جسے مسلمان براکہیں وہ براہے، آج ازہری میاں کے وصال پہ پوری دنیا کا سوگ اور غم واندوہ کی تصویر پیش کرنا آپ کے عظیم المرتبت اور مقبول بارگاہ الٰہی ہونے کے لیے کافی ہے۔

حضرت مولانا محمد شہباز عالم مصباحی، اسلام پور، اتر دیناج پور، مغربی بنگال

انتہائی حزن و الم کے ساتھ انجمن وابستگانِ سلاسلِ تصوف اور نارتھ بنگال اینڈ سیمانچل ڈیولپمنٹ موومنٹ کی جانب سے تاج الشریعہ حضرت علامہ اختر رضا خان ازہری میاں علیہ الرحمۃ و الرضوان کے وصال پر پوری دنیائے سنیت کو تعزیت پیش ہے۔

مولا کریم حضرت کے درجات بلند فرمائے، پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے علمی و تعلیمی مشن کو جاری و ساری رکھے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم.

شریکِ غم:

محمد شہباز عالم مصباحی، اسلام پور، اتر دیناج پور، مغربی بنگال

حضرت مولانا سلیم اختر بلالی

صدر المدرسین جامعہ اسلامیہ امانیہ لوام، دربھنگہ

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی ذات گرامی اہل سنت کے لیے ایک نعمت تھی اور آپ استقامت فی الدین کا کوہِ گراں تھے۔

(ہفت روزہ مسلم ٹائمز)

قاری غلام ربانی چشتی

الحاج تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خان ازہری میاں علیہ الرحمہ کا انتقال قوم وملت کا ناقابل تلافی خسارہ ہے جس سے علمی و ادبی حلقہ نہایت سوگوار ہے، پیکر عشق و رسالت گل گلزار اعلیٰ حضرت نے پوری زندگی دینِ متین کی خدمت میں صرف کی۔ آپ کو علم و فن،زبان و قلم پر دسترس خاندانی ورثہ میں ملا تھا،آپ نہایت خوش مزاج اور خوش گفتار تھے،نہایت سنجیدگی و متانت کے ساتھ گفتگو فرماتے تھے۔

تاج الشریعہ علم و عرفان کے کوہ ہمالہ تھے،مذہب وملت کی فلاح وصلاح آپ کا اہم مشن تھا۔

(روزنامہ تاثیر، پٹنہ ۲۹/ جولائی)

حضرت مولانا اکمل حسین رضوی مصباحی
استاد جامعہ فاروق اعظم مالیگاؤں ، ناسک ، مہاراشٹرا

تعزیت نامہ

۲۰/ جولائی/ ۲۰۱۸ء– ۷/ ذی قعدہ/ ۱۴۳۹ھ بعد نماز مغرب چند احباب کے ذریعہ یہ الم ناک خبر موصول ہوئی کہ شہزادۂ اعلیٰ حضرت جانشینِ مفتی اعظم ہند، علم و ادب کا کوہ ہمالہ، فخر ازہر، تاج شریعت، رہبر قوم ملت، الشاہ مفتی اختر رضا خاں قادری ازہری علیہ الرحمہ اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

یہ امر واقعی ہے کہ ہر مخلوق کو موت آنی ہے، اس سے کسی کو رستگاری نہیں، تاہم کچھ نفوس قدسیہ ایسی ہوتی ہیں جن کے جانے سے امت کا بڑا نقصان ہوتا ہے، بلا شبہ تاج الشریعہ کی ذات انھیں میں سے ایک تھی جن کے وصال سے علمی، ادبی اور روحانی حلقے میں ایک ایسا خلا پیدا ہوگیا ہے جس کی بھرپائی مستقبل قریب میں نظر نہیں آتی۔

آپ علوم اعلیٰ حضرت کے سچے وارث اور مفتی اعظم ہند کے لائق جانشین تھے، آپ کے فتویٰ سے جس قدر اعلیٰ حضرت کا تفقہ ٹپکتا تھا اسی قدر آپ کے تقویٰ میں مفتی اعظم ہند کے تقویٰ کا رنگ نمایاں نظر آتا تھا، آپ اپنے

مریدین، محبین، متوسلین اور عوام الناس میں کس قدر مقبول تھے، اس کا اندازہ آپ کی نماز جنازہ میں عاشقوں کے سیلابی ہجوم سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے خوب ہی فرمایا:

ایں سعادت بزور بازو نیست   تانہ بخشد خدائے بخشندہ

واقعی لاکھوں انسانوں کے دل میں اس قدر محبت پیدا کر دینا کسی انسان کے بس میں نہیں، یہ تو من جانب اللہ ہوتاہے ،یہ ایک خاص نعمت ہے جو اللہ رب العزت اپنے محبوب بندوں کو عطا کرتا ہے اور بلا شبہ حضور تاج الشریعہ اللہ کے محبوب بندے اور ولی تھے۔

قوم وملت کی اصلاح اور فلاح و بہبود کی خاطر جو خدمات آپ نے پیش کیں، وہ نا قابل فراموش ہیں، علم و ادب کا یہ روشن و تابناک سورج اگرچہ روپوش ہو گیا؛مگرامتِ مسلمہ رہتی دنیا تک روحانی فیض حاصل کرتی رہے گی، اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا گو ہوں رب تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے حضرت کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے جملہ مریدین ،متوسلین، محبین، اہلِ خانہ اورخصوصًا علامہ عسجد رضاصاحب قبلہ کوصبرجمیل واجر جزیل عطا فرمائے۔آمین

گدائے رضا

اکمل حسین رضوی مصباحی

مولانا مبشر رضا مصباحی، شبنم اکیڈمی، سیتامڑھی، بہار

حضور تاج الشریعہ مولانا اختر رضا قادری ازہری بریلوی علیہ الرحمہ کی رحلت ملت کے لیے ایک صدمۂ جان کاہ ہے۔

(ماخوذ از روزنامہ انقلاب)

حضرت مولاناشمس الزماں خان جامعی صابری

انا للہ وانا الیہ راجعون

اچانک ہل گیا جب مداح رسول شان علی گیاوی صاحب کا ایک غم پیدا کردینے والا پوسٹ دیکھا کہ اہل سنت وجماعت کے زبردست عالم،خاندان اعلیٰ حضرت کے چشم و چراغ،حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی پہچان،شہر بریلی کی شان،پیر طریقت حضرت علامہ اختررضا خان ازہری میاں علیہ الرحمہ آج جمعہ بعد نماز مغرب اس دار فانی سے رخصت ہوگئے۔

افسوس صد افسوس!! افسوس صد افسوس!!

غم میں شریک
شمس الزماں خان جامعی صابری

حضرت مولانا عبد المصطفیٰ نوری

۷/ذی قعدہ/۱۴۳۹ھ- ۲۰/جولائی/۲۰۱۸ء بروز جمعہ بعد نمازِ مغرب نبیرۂ اعلیٰ حضرت، وارث علوم امام احمد رضا،نواسۂ حضور مفتی اعظم ہند،شہزادۂ حضور جیلانی میاں،سیدنا و سندنا حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی الحاج الشاہ محمد اختر رضا خان قادری ازہری،جانشین حضور مفتی اعظم ہند، فاضل مصر،سوداگران بریلی شریف علیہ الرحمہ کا انتقال ہوگیا،اللہ تعالیٰ جل مجدہ اپنے محبوب پاک علیہ التحیۃ والثناء کے صدقہ وطفیل ان کو غریق رحمت فرمائے اور بے شمار درجات و بلندیاں اور جنت الفردوس میں اعلیٰ ترین مقام عطا فرمائے اور ان کے طفیل جماعت اہل سنت کی حفاظت فرمائے،مسلمانان اہل سنت کی بخشش ومغفرت فرمائے،عالم سنیت کے اس عظیم خلاکو غیب سے پر فرمائے۔

آمین بجاہ سید النبی الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم

شریک غم

یکے از غلامان خانوادۂ رضا عبد المصطفیٰ نوری

حضرت مولانا سعید الزماں صاحب
ناظم تعلیمات جامعہ قادریہ حیات العلوم، اکبر پور

حضور تاج الشریعہ کا وصال پوری امت مسلمہ کے لیے بہت عظیم خسارہ ہے۔

(ماخوذ از اردو اخبار)

مولانا عتیق الزماں صاحب
نائب ناظم جامعہ قادریہ حیات العلوم، اکبر پور

حضور تاج الشریعہ بلاشبہ وقت کے سب سے بڑے فقیہ اور ولی کامل تھے۔

(ماخوذ از اردو اخبار)

حضرت مولانا محمد عارف رضا نعمانی مصباحی

نائب مدیر سہ ماہی پیام برکات، البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ

عرش پر دھومیں مچیں وہ مومن صالح ملا
فرش سے ماتم اٹھے وہ طیب و طاہر گیا!!!

یقیناً حضور تاج الشریعہ مفتی اختر رضا ازہری علیہ الرحمہ والرضوان (متوفیٰ ۲۰/ جولائی ۲۰۱۸ء) اس شعر کے مصداق ہیں، بلکہ آپ کے جد امجد اعلیٰ حضرت نے یہ شعر ایسے ہی نیک اور صالح مومنوں کے لیے کہا تھا، جس کا جلوہ ہم نے آپ کے جنازے میں دیکھا۔

آپ کے وصال سے دنیاے علم وفن پر جو بیتی وہ آپ کے جنازے میں سروں کے بے قراں سمندر سے عیاں تھی، ملک و بیرون ملک سے اکابرین کے بے شمار تعزیت نامے آئے۔ آنے والے آئے، جونہیں آسکے ، انھوں نے دور سے ہی خراج پیش کیا، بالآخر سب نے آپ کو خراج عقیدت پیش کیا۔

مولاتعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے صد قے میں امت مسلمہ کو آپ کا بدل عطا فرمائے، آمین

مشائخ عظام و اہلِ خانقاہ کی طرف سے

جانشین حضور غوث الاعظم، فضیلۃ الشیخ حضرت علامہ سید خالد جیلانی قادری بغدادی
سجادہ نشین بغداد شریف
جمہوریۃ العراق ادارۃ جامعۃ الشیخ عبد القادر الکیلانی والاوقاف القادریۃ

علامہ مفتی اختر رضا خان قادری کے وصال کی خبر ملنے پر ہمیں بہت افسوس ہوا،ہم دل کی گہرائیوں سے،ان کے اہل،طلبہ اور تمام محبین کو تعزیت پیش کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کی روح کو،اپنے محبوب نبیوں،رسولوں، اور ولیوں کے ساتھ جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے!

آمین

(انگریزی پمفلیٹ سے اردو، بشکریہ مولانا ضمیر خاں سبحانی)

حضور امین ملت ڈاکٹر پروفیسر سید امین میاں قادری برکاتی دامت برکاتہ العالیہ
سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ و پروفیسر علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی

بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وارث علوم اعلیٰ حضرت، قائم مقام حضور مفتیِ اعظم ہند حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب ازہری میاں کل وصال فرما گئے۔ ؎

عرش پر دھومیں مچیں وہ مومن صالح ملا   فرش پر ماتم اٹھے وہ طیب و طاہر گیا

ازہری میاں کا وصال دنیائے سنیت کا عظیم نقصان ہے جس کی تلافی ممکن نہیں۔ حضرت والا کا خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ سے پانچ پشتوں کا تعلق تھا۔ والد ماجد حضور احسن العلماء علیہ الرحمہ نے ازہری میاں کو جملہ سلاسلِ طریقت کی خلافت و اجازت سے نوازا تھا۔

میں دل کی گہرائیوں سے مولوی عسجد رضا خاں صاحب، ان کے اہلِ بیت، اہلِ خاندان اور جملہ احبابِ اہلِ سنت کو تعزیت پیش کرتا ہوں۔ رب ذوالجلال ان کا بدل عطا فرمائے اور ان کے درجات بلند تر فرمائے۔ آمین بجاہ الحبیب الامین۔ امین ﷺ۔

پروفیسر سید امین
خادم سجادہ درگاہ قادریہ برکاتی، مارہرہ شریف، ضلع ایٹہ
۷/ ذیقعدہ/ ۱۴۳۹ھ - ۲۱/ جولائی/ ۲۰۱۸ء

شیخ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ مفتی سید محمد مدنی اشرفی جیلانی

آستانہ عالیہ محدث اعظم ہند، کچھوچھہ مقدسہ، ہند

و

حضرت مولانا سید محمد حمزہ اشرف اشرفی کچھوچھوی

معتمد ذرائع سے افسردہ خبر ملی کہ امام اہلِ سنت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے شہزادے، عالَم اسلام کے مشہور و معروف عالم دین مفتی اختر رضا خان ازہری صاحب نور اللہ تعالیٰ مرقدہ، جانشینِ حضور مفتیِ اعظم ہند علیہ الرحمہ اس دنیاے فانی میں نہ رہے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مفتی اختر رضا ازہری صاحب کی رحلت بلاشبہ علمی و روحانی دنیا میں عظیم خلا ہے جس کا پر ہونا مستقبل قریب میں نظر نہیں آتا۔ ازہری صاحب نے دین و سنیت اور رشد و ہدایت کی جو خدمات انجام دی ہیں یقیناً وہ تاریخ کا ایک اہم حصہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ ازہری صاحب کے ذریعہ دین و سنیت کی راہ میں کی گئی ہر چھوٹی بڑی خدمات قبول فرمائے۔ آمین! اور ان کے شہزادے عزیز مکرم مولانا عسجد رضا خان صاحب اور دیگر پسماندگان مریدین، معتقدین اور خلفا، تمام کو اللہ رب العزت صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور اہل سنت کو بدل عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شریک غم

فقیر اشرفی و گدائے جیلانی

ابوالحمزہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی

و

گدائے اشرفی

سید محمد حمزہ اشرف اشرفی کچھوچھوی

بروز ہفتہ، مؤرخہ ۷/ ذیقعدہ/ ۱۴۳۹ھ -۲۱/ جولائی ۲۰۱۸ء

قائد ملت حضرت علامہ سید محمود اشرف اشرفی جیلانی دام ظلہ العالی
خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں کچھوچھہ شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیز القدر مولانا محمد عسجد رضا خاں صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۷/ ذوالقعدۃ/ ۱۴۳۹ھ - ۲۰/ جولائی/ ۲۰۱۸ء کی شام نہ صرف خانوادۂ رضویہ کے لیے شامِ غم بن کر آئی بلکہ پوری جماعتِ اہلِ سنت کے لیے رنج والم کا پیغام لے کر آئی؛ کہ آپ کے والد گرامی عالمی شہرت یافتہ عبقری شخصیت امین علوم اعلیٰ حضرت حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں ازہری رحمہ اللہ نے داعیِ اجل کو لبیک کہا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

موت برحق ہے اور ہر نفس کو اس کا مزہ چکھنا ہے، موت ایک ایسا پل ہے جس کو عبور کر کے ہی مومن وصال حبیب کی لذتوں سے شاد کام ہو سکتا ہے۔ لكل أمة أجل اذاجاء أجله فلايستأخرون ساعة ولايستقدمون، ہمارے رب کا اٹل فیصلہ ہے، جس کے سامنے ہم سب کے سرِ تسلیم خم ہے۔ صبر و شکر بندۂ مومن کا ہتھیار ہے۔

آپ کے والد ماجد کے وصال پُر ملال پر ہم آپ کے رنج وغم میں شریک ہیں، پورے خانوادۂ رضویہ اور خصوصاً آپ کو تعزیت پیش کرتے ہوئے اللہ غفور و رحیم سے دست بدعا ہیں کہ اپنے حبیبِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اوران کی آلِ اطہار کے وسیلے سے حضرت از ہری میاں کی جملہ دینی علمی خدمات وحسنات کوقبول فرمائے۔ان کی مغفرت فرماکر انھیں جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائے۔ ان کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

آمين يا مجيب دعوة المضطرين بوسيلة نبيك ورسولك سيد المرسلين والصلاة والسلام عليه وعلى صحبه و عترته وذوى قرابته اجمعين.

شریکِ غم

فقیر اشرفی وگدائے جیلانی

خانقاہِ اشرفیہ حسنیہ سرکارکلاں کچھوچھہ شریف ابوالمختار سید محمود اشرف

سجادہ نشین خانقاہِ عالیہ اشرفیہ درگاہ کچھوچھہ شریف

رفیق ملت حضرت سید نجیب حیدر برکاتی نوری دام ظلہ

سجادہ نشیں خانقاہ عالیہ قادریہ برکاتیہ، مارہرہ مطہرہ، ایٹہ، یو۔پی

مفتی اعظم ہند قاضی القضاۃ فی الہند علامفتی اختر رضاخاں معروف بہ ازہری میاں کا وصال دنیاے سنت کا نا قابل تلافی نقصان ہے، جس سے علم فقہ کے ایک عہد کا خاتمہ ہو گیا، ازہری میاں ان عظیم شخصیات میں ایک تھے جنھیں اللہ تعالیٰ نے بے شمار محاسن وکمالات سے سرفراز فرمایا۔آپ عظیم فقیہ محقق اور اعلیٰ حضرت کے علوم کے سچے وارث تھے۔آپ کا وصال دنیاے سنیت کا ناقابل تلافی نقصان ہے۔آپ مارہرہ مطہرہ کے افکار ونظریات کے بے باک ترجمان اور مفتیِ اعظم ہند کی علمی و روحانی وراثتوں کے سچے امین و جانشین تھے۔کیوں نہ ہوتے یہ عظیم تاج ان کے سر پر ان کے مرشد والد گرامی سید العرفاء احسن العلماء نے سجایا تھا۔ موصوف کی فکری وعلمی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے۔عربی اردو زبان میں ان کی تحریر کردہ متعدّد کتابیں ان پر شاہد ہیں، غم والم کی اس گھڑی میں ہم،خانوادۂ رضویہ کے جملہ افراد بالخصوص تاج الشریعہ ازہری میاں کے ولی عہد صاحب زادہ مولانا عسجد رضاخان و دیگر پسماندگان ، مریدین، متوسلین کے لیے

دعاگو ہیں کہ اللہ رب العزت سب کو صبرِ جمیل و اجرِ عظیم سے نوازے اور تاج الشریعہ کے مدارج میں بلندیاں عطا فرمائے۔

(ماخوذ از اردو اخبار)

حضرت علامہ مولانا سید اویس مصطفیٰ قادری واسطی

خادم سجادہ آستانۂ عالیہ بڑی سرکار بلگرام شریف

حضرت سید بادشاہ حسین واسطی خادم آستانۂ عالیہ بڑی سرکار بلگرام شریف

بخدمت

عزیز القدر شہزادۂ تاج الشریعہ حضرت مولانا محمد عسجد رضا قادری زید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

موت عالم سے بندھی ہے، موت عالم بے گماں
روح عالم چل دیا عالم کو مردہ چھوڑکر
عالم بالامیں ہر سو مرحبا کی گونج تھی
چل دیے جب تم زمانے بھر کو سونا چھوڑکر

دنیا فانی ہے اور ہر شخص کو موت کا مزہ چکھنا ہے، قال اللہ تعالیٰ : كل نفس ذائقة الموت. آبروے اہل سنت، وارث علوم اعلیٰ حضرت، تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی شاہ محمد اختر رضا قادری ازہری صاحب قبلہ کی رحلت کا غم صرف ایک خاندان، ایک ملک کا غم نہیں؛ بلکہ ان کی جدائی سے پورا عالم اسلام سوگوار ہے۔

جس وقت مجھے رحلت کی خبر دی گئی اولاً یقین نہ آیا، پھر میں نے عزیز سعید مفتی محمد یونس رضا سلمہ کو فون لگوایا تو معلوم ہوا وہ رو رہے ہیں، یہ سن کر میری بھی حالت غیر ہوگئی اور بمشکل استرجاع پڑھا۔

حضرت علامہ ازہری علیہ الرحمہ صاحب علم و بصیرت اور زہد و ورع میں اپنی مثال آپ تھے بلا شبہ آپ عالم ربانی تھے۔ مجھ فقیر کو حضرت سے اور حضرت تاج الشریعہ کو مجھ سے غایت درجہ عقیدت و محبت تھی۔ جب آپ بلگرام تشریف لاتے یا فقیر بریلی حاضر ہوتا یا کسی پروگرام یا کسی مقام پر ملاقات ہوئی تو دینی و علمی مسائل کے علاوہ خصوصی معاملات پر بھی گفتگو ہوتی تھی، ناگہاں یہ سارا ربط ٹوٹ گیا۔ آپ خانوادۂ ساداتِ بلگرام کا حد درجہ احترام فرماتے تھے اور ہم سب بھی حضرت کو اعلیٰ حضرت کی جگہ اور مفتیِ اعظم حضرت علامہ مصطفیٰ رضا خان قادری نوری قدس سرہ کی جگہ سمجھتے اور حد درجہ احترام کرتے تھے اور میرے گھر کا ہر فرد ان کو بہت چاہتا ہے، ہم بلگرامی سادات اکابر خانوادۂ رضویہ کو اپنے بزرگوں کی امانت و کرامت اور اپنے گھر کا بزرگ فرد مانتے اور سمجھتے ہیں۔

علامہ ازہری میاں کو اللہ تعالیٰ نے جو مرتبہ عطا فرمایا تھا وہ جگ ظاہر ہے، وہ ہر میدان کے میر کارواں تھے، آپ کی رحلت ایک حسین عہد کا خاتمہ ہے اور آپ کی تلافی بہت مشکل ہے۔ آپ اہل سنت کے اہم ستون تھے اور اشداء علی الکفار و رحماء بینهم کے مظہر تھے۔ آپ نے تبلیغ وارشاد کی دشوار گزار شاہراہ پر قدم رکھا اور کامیاب رہے۔ آپ کے وصال پر عزیز القدر مولانا عسجد رضا قادری زید مجدہ، ان کی والدہ ماجدہ، بہنوں اور پورے خاندان وواعزا نیز جملہ پسماندگان اور آپ کے خلفا، وتلامذہ، مریدین ومتوسلین بلکہ جملہ اہل سنت کے لیے تعزیتی کلمات علی حسب مراتب پیش ہیں۔

إن الله أخذ ما اعطیٰ كل شي عنده بأجل مسمىٰ، إنما يوفي الصٰبرون أجرهم بغير حساب، وإنما المحروم من حرم الثواب غفر الله لشيخ الكل تاج الشريعة بدر الطريقة حضرة العلام المفتی محمد اختر رضا القادری الازهری عليه الرحمة ورفع كتابه في عليين وبيض وجهه في يوم الدين والحقه بنبيه ورسوله سيد المرسلين، شفيع المذنبين صلى الله تعالىٰ عليه و آله و بارك وسلم أجمعين و أجمل صبركم و أجزل أجركم و جبر كسركم ورفع قدركم.آمين يارب العلمين.

حضرت کے جنازے میں لوگوں کی بالخصوص علما و مشائخ، حفاظ وقرا، معززین کی کثرت نے حضرت کی ولایت و مقبولیت کا اعلان کر دیا۔ فقیر واسطی اور میرے بڑے بھائی الحاج سید بادشاہ حسین واسطی اور چھوٹے بھائی سید فیضان واسطی میرا بھتیجا سید انس واسطی اور میرا

بیٹا سید سالار واسطی جنازے میں حاضر رہے؛ بلکہ دار العلوم دعوت الصغریٰ کے اساتذہ وطلبہ میرے مریدین ومتوسلین اور متعلقین میں اکثر نے شرکت کی سعادت پائی۔ لکھنے کو بہت کچھ ہے کیا لکھیں اور کیا نہ لکھیں، مختصر یہ کہ اس جہاں میں کوئی بقاے دوام کی سند لے کر نہ آیا، ہر آنے والے کو ایک دن جانا ہے۔ ؎

موت سے کسی کو رستگاری ہے آج وہ کل ہماری باری ہے

آپ حضرت کے جانشین ہیں ان کے نقش قدم کو حرز جان بنائیں اور اخلاص کے ساتھ مسلک اعلیٰ حضرت کی خدمت میں مصروف ہو جائیں، والدہ ماجدہ کی دعائیں لیں، عزیز واقارب، حضرت کے مریدین ومحبین سے حسن سلوک فرمائیں، ہر حال میں اپنی ذمہ داری پیش نظر رکھیں مخلصین بالخصوص دیانت دار علما سے دینی وشرعی معاملات میں مشورہ کریں۔ فقیر اور میرا پورا خانوادہ ہمیشہ آپ کے ساتھ ہے۔

حضرت کے مریدین مبین سے گزارش ہے کہ صبر کریں اور حضرت کے مشن کو جاری رکھیں، ابھی حضرت کے فضل وکمال پر مشتمل رسائل وجرائد میں مضامین اور کتابیں منظر عام پر آئیں گی ان سے گزارش ہے کہ آپ حضرت کی تصانیف کو بالخصوص عربی تصانیف کو شائع کریں اور اسے یونی ورسٹی کے اسکالر اور عرب ممالک میں پھیلائیں، کوئی ایسی ویسی باتیں جس سے حضرت کی ذات، پاک ہے منسوب نہ کریں۔ ان کے نام سے دینی مستحکم کام کریں۔ مولا تعالی ہم سب کو مسلک اعلیٰ حضرت کی خدمت کی توفیق دے اور اسی پر استقامت بخشے۔

آمین خانوادے کے اکابر شہزادگان، جملہ پسماندگان کو سلام و تحیت وکلمات تعزیت۔فقط

شریک غم:

سید اویس مصطفی قادری واسطی خادم سجادہ آستانۂ عالیہ بڑی سرکار بلگرام شریف

سید بادشاہ حسین واسطی۔خادم آستانۂ عالیہ بڑی سرکار بگرام شریف

۸/ذی قعدہ/۱۴۳۹ھ

نبیرۂ اعلیٰ حضرت، حضرت مولانا توقیر رضا صاحب
صدر اتحاد ملت ٹرسٹ

تاج الشریعہ علم و ادب کے بے تاج بادشاہ تھے۔فقہ،حدیث،تفسیر کے ساتھ ساتھ عربی اورانگریزی پر آپ کو مہارت تامہ حاصل تھی،آپ صرف ''فخرِ ازہر'' ہی نہیں بلکہ ''فخرِ اسلام'' تھے۔

(روزنامہ تاثیر، پٹنہ ۲۹/ جولائی)

فخر المشائخ حضرت مولانا سید فخر الدین اشرف اشرفی جیلانی

سجادہ نشین آستانۂ عالیہ اشرفیہ، کچھوچھہ شریف

دنیاے سنیت کا عظیم خسارہ

مورخہ ۲۰/ جولائی/ ۲۰۱۸ کو آبروے سنیت وارثِ علوم اعلیٰ حضرت، جانشینِ حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ الشاہ مفتی اختر رضا خاں صاحب ازہری علیہ الرحمہ کا وصال عالم سنیت کا ایسا عظیم خسارہ ہے جس کی تلافی مستقبل قریب میں ناممکن نظر آرہی ہے، میری نظر میں ایسی شخصیتیں خال خال نظر آتی ہیں، حضرت علامہ ازہری میاں بہت سے علمی اور اخلاقی خوبیوں کے حامل تھے، بالخصوص تفقہ فی الدین پر عبور حاصل تھا اور آپ کے تبلیغی اسفار سے جو سنیت کو فروغ ملا اس کو جملوں میں قلم بند نہیں کیا جا سکتا، متعدّد مواقع پر میری ان سے ملاقات ہوئی لیکن تفصیلی ملاقات میری مصروفیت کے باعث ممکن نہ ہو سکی جس کا مجھے افسوس رہے گا۔

اللہ رب العزت آپ کے درجات بلند فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے ساتھ ہی ساتھ دین و سنیت کی حفاظت فرمائے اور عالم اسلام میں امن و سکون پیدا فرمائے،آمین اور ان کے جانشین حضرت علامہ عسجد رضا خان صاحب قبلہ کو اعلیٰ مراتب عطا فرمائے اور ازہری میاں کے مشن کو اسی طرح رواں دواں رکھے،آمین۔

سید فخرالدین اشرفی جیلانی

سجادہ نشین آستانۂ عالیہ اشرفیہ،کچھوچھہ شریف

تقدس مآب حضرت ڈاکٹر سید شاہ گیسو دراز خسرو حسینی صاحب قبلہ
سجادہ نشین بارگاہِ بندہ نواز، گلبرگہ

حضرت مفتی اختر رضا خان صاحب کا انتقال مسلمانان ہند کا عظیم نقصان ہے،آپ کے انتقال کی اطلاع پا کر مجھے بے حد رنج و افسوس ہوا، مرحوم بڑے اچھے، نہایت ملن سار، خوش اخلاق اور اپنے وقت کے ایک جید عالم تھے۔

حضرت مولانا مفتی اختر رضا خان صاحب سے متعدّد مرتبہ نئ دہلی میں میری ملاقاتیں ہوئیں، جب بھی ملاقات ہوتی مولانا محترم میری بڑی عزت کیا کرتے، بہت محبت کا اظہار کرتے اور ہماری نسبت کا احترام کیا کرتے ،مولانا مفتی اختر رضا خان صاحب کا انتقال ”موت العالم موت العالم“ کے مصداق ہے۔آپ کے انتقال سے نہ صرف طبقۂ علما میں بڑاخلا پیدا ہوا ہے بلکہ مسلمانان ہند کا ایک عظیم نقصان ہوا ہے جس کی تلافی دشوار نظر آتی ہے۔

موصوف کی جامعہ ازہر سے بھی فراغت تھی جس کی بنا موصوف کو علوم وفنون میں بڑی مہارت حاصل تھی، اپنے تبحر علمی سے موصوف نے علما کے ایک بڑے طبقے کوعلمی فیضان سے آراستہ کیا،جن کی گراں قدر علمی کاوشوں کو دنیا ہمیشہ یاد رکھے گی،میں اپنی جانب سے تعزیت پیش کرتے ہوئے حضرت خواجہ گیسودراز بندہ

نواز کے وسیلہ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے وصال سے جو خلا پیدا ہوا ہے اس کا بدل عطا فرمائے اور انھیں اپنی جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے، جنت الفردوس کے اعلیٰ مقام پر فائز فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے،

آمین ثمہ آمین۔

(ماخوذ از روزنامہ: کے۔بی، این، گلبرگہ، ۲۴ر جولائی)

جانشین مخدوم ثانی پیر طریقت

حضرت علامہ شاہ سید کمیل اشرف اشرفی جیلانی، کچھوچھہ شریف

کلمات تعزیت

محترم حضرت مولانا عسجد رضاخان صاحب و جمیع فرزندان اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخاں صاحب علیہ الرحمہ

سلام مسنون

میں تقریبًا دو ماہ سے بسترِ علالت پر ہوں، اور اس سلسلے میں کبھی جسلوک ہسپتال تو کبھی اسماعیلیہ ہسپتال میں داخل ہونا پڑا، اور آج بھی بستر علالت پر ہوں، اچانک مجھے یہ خبر ملی کہ حضرت مولانا مفتی اختر رضاخاں صاحب ازہری میاں کا انتقال ہو گیا ہے، اس خبر کو سن کر زبان سے بے اختیار - اناللہ وانا الیہ راجعون - نکلا۔

حضرت مولانا اختر ررضا خاں صاحب کی جدائی پر انتہائی افسوس ہوا، کبھی اپنے خاص لوگوں سے میرے پاس سلام کہلواتے تھے، اور میں انھیں جوابِ سلام کے ساتھ اپنی

خاص وعاؤں میں یاد کرتا رہا، اور ایسا بھی ہوا کہ المدینہ مسجد آگری پاڑہ، ممبئی میں دعاؤں کے ساتھ انھیں یاد کرتا تھا اور خصوصیت کے ساتھ ان کے لیے دعاے خیر کرتا رہا، اگر چہ میری ملاقات بظاہر ان سے کم رہی؛ لیکن ان کے خلوص و محبت کی چھاپ آج بھی میرے دل میں محفوظ ہے ، اور خانوادۂ اشرفیہ آج بھی انھیں اپنی مخلصانہ دعاؤں میں یاد کرتا ہے، ان کے انتقال پر ملال سے اہلِ سنت و جماعت میں جو کمی پیدا ہوئی ہے اس کا بھرپور احساس کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ رب کریم عزیزم مولانا عسجد رضا خاں کو اس قابل بنادے کے وہ اپنے پدر بزرگ وار کی نیابت کا بھرپور حق ادا کر سکیں۔

حضرت مولانا مفتی اختر رضا خاں صاحب بہت سی خوبیوں کے جامع تھے۔ حق گوئی اور خودداری میں اپنی مثال آپ تھے، ایسے لوگ دنیا میں بڑی تلاش کے بعد ملتے ہیں۔ چمنستان اہلِ سنت و جماعت میں وہ ایک گلدستے کے مانند تھے جس میں بہت سے پھول موجود تھے، ایک جانب اگر گلشنِ شریعت کے پھول تھے تو دوسری جانب گلشنِ طریقت کے بھی پھول تھے، جس کی ایک ایک پتی کتابِ حیات کا پر سبق ورق تھی۔ ان کی زبان پر جو کلمات ہوتے تھے وہی ان کے دل میں ہوتے اور جو ان کے دل میں ہوتے تھے وہی ان کی زبان پر ہوتے تھے، ان میں ایسی خودداری تھی کہ کسی کی باتوں میں آنے والے نہیں تھے، اسی سلسلے میں مجھے دو شعر یاد آرہے ہیں، جو مولانا مفتی اختر رضا خان صاحب کی زندگی کا آئینہ دار ہے:

دل ہمارا غیرت قومی کو کھو سکتا نہیں
ہم کسی کے سامنے جھک جائیں ہو سکتا نہیں

راہ خودداری سے مر کر بھی بھٹک سکتے نہیں
ٹوٹ تو سکتے ہیں لیکن ہم بکھر سکتے نہیں

میری مخلصانہ دعا ہے کہ رب کریم مولانا اختر رضا خان صاحب کی قبر پر اپنی رحمتوں کے پھول برسائے اور مرحوم کو اپنے خاص جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

سید محمد کمیل اشرفی جیلانی (جانشین حضور مخدوم ثانی)

جانشین حضور اشرف الاولیاء حضرت علامہ و مولانا سید جلال الدین اشرف اشرفی جیلانی
سربراہ اعلیٰ مخدوم اشرف مشن پنڈوہ شریف، قطب شہر، مالدہ، بنگال

یہ قانون قدرت ہے کہ ہر ذی روح کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور غیر دائمی دنیا میں چند دن عارضی زندگی گذارنے کے بعد توشۂ آخرت کے ساتھ ابدی دنیا کی طرف رختِ سفر باندھنا ہے؛ لیکن اس دنیا میں کچھ شخصیات ایسی بھی ہوتی ہیں جن کی حیات طیبہ قوم وملت کی امانت ہوجاتی ہیں۔ ان کی رحلت سے ایسا خلا پیدا ہوجاتا ہے جس کی کمی مدتوں تک محسوس کی جاتی ہے۔

ایسی ہی انتہائی معتبر علمی عملی اور عبقری شخصیت تاج الشریعہ کی تھی، جن کی رحلت پر حسرت سے صف اہل سنت و جماعت میں ایک ایسا خلا پیدا ہوگیا جس کی بھرپائی مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔

علوم دینیہ کے اس آفتاب عالمتاب نے ملک و بیرون ملک کو اپنی ضیا پاشیوں سے بقعۂ نور کرنے میں اپنی حیاتِ مستعار کا کوئی لمحہ فروگذاشت نہیں کیا؛ مگر آخر کار اس مسیحائے وقت نے بھی جان جان آفریں کو سپرد کرکے ہمیشہ کے لیے اپنے مالک حقیقی کا قرب حاصل کرلیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

ابر رحمت ان کی مرقد پر گہرباری کرے   حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

خدائے غفور و رحیم کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے درجات میں رفعت و بلندی عطا فرمائے، جنت الفردوس کو ان کا مستقر بنائے، اہل سنت و جماعت کو بالعموم و اہل خاندان کو بالخصوص صبر جمیل عطا فرمائے اور تا قیامت ان کا فیضان اہل سنت و جماعت پر جاری و ساری فرمائے۔

آمین بطفیل حبیب الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم

فقط والسلام

شریک غم:

سید جلال الدین اشرف اشرفی جیلانی جانشینِ حضور اشرف الاولیاء

و سربراہ اعلیٰ مخدوم اشرف مشن پنڈوہ شریف، قطب شہر، مالدہ، بنگال

نبیرۂ حضور محدثِ اعظمِ ہند حضرت مولانا سید محمد جیلانی اشرف کچھوچھوی
بانی جامعہ صوفیہ، کچھوچھہ شریف

آہ تاج الشریعہ

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ راجِعُون

سچ یہی ہے کہ یہ ایک عالِم کی نہیں ایک عالَم کی موت ہے!
بریلی شریف کی مرکزی و محکم ذات نہ رہی !
اپنے آبا و اجداد کے اقدار کا شجرِ سایہ دار نہ رہا !

حضرت قبلہ گاہی جماعت اہلِ سنت، سوادِ اعظم میں اپنی عزیمت و عبقریت میں اعلیٰ مقام کے حامل تھے! شریعت مطہرہ کی پاسداری میں کسی لومۃ لائم سے بے نیاز ہوکر اپنا مضبوط موقف رکھتے تھے! اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی علیہ الرحمہ کے مسلک و مشن، علم و تحقیق کے سچے وارث تھے حضرتِ ازہری میاں!

حق یہ ہے کہ صرف بریلی ہی نہیں بلکہ پورے برصغیر اور یوروپ و افریقہ کو ناقابل تلافی خسارہ ہوا ہے، جس کی بھرپائی مشکل ہے!

خانوادۂ اشرفیہ، بریلی کے خانوادۂ رضویہ باالعموم اور صاحبزادہ عسجد رضا خان صاحب و پوری فیملی کے باالخصوص اس عظیم غم میں برابر کا شریک ہے اور دعاگو ہے کہ مولا تعالیٰ حضرت تاج الشریعہ کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمامی پس ماندگان و اہل خاندان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور دنیاے سُنیت کو تاج الشریعہ کا نعمُ البدل عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین بجاہِ سیدِ المرسلین شفیع المذنبین علیہ التحیۃ والتسلیم!

سوگوار و غم زدہ:

فقیر اشرفی سید محمد جیلانی اشرف کچھوچھوی

درگاہ عالیہ کچھوچھہ شریف امبیڈکر نگر یوپی انڈیا

۲۰/ جولائی/ ۲۰۱۸ء

رات ۹:۳۰

حضرت مولانا مصلح الدین قادری رضوی برہانی
سجادہ نشین خانقاہ قادریہ رضویہ برہانیہ مصلحیہ لعل گوپال گنج الہ آباد
شیخ الحدیث جامعہ حبیبیہ اسلامیہ، الہ آباد

نہایت افسوس کے ساتھ یہ چند مغموم جملے دنیائے سنیت کو غم زدہ کردیں گے کہ خانوادۂ رضویہ کے چشم و چراغ، آبروے سنیت، چودھویں، حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی تحریک محبت کی جان، عالم سنیت کی شان، کروڑوں مریدین کی آن، حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضاخان قادری بریلوی علیہ الرحمہ آج ۷/ ذی قعدہ/ ۱۴۳۹ھ -۲۰/ جولائی ۲۰۱۸ء بروز جمعہ ۷ بج کر ۴۵ منٹ پردار فانی سے دار جاودانی کی طرف رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اللہ تعالیٰ حضور والا رحمۃ اللہ علیہ کو کروٹ کروٹ جنت عطا فرمائے اور عالم برزخ میں سیدنا غوث اعظم محبوب سبحانی سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا قرب خاص عطا فرمائے۔

میں غم زدہ ہو کر نم آنکھوں سے خانوادۂ رضویہ کے جملہ سجادگان بالخصوص جانشین حضور تاج الشریعہ حضرت مولانا عسجد رضاخان قادری صاحب قبلہ کو تعزیت پیش کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقے اسے قبول فرمائے۔

وہ اٹھ کر انجم سے کیا گئے ہیں   کہ جیسے روشنی کم ہوگئی ہے

خوبیاں دیتی ہیں ان کی یاد کو دوام
نیک انسان مر کے بھی ہم سے جدا ہوتے نہیں
جانے والے آتے نہیں جانے والوں کی یاد آتی ہے

شریک غم :
مصلح الدین قادری رضوی برہانی
سجاد نشین :خانقاہ قادریہ رضویہ برہانیہ مصلحیہ لعل گوپال گنج الہ آباد
و گلاب پور کٹیا نیپال

شہزادۂ مثنیٰ میاں حضرت مولانا سید معین اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی

سربراہِ اعلیٰ جامعہ قادریہ اشرفیہ، چھوٹا سوناپور

علامہ ازہری میاں علیہ الرحمہ ایک پر ہیز گار اور مقبول عام عالمِ دین تھے، آپ کی دینی کارناموں کو فراموش نہیں کیا جا سکتا، آپ عوام الناس میں کافی مقبول تھے، خدمتِ دین اور خدمتِ خلق کا جذبہ رکھتے تھے،عربی دانی میں آپ کو کافی عبور حاصل تھا،ادارہ(جامعہ قادریہ اشرفیہ) ان کے اہل خانہ کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

(روزنامہ ممبئی اردو نیوز– ۲۲/ جولائی/ ۲۰۱۸ء)

حضور تاج العلماء شہزادۂ غازیِ ملت

حضرت علامہ الحاج الشاہ سید محمد نورانی میاں اشرفی جیلانی قبلہ

اہلِ خانوادہ اور کچھ خیر خواہ احباب سے یہ افسوسناک خبر موصول ہوئی کہ وارثِ علومِ اعلیٰ حضرت حضرت مفتی اختر رضا خان قادری عرف ازہری میاں صاحب اس دارِ فانی سے ملکِ جاودانی کی جانب کوچ فرما چکے ہیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

یہ سانحہ یقیناً نہ صرف خانوادۂ رضویہ کے لیے دھچکا ہے بلکہ بر صغیر کے جملہ اہلِ سنت کے لیے شدید غم کا سبب ہے، علامہ موصوف کا وصال بلا شبہ ایک بڑا علمی و روحانی خسارہ ہے جس کا ازالہ اس دورِ قحط الرجال میں ناممکن سا نظر آتا ہے۔

رب تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ آپ کی علمی و ملی خدمات کے سبب آپ کو تا دیر یاد رکھا جائے گا۔

بارگاہِ رب العزت میں دعا گو ہوں کہ مولا کریم اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل آپ کے اہلِ خانہ نیز مریدین و متعلقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ اور آپ کے

جانشین کو خانوادۂ اعلیٰ حضرت کی مکمل علمی ترجمانی کا متحمل بنائے.

آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

شریکِ غم:

ابوالفیض سید محمد نورانی اشرفی جیلانی بن سید محمد ہاشمی اشرفی جیلانی

کچھوچھہ مقدسہ

بروز سنیچر - ۲۱/ جولائی/ ۲۰۱۸

نبیرۂ محدث اعظم ہند حضرت مولانا محمد مکی ارشد اشرفی جیلانی کچھوچھوی

۸۶/۹۲ے

افسوس صد افسوس!!! حضرت تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری میاں صاحب داغِ مفارقت دے گئے۔

اناللہ وانا الیہ راجعون۔

ہزاروں سال نرگس اپنے بے نوری پہ روتی ہے

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

حضرت ازہری میاں صاحب کے سانحۂ ارتحال کی خبر اہل سنت کے قلب وضمیر کو ہلا دینے والی خبر ہے، بلاشبہ حضرت قبلہ گاہی کی ذات مجمع البحرین تھی۔ ان کے وصال سے نہ صرف خانوادۂ رضویہ کا خسارہ ہوا؛ بلکہ پوری جماعت اہل سنت کا خسارہ ہوا۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے علوم کا وارث وامین اب ہمارے درمیاں نہ رہا!!!!

علم و فضل کا آفتاب بحکم الٰہی غروب ضرور ہوا ہے لیکن اس کی نورانی کرنیں ہمیشہ اہل سنت وجماعت پر پھیلی رہیں گی۔

مولا کریم بطفیل نبی کریم ﷺ حضرت والا کی مغفرت فرمائے ،اور ان کے درجات کو بلند فرمائے ،جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

آمین۔ یا مجیب السائلین بجاہ النبی الکریم علیہ التحیۃ والتسلیم

شریک غم:

فقیر اشرفی و گدائے جیلانی محمد مکی ارشد اشرفی جیلانی

نبیرۂ محدث اعظم ہند کچھوچھہ شریف

خانقاہِ اشرفیہ جائس شریف

حضرت علامہ سید محمد اشرف کلیم جائسی مد ظلہ العالی سجادۂ اشرفیہ ولی عہد سجادہ

دارالعلوم جائس درگاہ مخدوم اشرف سمنانی

و

حضرت علامہ مولانا پروفیسر سید علیم اشرف جائسی دام ظلہ

مولانا ابوالکلام آزاد اردو یونی ورسٹی، حیدرآباد

و دیگر صاحب زادگان شیخ طریقت

سید فہیم اشرف، سید ندیم اشرف، سید حسن اشرف، سید شمیم اشرف جائس امیٹھی۔

موت العالِم موت العالَم

إنا لله و إنا إليه رٰجعون

البقاء لله تبارك و تعالى

و كل شيء عنده بمقدار ولا نقول إلا ما يرضى ربنا.

نبیرۂ اعلیٰ حضرت مفتی اختر رضا خان صاحب ازہری قبلہ کے انتقال پر ملال پر ہم سبھی تعزیت پیش کرتے ہیں۔ بلاشبہ آپ کی وفات حسرتِ آیات ملت اسلامیہ کے لیے ناقابل تلافی خسارہ ہے۔

مولا کریم حضرت کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے، پسماندگان، محبین، متوسلین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

حضرت شیخ ابو سعید شاہ احسان اللہ محمدی صفوی صاحب
سجادہ نشیں خانقاہ عالیہ عارفیہ، سید سراواں، الہ آباد

اظہار تعزیت اور دعائے رحمت و مغفرت

مورخہ ۲۰ر جولائی ر ۲۰۱۸، بعد نماز مغرب جامعہ عارفیہ کے اساتذہ کے ساتھ حضرت داعی اسلام شیخ ابو سعید شاہ احسان اللہ محمدی صفوی دام ظلہ کی محفل تذکیر و مجلس مشاورت جاری تھی کہ اچانک حضرت کے موبائل پر حضرت علامہ مفتی اختر رضا خان ازہری کی وفات پر ملال کی خبر موصول ہوئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

حضرت داعی اسلام نے افسوس کا اظہار کیا اور ان کے لیے رحمت و مغفرت اور رفع درجات کی دعائیں کیں، ساتھ ہی آپ کے اہل خانہ اور متوسلین کے حق میں کلمات تعزیت پیش فرمائے،

اس مجلس میں صاحب زادہ گرامی حضرت مولانا ابو سعد حسن صفوی، مولانا حسین سعید صفوی، مولانا غلام مصطفیٰ ازہری، مولانا ضیاء الرحمٰن علیمی، مفتی رحمت علی مصباحی، مولانا رفعت رضا نوری اور مولانا ذیشان احمد مصباحی بھی موجود تھے۔

(مولانا طارق رضا قادری کے وال سے)

سجادہ نشین حضرت محبوب میناشاہ، گونڈہ، یو۔پی

دنیاے سنیت کی عظیم ترین شخصیت نبیرۂ اعلیٰ حضرت حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضاخاں ازہری میاں کے انتقال کے بعد ان کی جنازے میں جس طرح پوری دنیا سے لوگوں کا سیلاب امنڈا اسے دیکھ کر لوگ حیران ہیں اور سوچنے پر مجبور ہیں کہ تاج الشریعہ کوئی معمولی شخصیت نہیں بلکہ **وقت کے سب سے معتبر علمی وروحانی پیشوا تھے**،ازہری میاں کو اللہ اپنے حبیب اور آل حبیب کے صدقے میں بلند در بلند فرمائے۔

حضور تاج الشریعہ جب بھی گونڈہ و اطراف میں کہیں بھی تشریف لاتے تھے تو خدمت کا موقع ضرور عنایت فرماتے تھے،ان کا تعلق والہانہ اور روحانی تھا وہ اکثر موقعوں پراس والہانہ تعلق کا اظہار خیال بھی فرماتے تھے۔

ایک موقع پر ممبئی میں حضرت کے مریدین نے بات کی توحضور والا نے ان مریدین سے کہا کہ جس طرح سرزمین گونڈہ میں خانقاہ دربار عالیہ مینائیہ سے دین وشریعت کے تحفظ کے ساتھ مسلک اعلیٰ حضرت کی تبلیغ و اشاعت کا کام کیا جارہا ہے وہ لائق تحسین ہے۔

حضور تاج الشریعہ گذشتہ کئی سالوں سے سخت علیل ہونے کے باوجود اپنا علمی و تبلیغی سفر جاری رکھا تھا،دنیا کے کونے کونے میں پھیلے مریدین اور عاشقان رسول کی تشنگی کو بجھاتے رہے،آپ جہاں بھی پہنچ جاتے وہاں کی پوری کائنات آپ کی طرف متوجہ ہو جاتی تھی۔

سب سے آخری وقت میں جب حضرت کی گونڈہ آمد ہوئی تھی اور جگر اسکول کے میدان میں پروگرام ہوا تھا تو دیکھا گیا کہ کس طرح بہت بڑی تعداد میں مسلمانوں نے حضور تاج الشریعہ کے پروگرام میں شرکت کی اور کس طرح لوگ رومال کے ذریعہ حضور کی بیعت کو قبول کرتے گئے،ہرکسی کو حضرتِ والا کی تھوڑی سی نسبت حاصل کرنے کی کتنی حسرت تھی،وہ سارے مناظر کبھی بھلائے نہیں جاسکتے۔

ایک طرف عالمی شہرت یافتہ اسلامی یونی ورسٹی جامعۃالازہر مصر ”فخر ازہر“ کے خطاب سے نواز نے پر مجبور ہے، تو ساری دنیا کا مرکز کعبۃ اللہ شریف کے غسل شریف میں آپ کو شامل کرنے کے لیے آپ کو مدعو کیا جاتا ہے اور ”غسال بیت اللہ شریف“ کہلائے جاتے ہیں،اس طرح آپ کی خوبیوں کی ترجمانی ایک عام آدی کے بس کی بات نہیں؛کیوں کہ آپ کے بلند مراتب کا اظہار فرمانے کے لیے ہی رب تعالیٰ نے خود حضرت کے جنازے میں پوری دنیا سے فرزندان توحید کا

سیلاب بھیج دیا تھا جن کی صحیح تعداد کا تخمینہ میڈیا پیش کرنے سے قاصر ہے اور مختلف ذرائع مختلف تعداد بیان کررہے ہیں۔

(ماخوذ از اردو اخبار)

شہزادۂ حضور اشرف العلماء حضرت مولانا سید خالد اشرف اشرفی جیلانی

سربراہِ اعلیٰ دارالعلوم محمدیہ، ممبئی

مفتی اختر رضا خان ازہری عالم باعمل تھے،ان کا انتقال دنیاے سنیت کا عظیم خسارہ ہے۔ اللہ رب العالمین حضرت کو جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اوران کے درجات بلند فرمائے۔

(روزنامہ انقلاب ممبئی ۲۲/ جولائی)

اشرف العلماء حضرت مولاناابوالحسن سید محمد اشرف اشرفی جیلانی
سجادہ نشین آستانہ اشرفیہ جھانگیریہ کچھوچھہ شریف، مقیم حال لندن یو۔کے

و

شہزادۂ اشرف العلماءسید معین الدین حسن اشرف اشرفی جیلانی معروف بہ چشتی میاں

و

جناب محمد یوسف اشرفی مرکزی صدراشرف سمناں اکیڈمی،ہمت نگر،گجرات

پیغام تعزیت

آج بروزجمعہ معتبرذرائع سے یہ افسوسناک خبرملی کے جانشین مفتی اعظم علامہ اختررضاخان کاوصال ہوگیا۔

انااللہ واناالیہ راجعون

علامہ کی رحلت دنیاےسنیت کاعظیم خسارہ ہے اللہ تعالیٰ ان کے شہزادے مولانا عسجد رضا ودیگر پس ماندگان کوصبرجمیل عطا فرمائے. امین بجاہ سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۲۰/جولائی/۲۰۱۸ء

نبیرۂ شیخ الکبیر شہزادۂ سلطان الاولیاء پیر طریقت

حضرت علامہ مولانا سید محمد فاروق میاں چشتی دام ظلہ العالی

خانقاہ چشتیہ سلطانیہ، چشتی نگر مالیگاؤں

حضور تاج الشریعہ کا وصال پورے عالم اسلام کا ناقابل تلافی نقصان ہے،اللہ تعالیٰ ان پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے اور دنیاے اہل سنت کو ان کا نعم البدل بخشے۔

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے انتقال کی خبر سے دلی صدمہ ہوا، وہ ہمارے لیے سایہ دار درخت تھے، اب ہم دھوپ میں آگئے،اللہ ہمارے حال پر رحم فرمائے، آپ کی شخصیت یقیناً مسلمانوں کے لیے انعام خداوندی تھی، آپ کے وصال سے ہم بہت بڑی نعمت سے محروم ہو گئے۔ تاج الشریعہ کے آخری دیدار کی خواہش اور نماز جنازہ میں شرکت کی تمنا لے کر ریاستِ مہاراشٹر کے ہزاروں مسلمان بریلی شریف کے لیے نکل چکے ہیں۔

(روزنامہ ممبئی اردو نیوز ۲۲؍جولائی)

حضرت انجینئر سید فضل اللہ چشتی بانی فلاح ریسرچ فاؤڈیشن

تاج الشریعہ ایک سچے عاشق رسول تھے۔آپ کا نعتیہ دیوان سفینۂ بخشش آپ کی شاعرانہ عظمت پر منہ بولتا ثبوت ہے۔آپ ایک عالم باعمل تھے۔ اپنے بزرگوں کی یادگار تھے۔خانوادۂ رضویہ بریلی شریف کی آبرو اور جماعتِ اہلِ سنت کا وقار تھے۔

(روزنامہ انقلاب دہلی ۲۴؍جولائی)

ابوالفضل حضرت مولانا محمد شایان رضا مصباحی قادری برکاتی رضوی

خانقاہ مشہودیہ جلالیہ ڈوکم امیا شریف سدھارتھ نگر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

وارثِ علوم امام احمد رضا، جانشینِ حضور مفتیِ اعظم ہند، تاج الاسلام والمسلمین، قاضی القضاۃ حضور تاج الشریعہ حضرۃ العلام مولانا مفتی اختر رضا خاں قادری برکاتی رضوی کا بروز جمعہ مبارکہ مغرب کے قریب انتقال پُر ملال ہو گیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت تاج الشریعہ کا انتقال اہل سنت و جماعت کے لیے خصوصًا اور تمام عالم اسلام کے لیے عمومًا دردناک حادثہ ہے، ربِ کریم ہم سب کو صبر عطا فرمائے اور خصوصًا شہزادۂ مخدوم گرامی علامہ عسجد صاحب کو اور پسماندگان کو صبر جمیل اور اس پر اجر جزیل عطا فرمائے۔ ہمارے بریلی شریف کو آپ علیہ الرحمۃ والرضوان کا نعم البدل عطا فرمائے۔

فقیر سنیچر کے روز صبح کو ہی بریلی شریف کو روانہ ہو گیا، پیلی بھیت شریف دادا جان حضور شیر بیشۂ اہل سنت علیہ الرحمۃ والرضوان کے مزار پاک پر حاضری دیتے ہوئے رات گیارہ بجے بریلی شریف حاضر ہوا، مولانا فیض میاں دام ظلہ کی وساطت سے تاج الشریعہ کے

سرہانے حاضر ہوا اور اوراد و وظائف پڑھتا رہا، پھر واپس آیا اور نماز جنازہ میں شمولیت کی تیاری کرنے لگا، گیارہ بجے کے آس پاس نماز جنازہ سے فارغ ہوا، پھر حضور تاج الشریعہ کی مرقدِ پاک پر واپس آیا اور شہزادۂ مخدوم گرامی عسجد خاں کے ہمراہ ازہری گیسٹ ہاؤس میں داخل ہوا، اور تدفین کے امور میں شامل ہوا۔

رب کریم حضور تاج الشریعہ کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے۔ آمین

فقیر محمد شایان رضا قادری برکاتی رضوی حشمتی اپنے دادا جان حضور شیر بیشۂ اہل سنت اور ان کی خانقاہ شریف، اپنے والد مشہودِ ملت اور ان کی خانقاہ کی جانب سے مخدوم گرامی عسجد میاں کو تعزیت پیش کرتا ہے، اور ان کے غم میں مکمل شریک ہے۔

رب کریم حضور تاج الشریعہ کے پس ماندگان کو صبر جمیل اور اس پر اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلاۃ والتسلیم

ابوالفضل محمد شایان رضا قادری برکاتی رضوی حشمتی غفرلہ الہ القوی

۲۴؍ جولائی ۲۰۱۸ء۔

حضرت شیر بیشۂ اہل سنت کی
خانقاہِ رضویہ حشمتیہ پیلی بھیت شریف

خانقاہ مشہودیہ جلالیہ
ڈوکم امیا شریف سدھارتھ نگر۔

حضرت سید غلام غوث قادری چشتی

سجادہ نشین آستانۂ بے کس پناہ قادریہ ولیہ جہانگیر نگر، فتح پور

پیام تعزیت صاحب زادہ محترم و جملہ پس ماندگان!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

کل مؤرخہ ۲۰/جولائی/۲۰۱۸ء بعد نماز مغرب عزیزم صاحب زادہ شیخ ابوحسام سید قمرالاسلام سلمہ ربہٗ نے بذریعۂ فون یہ روح فرسا خبردی کہ خانوادۂ بریلی شریف کے عالمی شہرت یافتہ، ممتاز عالم دین ، جانشین مفتی اعظم ہند، حضرت علامہ اختر رضاخان ازہری علیہ الرحمہ کا انتقال ہوگیا۔ ایک لمحے تک تو جیسے سکتہ کی کیفیت طاری ہوگئی، خبر پر یقین نہیں آیا، لیکن بالآخر چاروں طرف سوگوار ماحول کو دیکھ کر مشیت کے فیصلے کے سامنے زبان پر بے ساختہ کلمۂ استرجاع جاری ہو گیا۔

اناللہ وانا الیہ راجعون، عظم اللّٰہ أجركم وأجزل لكم الأجر والمثوبة، و ألهمكم الصبر والسلوان وأسأله أن يتقبله بالرحمة و والغفران، وجعل قبره روضة من رياض الجنان

حضرت علامہ ازہری اپنے اجداد کی علمی وراثت اور دینی استقامت کے سچے وارث تھے، ان کا شمار ان چند سعادت آثار بندگانِ خدا میں ہوتا تھا جن کی ذات میں خاندانی مجد و شرافت اور ذاتی فضل و کمال کا خوب صورت امتزاج تھا۔لوگوں کے دلوں میں ان کے لیے جو محبت وعقیدت پائی جاتی تھی، اسے بھی خاص فضل خداوندی ہی کہا جا سکتا ہے۔ان کی وفات سے ایسا محسوس ہورہا ہے کہ جیسے جماعت اہل سنت کا مرکزِ ثقل گم ہو گیا ہو۔ان کی رحلت سے فقہ وافتا اورعلم و حکمت کی بزم میں جو خلا پیدا ہوا ہے، بظاہر اس کے پُر ہونے کا دور دور تک امکان نظر نہیں آتا۔علماوصالحین اس دنیا سے جس تیزی کے ساتھ رخصت ہورہے ہیں،وہ جماعت کے حق میں نیک شگون نہیں ہے۔اللہ خیر فرمائے، آمین میں اس عظیم حادثے پر آپ کی خدمت میں اپنی جانب سے ، نیز جملہ متوسلین اور خانوادۂ جھونسی کے تمام خورد و بزرگ کی جانب سے تعزیت پیش کرتا ہوں۔ہم سب آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں،اللہ کریم آپ سب کو سلامت رکھے،صبر جمیل عطا کرے اور حضرت قبلہ کے درجات بلند فرمائے۔

آمین یارب العالمین بجاہ حبیب سید المرسلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

فقیر سید غلام غوث قادری چشتی

خادم آستانۂ بے کس پناہ یقادریہ ولیہ جہاں گیر نگر، فتح پور

ابو حسام حضرت مولانا سید قمر الاسلام علیمی علیگ صاحب زادہ

حضرت سید غلام غوث قادری چشتی

سجادہ نشین آستانۂ بے کس پناہ قادریہ ولیہ جہانگیر نگر، فتح پور

متعدّد احباب کے ذریعے یہ خبر مل رہی ہے کہ حضرت تاج الشریعہ علامہ ازہری میاں صاحب قبلہ کا انتقال پر ملال ہو گیا ہے۔

آپ کی وفات ملت اسلامیہ ہندیہ کے لیے ناقابل تلافی خسارہ ہے،مولا کریم حضرت کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے،پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

حضور رئیس ملت مولانا ابوالحامی سید رئیس اشرف اشرفی جیلانی میرانی جانشین سرکار شاہ میراں وبانی جامعہ فیضان اشرف رئیس العلوم، اشرف نگر، کھمبات، آنند، گجرات، انڈیا

افسوس ناک خبر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

موت العالم موت العالم

عالم اسلام کی عبقری شخصیت، جانشینِ مفتی اعظمِ ہند، حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی اختر رضا خاں قادری ازہری سقی اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ کا وصال پُرملال ہو گیا ہے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

غم کا طوفاں سینوں پر گر پڑا!!
تاج شریعت فخر رضویت چل دیئے

رب تعالیٰ آپ کے جملہ مردین، محبین، معتقدین، متوسلین، اعزا، اقربا خصوصًا اہل خانہ وشہزادۂ تاج الشریعہ حضرت مولانا عسجد رضا خاں قادری مدظلہ العالی کو صبر جمیل اور جماعت اہل سنت کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔

آمین یارب العالمین بجاہ نبیہ الامین وآلہ اصحبہ اجمعین۔

گزارش:

جملہ مریدین و معتقدین سلسلۂ عالیہ قادریہ اشرفیہ میرانیہ سے پُر خلوص گزارش ہے کہ حضور تاج الشریعہ کی نماز جنازہ میں شرکت کے لیے بریلی شریف پہنچیں، اور جو کسی وجہ سے نہیں پہنچ سکتے وہ اپنے گھر، مدرسہ یا مسجد وغیرہ میں برائے ایصال ثواب قرآن خوانی و دیگر کارِ خیر کا اہتمام کریں۔

فقط والسلام

خاکپائے محبوب سبحانی و گدائے محبوب یزدانی

ابوالجامی سید رئیس اشرف اشرفی جیلانی میرانی

جانشین سرکار شاہ میراں وبانی جامعہ فیضان اشرف رئیس العلوم، اشرف نگر، کھمبات ضلع آنند، گجرات، انڈیا

شہزادۂ حضور رئیس ملت حضرت مولانا سید نظامی اشرفی جیلانی میرانی
جامعہ فیضانِ اشرف رئیس العلوم، آنند، گجرات

افسوس صدہا افسوس

عالم اسلام کی مشہور و مقبول ہستی، جانشینِ مفتی اعظم ہند، حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری- تغمده الله تعالىٰ بغفرانه متواليا- اس دار فانی سے دار جاویدانی کی طرف رحلت فرما گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون

اس جان کاہ خبر نے پوری جماعت اہل سنت کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا، اطلاع ملتے ہی جامعہ فیضان اشرف رئیس العلوم کے جملہ اساتذہ و طلبہ غم و اندوہ میں ڈوب گئے اور فوراً برائے ایصالِ ثواب قرآن خوانی کا اہتمام کیے۔

حق سبحانہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ و اہل بیت اطہار کے طفیل حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی تربت پر رحمت و انوار کی برسات فرمائے اور جملہ خلفا، مریدین، محبین، معتقدین، متوسلین و پس ماندگان بالخصوص شہزادۂ حضور تاج الشریعہ حضرت مولانا عسجد رضا خان قادری مد ظلہ العالی کو صبر جمیل اور جماعت اہل سنت کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے، آمین یارب العالمین بجاہ النبیا لکریم ﷺ

فقط والسلام

سید نظامی اشرف جیلانی میرانی

انتخاب المشائخ حضرت مولانا سید محمد انتخاب عالم شہبازی معروف بہ حضور میاں صاحب سجادہ نشین خانقاہِ عالیہ شہبازیہ ملا چک شریف، بھاگل پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ظلمت کدے میں میرے شبِ غم کا جوش ہے
اک شمع تھی دلیلِ سحر سو خموش ہے!!!

عزیزم احرار عالم شہبازی برادر خرد-جو اس وقت الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور میں زیر تعلیم ہیں- کے ذریعہ یہ خبر پر غم پہنچی کہ جانشین مفتی اعظم ہند، فقیہ عصر حضرت علامہ اختر رضا خان معروف بہ ازہری میاں کا وصال پُر ملال ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بلا شبہ آپ عظیم خانوادے کے چشم و چراغ تھے اور اپنی علمی وجاہت میں بے نظیر و ممتاز۔ آپ کے چلے جانے سے دنیائے سنیت میں ایک ایسا خلا ہو گیا ہے جس کا پر ہونا مشکل ہے۔ اس غم و آلام کی گھڑی میں فقیر شہبازی خانوادۂ رضویہ سے اظہار تعزیت کرتا ہے۔ مولا کی بارگاہ میں دعا ہے کہ جانشینِ مفتی اعظم علامہ ازہری میاں علیہ الرحمہ کے حسنات کو قبول

فرمائے، ان کے درجات کو بلند فرمائے، ان کے جملہ محبین و متوسلین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

شریکِ غم

فقیر سید شاہ انتخاب عالم شہبازی غفرلہٗ

سجادہ نشین خانقاہ عالیہ شہبازیہ ملا چک

بھاگل پور، بہار

حضرت سید قیام الدین حسینی عظمتی سجادہ نشین خانقاہِ عالیہ چشتیہ عظمتیہ درگاہ شریف، باز بیریا،ضلع پورنیہ

وارث علومِ فاضل بریلوی، سچے جانشین حضور مفتیِ اعظم ہند،علامہ تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خاں کا وصال پورے اہل سنت میں غم کے ماحول کا باعث بنا۔اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات میں بلندی عطا فرمائے۔غم کے ساتھ ساتھ اس خوشی کا بھی احساس ہے کہ ہر خانقاہ اور مدارس سے اظہار افسوس کیا جا رہاہے۔ تمام تر پیغامات سے اتحاد و اتفاق کا انداز ہ لگ رہا ہے ۔ اللہ تبارک تعالیٰ اپنے حبیب کے صدقے میں قوم و ملت کے درمیان محبت و انسیت،اتفاق و اتحاد قائم فرمائے۔تمام بزرگوں کے ساتھ ساتھ اس مردخدامفتی اختر رضا خاں معروف بہ تاج الشریعہ کو بھی دنیاے اسلام فراموش کر نہیں پائے گی۔اللہ تعالیٰ ان کے اور ان کے سلاسل کے فیوض و برکات سے سنیت کا مالا مال فرمائے،ان کے اقارب و محبین معتقدین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(روزنامہ فاروقی تنظیم رانچی ۲۳؍ جولائی)

حضرت سید شاہ محمد صباح الدین چشتی منعمی ابوالعلائی

سجادہ نشین خانقاہ چشتیہ منعمیہ ابوالعلائیہ رام ساگر، گیا

حضور تاج الشریعہ کی موت کی خبر سن کر سخت صدمہ ہوا ہے۔ یہ اہل سنت و جماعت کے لیے عظیم نقصان ہے۔ ان کی موت ایک عہد زریں کا خاتمہ ہے۔ ہم اخوان و اہلیان خانقاہِ عالیہ چشتیہ منعمیہ ابوالعلائیہ دعا گوں ہیں اللہ انھیں غریق رحمت کرے اور پسماندگان، عزیزان، مریدان اور وابستگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

(روزنامہ فاروقی تنظیم رانچی ۲۲/ جولائی)

حضرت الحاج شاہ احمد علی علوی القادری

مرکزی خانقاہ آبادانیہ و ادارۂ تبلیغیہ ماڑی پور

کارزار دنیا میں یوں تو موت و زیست کا بازار ہر دم گرم ہے؛ لیکن اسی آنے جانے میں بعض ذاتیں ایسی ہوتی ہیں جن کے آنے سے لے کر رہنے تک اور جانے سے لے کر جانے کے بعد تک چمک، دمک اور دھمک بہت زیادہ محسوس کی جاتی رہی ہے۔خانوادۂ رضویہ کی ایسی ہی ذاتوں میں حضور اختر رضا خان ازہری کی ذات گرامی بھی بلاشبہ ایک ایسی ذات تھی جو دَور حاضر میں شرق وغرب، شمال و جنوب گویا پوری دنیاے سنیت کی تنہا محور تھی، آپ کی علمی، تصنفی، تدریسی تنظیمی، تحریکی، تبلیغی خدمات نیز سیرت و کردار، اخلاق و عادات، ملفوظات و معمولات سے قطع نظر صرف شکل وشباہت، نوری صورت اور شخصیت کی مقناطیسیت پر ہی نگاہ مرکوز کی جائے تو بلا شبہ ہر خاص و عام یہ پکار اٹھے گا کہ عرب و عجم میں عموماً اور ہندوستان میں خصوصًا حضور ازہری میاں کی شخصیت وہ شمع فروزاں تھی جس کے چہار جانب دیوانہ وار پروانوں کا ہجوم ہمیشہ رقصاں دیکھا گیا۔

حضرت کا قائم کردہ عظیم اسلامی درس گاہ جامعۃ الرضا سے جوں ہی آپ کے سانحۂ ارتحال کی خبر مرکزی خانقاہ آبادانیہ و ادارۂ تیغیہ ماڑی پور میں پہنچی حاضرینِ خانقاہ و ادارہ نیز اساتذہ وطلبۂ مرکزی مدرسۂ تیغیہ انوار العلوم، ماڑی پور دم بخود اس لیے رہ گئے کہ اگر چہ حضرت نے۷۵؍سالہ زندگی پوری کر لی تھی مگر اچانک داغ مفارقت دے کر اہل سنت وجماعت کو کرب یتیمی دے جائیں گے اور ان کے انتقال کی خبر سننی پڑے گی، یہ دنیاے سنیت کے شان و گمان میں نہیں تھا۔

(روزنامہ فاروقی تنظیم رانچی ۲۲؍ جولائی)

نبیرۂ اعلیٰ حضرت، نواسۂ حضور مفتی اعظم، خواہر زادہ و خلیفۂ حضور تاج الشریعہ،

حضرت علامہ مولانا نوید رضا خان قادری رضوی ازہری

خانقاہ قادریہ رضویہ، ممبئی

اپیل:

وارثِ علوم اعلیٰ حضرت، جانشین حضور مفتی اعظم ہند، حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان کا وصال پر ملال نہ صرف ہندوستان بلکہ پورے عالم اسلام کے لیے ناقابل تلافی نقصان ہے؛ کیوں کہ فرمایا گیا ہے: عالِم کی موت، عالَم کی موت ہے؛ کہ ان کے وجود سے ایک عالم سیراب ہوتا ہے، اور یہ کہ عالِم کی تعریف اور اس کی فضیلت میں حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: ''عالم بنو یا متعلم یا اس سے استفادہ کرنے والا یا محبت کرنے والا پانچواں نہ بننا کہ ہلاک ہو جاؤ گے۔'' اس فرمان کی روشنی میں تاج الشریعہ علیہ الرحمہ سے محبت کا تقاضا ہے کہ عالم اسلام کی تمام سنی مساجد میں ائمہ حضرات، ان کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے اس جمعہ کو ان کی سیرت طیبہ پر روشنی ڈالیں ان کی تعلیمات اور

استقامت فی الدین سے عوام اہلِ سنت کو روشناس کرائیں اور ان کے ایصال ثواب کا اہتمام کریں اور کم از کم ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی روح مبارک کو نذر کریں، عالم اسلام کے تمام ائمہ و ٹرسٹیانِ مساجد سے التماس ہے کہ اس گزارش کو عملی جامہ پہنا کر اپنا دینی، ملی اور اخلاقی فریضہ ادا کریں۔

اپیل کنندہ:

حضرت علامہ مولانا نوید رضا خان قادری رضوی ازہری خانقاہ قادریہ رضویہ، ممبئی

عربی زبان میں

فضيلة الشيخ محمد بادنجكي من علماء الشام

إخواني وأحبتي الكرام يحزنني أن أخبركم أن فضيلة الشيخ العالم الكبير القاضي مفتي الديار الهندية أختر رضا خان قد انتقل إلى رحمة الله مساء اليوم الجمعة حوالى الساعة السابعة والنصف مساء.

نامل منكم الدعاء له بأن يكون مع الانبياء والصحابة والصديقين والشهداء

الشيخ أبو يعرب قحطان من بغداد عراق

يرفع العلم من الأرض بموت العلماء صدق رسول الله سيدنا محمد صل ألله عليه وسلم. رحمه ألله تعالى برحمته الواسعة واسكنه فسيح جناته وأنزله منازل الصالحين وجمعه مع الحبيب المصطفى سيدنا محمد صل ألله عليه وسلم في الفردوس الأعلى من الجنة وألهمكم وأهله وذويه وأحبابه الصبر والسلوان وإنا لله وإنا إليه راجعون وصل الله على سيدنا محمد وعليه آله وصحبه وسلم تسليما كثيرا .

محمد حسين هاشم من السعودية العربية

رحم الله الشيخ اختر رضا وأسكنه الفردوس الأعلى وجعل في طلابه الخلف الصالح وإنا لله وإنا إليه راجعون.

محمد علي يماني من السعودية العربية

نعزي أنفسنا والمسلمين جميعا بوفاة شيخنا بالإجازة إمام أهل السنة والجماعة في بلاد الهند والسند والباكستان وسائر القارة الهندية فضيلة العلامة الشيخ الولي أختر رضا خان القادري الحنفي الماتريدي

نسأل الله تعالى له المزيد من النعيم وأن يجمعنا معه تحت ظل عرشه يوم لا ظل إلا ظله مع العافية في الدنيا والآخرة.

إنا لله وإنا إليه راجعون.

فضيلة الشيخ نضال بن إبراهيم آله رشي من تركي

رحم الله الشيخ محمد أختر رضا كان قد جاء إلى دمشق منذ ما يقارب عشر سنوات وكنت حينئذ في الشام الحبيبة المباركة، فاتصل بي ودعاني في جمع من مشايخ دمشق، وقال لي: نقلتُ من كتابك: "رفع الغاشية" ثماني صحيفات.

اللهم أكرم الله نزله، وأرفعه في عليين بفضلك وكرمك يا رب العالمين.

فضيلة الشيخ أحمد محمود الشريف من القاهرة مصر

نعزي أنفسنا والمسلمين جميعا، وأهل السنة والجماعة بالقارة الهندية وسائر الأمصار؛ في وفاة إمام أهل السنة والجماعة بالهند، العلامة، المفتي الأعظم للهند، القاضي: أختر رضا خان الحنفي الأزهري البريلوي القادري، رحمه الله رحمة واسعة وألحقه بالصالحين، وجعله مع النبيين والصديقين والشهداء والصالحين.

نجتمع غدا -إن شاء الله- في صلاة المغرب بمسجد مولانا الإمام الحسين رضي الله عنه، ثم نختم القرآن له بعدد ما يفتح الله علينا به من ختمات، ثم ندعوا الله له بالمشهد الحسيني الشريف عند سيد شباب أهل الجنة رضي الله عنه عسى الله أن يقبلنا جميعا و يرحمنا وأن يقبل دعاءنا للإمام رحمه الله.

والدعوة عامة للجميع من إخواننا طلاب العلم والسادة أهل الطريق وغيرهم من المحبين.

رحم الله فقيد الأمة وأدخله مدخل صدق مع النبيين والصديقين والشهداء والصالحين.

الشيخ عبد العزيز الخطيب الحسني من دمشق

نَنعى إلى العالم الإسلامي شيخنا المجيز العلامة محمد أختر رضا خان الأزهري البريلوي الملقب بتاج الشريعة المفتي بالبلاد الهندية وشيخ الطريقة القادرية عن عمر ناهز المئة عاما مليئة بالفضل والخير والعطاء والعلم والتعليم والثناء العاطر والتربية القويمة والذكر النقي والصيت الذائع في الفضيلة وحسن السمت.

ولد سنة ١٣٦٢ھ و تخرج من جامعة الازهر سنة ١٩٦٦ء.يتحدث العربية بطلاقة وهو حنفي ماتريدي قادري بريلوي.يقوم بترجمة مؤلفات جده العلامة الشيخ أحمد رضا خان الى العربية.

له ديوان شعر وقصائد و كتب في نقد الوهابية وتبيان حقيقة البريلوية.وله عدة تآليف في العقيدة والفقه.

تغمده الله بواسع رحمته وعوضه رضوانه والجنة وألحقه بخيار الصالحين من أحبابه وعوض المسلمين خيرا.

فضيلة الشيخ محمد محمود الحاجي من موريتانيا

رحم الله مفتي الديار الهندية وإمام أهل السنة والجماعة في هذا العصر الشيخ أختر رضا حفيد الإمام نادرة عصره أحمد رضا خان البريلوي:

وقد قلت بهذه المناسبة الأليمة:

نَبَأٌ أقضّ مَضاجِعي وبَرَاني وتَضَعْضَعَت من هَوْلِهِ أَركانِي

وانَه دَّ ركنُ الدين بعدَ ثَباته لمّا نعَوا لي دُرة الأزمانِ

نعَوَا " اختَرَ" البحرَ الذي قَذَفَتْ لنَا أمواجُه بالدُّر والمُرجان

تاجَ الشريعَة والحقيقةِ والهدى قطبَ الورى غوثَ الغريق العاني

أحيا لنا كُتُب الإمامِ المرتضى فهما لِفلْكِ الحقّ كالشّمسَانِ

أَسَفِي على تلكَ المَحَاسن من فَتَى قد عاشَ بالإيمان والإحسان

قد كان نورا يُهتدى بِضيائه واليوم أمسى ثاويا بجنان

فاللّٰه يجزيهِ بخير جزائه وينيلهُ مِ الرَّوْح والريحانِ.

فضيلة الشيخ رامي العبادي من العراق

بسم الله الرحمٰن الرحيم

(كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ)

ببالغ الحزن والأسى تلقينا خبر وفاة تاج الشريعة إمام أهل السنة والجماعة في بلاد الهند والسند والباكستان وسائر القارة الهندية فضيلة العلامة الشيخ الولي أختر رضا خان القادري الحنفي الماتريدي الأزهري شيخ الطريقة القادرية راجين من العلي القدير أن يتغمده برحمته الواسعة ، وأن يسكنه فسيح جناته، وأن يلهم أهله و ذويه ومحبيه جميل الصبر والسلوان.

إنالله وإناإليه راجعون.

أحباب الشيخ أحمد الحبال الرفاعى رحمه الله

انتقل اليوم إلى رحمة الله تعالى شيخي تاج الشريعة والحقيفة في الهند،ومفتي الهند سابقا، الوارث المحمدي الشيخ أختر رضا خان القادري الأزهري الذي كان من أصدقاء شيخنا أحمد الحبال الرفاعي اللهم جدد عليهما رحماتك.

وكان يزوره في مجالس الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم في الشام كلما زار سوريا.

نسأل الله أن يرحمه برحمته التي وسعت كل شيء ويجمعنا بهما مع الحبيب المصطفى صلى الله عليه وسلم في الجنة.

الصلاة على سيدي الشيخ أختر رضا خان اللهم جدد عليه رحماتك ستكون يوم الأحد القادم بعد صلاة الظهر في الهند في مدينة بريلي الشريفة.

فضيلة الشيخ أحمد ضبع من الشام

إن تشييع جنازة الشيخ العلامة الفقيه المفتي أختر رضا خان الهندي الحنفي البريلوي ،حفيد الإمام الشيخ أحمد رضا خان الحنفي البريلوي.

رحمه الله تعالى ورفع درجاته

الفاتحة

نادرة الأزمان سيدنا محمد النبهان آحباب الدكتور الشيخ محمود الحوت نعزي أنفسنا والمسلمين جميعا، وأهل السنة والجماعة بالقارة الهندية وسائر الأمصار؛ في وفاة إمام أهل السنة والجماعة بالهند، العلامة، المفتي الأعظم للهند، القاضي: أختر رضا خان الحنفي الأزهري البريلوي القادري، رحمه الله رحمة واسعة وألحقه بالصالحين.

فضيلة الشيخ عبد القادر الحسين

الدكتور في جامعة دمشق

نعزي أنفسنا والمسلمين جميعا بوفاة شيخنا بالإجازة إمام أهل السنة والجماعة في بلاد الهند والسند والباكستان وسائر القارة الهندية فضيلة العلامة الشيخ الولي أختر رضا خان القادري الحنفي الماتريدي ونسأل الله تعالى له المزيد من النعيم وأن يجمعنا معه تحت ظل عرشه يوم لا ظل إلا ظله مع العافية في الدنيا والآخرة.

وإنا لله وإنا إليه راجعون.

فضيلة الشيخ الحبيب على الجفرى

إنّا لله وإنا إليه راجعون

فقدت الأمة علمًا من أعلام الهدى وهو مفتى الهند الأعظم الفقيه المُحدِّث شيخنا تاج الشريعة محمد أختر رضا خان الحنفي القادري الأزهري.

ولد رحمه الله يوم الاثنين السادس والعشرين من شهر محرم لعام (١٣٦٢هـ) الموافق ٢ من شهر فبراير لعام ١٩٤٣م بمدينة بريلي في شمال الهند.

وهو من بيت علم عريق فهو ابن الشيخ المفسر الأعظم بالهند مولانا إبراهيم رضا (المكنى جيلاني ميان) ابن حجة الإسلام الشيخ محمد حامد رضا ابن الإمام الكبير أحمد رضا الحنفي البريلوي، ومن جهة والدته فإن جده من والدته هو المفتي الأعظم بالهند الشيخ محمد مصطفى رضا خان القادري الحنفي البركاتي، ابن الشيخ أحمد رضا خان الحنفي البريلوي.

أخذ الشيخ رحمه الله الدروس الأولية والعلوم الابتدائية العقلية والدينية عن العلماء الأكابر المعروفين في وقته، وعن والده وجده من والدته الشيخ محمد مصطفى رضا، وحصل على شهادة خريج العلوم الدينية من دارالعلوم منظر الإسلام بمسقط رأسه مدينة بريلي، ثم أكمل رحمه الله تعليمه في جامعة الأزهر الشريف بالقاهرة وتخرج من كلية أصول الدين بارعا في الأحاديث وعلومها ومتضلعا بها.

وقد استخلفه المفتي الأعظم بالهند الشيخ محمد مصطفى رضا خان قبل وفاته، فبرع الشيخ في الإفتاء وفي حلِّ المسائل المعقدة المتعلقة بالفقه.

وكان الشيخ يفتي ويعظ ويؤلف باللغات العربية والأردية والإنجليزية.

للشيخ رحمه الله العديد من المؤلفات منها فتاواه المعروفة بأزهر الفتاوى في خمس مجلدات وفتاواه باللغة الإنجليزية أيضًا.

وله حاشية على صحيح البخاري كما أن له شرحًا على بردة المديح اسمه: الفردة في شرح قصيدة البردة.

وللشيخ رحمه الله ديوانان ديوانه الأول المسمیٰ: "نغمات أختر" والثاني: "سفينة بخشش" بمعنى "سفينة العفو"، تضمنا قصائد باللغتين العربية والأردية.

(منقول بتصرف)

وقد شرف الفقير بزيارة كريمة من الشيخ في المنزل عقد فيها مجلس عظيم في روحانيته وحضوره، وتكرم على الفقير فيها بإجازة في مروياته وأسانيده عن أشياخه وكذلك في مصنفاته، كما عطّر المجلس بإنشاد عذب لقصيدة من نظمه، وحصل بين الأرواح انسجام وألفة وجمعية قدسية ذوقيه.

رحمه الله رحمة الأبرار وأسكنه الفردوس الأعلى من الجنة وألحقه بأسلافه الصالحين، وأخلفه في أولاده وطلبته ومريديه وذويه وفينا وفي الأمة بخلف صالح، ولا حرمنا أجره ولا فتننا بعده إنه نعم المولى ونعم النصير.

فضيلة الشيخ حازم محفوظ

عزاء واجب

رحل عن عالمنا في مساء يوم الجمعة ٢٠ من شهر يوليو ٢٠١٨م شيخنا الإمام مولانا محمد اختر رضا الهندي الأزهري أكبر شيوخ التصوف الإسلامي المستنير في الهند.

شرفت باللقاء به لأول مرة في مدينة كراتشي الباكستانية، أثناء انعقاد المؤتمر الدولي للاحتفاء بعيد ميلاد النبي الأكرم في شهر يناير من عام ٢٠٠١م قدمني له أستاذي الشيخ المحدث "عبد الحكيم شرف القادري" وبعد أن تصافحنا، قال لي:"لقد سمعنا عنك في الهند، وقرأنا ما كتبت عن جدنا إمام الصوفية في الهند مولانا "أحمد رضا خان" ثم دعا لي بالخير.

هذا وحرصت على اللقاء به عدة مرات في أيام المؤتمر الدولي.

ثم تفضل بمنحي سند الإجازة العلمية العامة في العلوم الإسلامية المؤرخ في ٢٩ من شهر شوال من عام ١٤٢١هجري، الموافق ٢٥ من شهر يناير من عام ٢٠٠١ ميلادي.

وفي عام ٢٠٠٩م قدم شيخنا الإمام محمد أختر رضا الهندي الأزهري في القاهرة، وأقيمت على شرفه احتفالية عظيمة في مركز الشيخ صالح كامل في جامعة الأزهر.

هذا وقبيل مقدم شيخنا في القاهرة، اتصل بي بعض الأخوة الهنود، ممن يتلقون العلم في جامعة الأزهر، وطلبوا مني الموافقة على إصدار الطبعة الثانية من كتابي المتواضع: "مولانا محمد أحمد رضا البريلوي الهندي عند صفوة من مفكري العرب **المعاصرين**" (يقع في ٣٧٥ صحيفة). وذلك ترحيبا بمقدم شيخنا، وعلى أن يوزع هدية مجانية في الاحتفالية الكبرى في مركز الشيخ صالح كامل. فرحبت بهذه المبادرة، وتم بالفعل إصدار الطبعة الثانية من الكتاب المذكور.

وفي الاحتفالية الكبرى، شرفت بلقاء شيخنا الإمام، وكان لقاء علم وخير.

رحم الله، شيخنا الإمام محمد اختر رضا الهندي الأزهري، وأدخله فسيح جناته. آمين

ماجد حامد الشيحاوى من العراق

انتقل إلى رحمة الله تعالى شيخي فضيلة الشيخ العالم الكبير القاضي المفتي أختر رضا خان البريلوي الهندي (حفيد الامام احمد رضا خان البريلوي رحمة الله عليه) قد انتقل الى رحمة الله اليوم الجمعة إنا لله وإنا اليه راجعون.

شيخ عبد العزيز الخطيب الحسني من دمشق

شيخ الطريقة القادرية الإمام الشيخ محمد أختر رضا خان سيدنا وإمامنا وأستاذنا الجليل وشيخنا المجيز مرجع الفواضل ومنبع الفضائل قاضي الديار الهندية بركة الزمان بحر العلوم و كنز العرفان ناصر السنة قامع البدعة تاج الشريعة المفتي محمد أختر رضا خان الأزهري بن المفسر الأعظم الشيخ إبراهيم رضا خان بن حجة الإسلام حامد رضا ابن الإمام الأكبر العلامة الجليل سيدى أحمد رضا خان بن خاتمة المحققين في الهند المفتي نقي علي خان بن العارف بالله مفتي الديار الهندية رضا علي خان عليهم الرحمة والرضوان

كان آية من السلف في التقوى والاستقامة والعلم واتباع السنة.

إن العين لتدمع وإن القلب ليحزن وإنا على فراقك يا كاشف المعضلات لمحزونون. جمعنا الله وإياكم تحت لواء الحبيب الأفخم والنبي الأعظم صلى الله عليه وسلم يوم القيامة.

فضيلة الشيخ جميل مصري نابلسي

انتقل الى رحمة الله تعالى شيخنا وسندنا العلامة الكبير مفتى الهند فقيه السادة الحنفية وشيخ الطريقة القادرية الرضوية تاج الشريعة.

إنا لله وانا اليه راجعون اليوم سيصلى على شيخنا تاج الشريعة محمد اختر الرضا خان فى مدينة بريلي،

فقدت الأمة الإسلامية علما من أعلامها فقيها وشيخا حنفيا ماتريديا قادريا، فالمصاب جلل والعوض من الله تعالى.

فضيلة الشيخ العلامة محمد احمد رضا النورانى البغدادى
دارالعلوم العليمية، جمدا شاهى، بستى الولاية الشمالية، الهند

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده و نصلى على رسوله الكريم

انتقل قاضى القضاة فى الهند، تاج الشريعة، الشيخ، الامام، العلامة محمد أختر رضا خان القادرى الأزهرى البريلوى إلى جوار رحمة الله تعالى فى ۷ ذى القعدة ۱٤۳۹ھ المصادف ۲۱ تموز ۲۰۱۸م يوم الجمعة المنصرم.

انا لله و انا اليه راجعون.

و بهذه المناسبة ابتهل إلى الله العلى القدير أن يغفر زلاته و يزيد حسناته و يرفع درجاته و يسكن فسيح جناته و أدعوه تعالى أن يكافئنا بمن يقوم مقامه و يسد مسده و يجازينا بمن يقودنا نحو الهداية و النجاة و يسلك بنا الى طريق الجنة.

هذا و اقدم التعازى الشجينة الصادرة من صميم فؤادى إلى أعضاء أسرته و كافة أفراد أهل السنة و الجماعة فى العالمين اجمعين.

و أخيرا فان وفاة الشيخ القادرى الازهرى تغمده الله بغفرانه خسارة فادحة لعوالم اهل السنة و الجماعة لايمكن انجبارها الا بتعذر و صعوبة بالغة فلعل الله يحدث بعد ذلك امرا.

محمد احمد رضا النورانى البغدادى.

دارالعلوم العليمية، جمدا شاهى، بستى الولاية الشمالية. الهند.

فضيلة الشيخ مولانا نثار مصباحي من خليل آباد، الهند

البقاء لله وحده، إنا لله وإنا إليه راجعون.

قد توفي قبل قليل مفتي الديار الهندية، تاج الشريعة، سيدنا الشيخ العلامة أختر رضا القادري الأزهري، حفيد الإمام أحمد رضا الحنفي الهندي.

رَحِمه الله تعالى رحمة الأبرار و أدخله في جنات الفردوس مع النبيين والصديقين و الشهداء و الصالحين و حسن أولئك رفيقا.

فضيلة الشيخ مولانا محمد راحت خان القادري

من دار العلوم فيضان تاج الشريعة بريلي المباركة

فضيلة الشيخ العالم الكبير مفتي الديار الهندية العلامة محمد أختر رضا خان القادري الحنفي قد انتقل الى جوار الله تعالى مساء اليوم الجمعة حوالى الساعة السابعة والنصف مساء.

إنا لله وإنا إليه راجعون

اللهم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه ووسع مدخله واكرم نزله بجاه سيد المرسلين سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين.

المفتى توفيق الرضا العليمى مؤظف العلاقة العامة للمركز فضل الحق أكادمى

الحاج حسين الأمين العام للمركز فضل الحق أكادمى

المهندس فيروز الثقافى الأزهرى مدير للمركز فضل الحق أكادمى

انا لله وانا اليه راجعون

هذا فقدان عظيم للإمة الاسلامية انتقال شيخنا الحبر العلامة البحر الفهامةمظهر الحقائق و موضح الدقائق مفتى الهند المحدث مولانا تاج الشريعة محمد أختر رضا خان الأزهرى تغمده الله برحمته و رفع الله درجته فى فسيح جناته.

كان الشيخ شخصية يتيمةوإماما بارعا عاش قدوة للبشرية وكافة المجالات.ومن الجلى كل الجلاء ان الشيخ أبقى آثارا خالدة ورموزا بارزة بالخطابة والكتابة التى تفوق الكلمات بالصراحة. ألحق الشيخ رحمة الله ريشة ذهبية فى حقول الروحية و نشاطات الدينية.جذب كثير من الجماهير إليه فى مناحى شتى الحياة.

نحن احتفلناحفلة مباركةلتذكار الشيخ رحمه الله تحت مظلة مجمع مركز علامة فضل حق أكادمى ،والله نسال ان يرفع درجته فى عليين وأن يصب علينا من بركاته و أن ينفعنابعلومه.

آمين يا رب العالمين.

اتحاد طلبة الهند بمصر

وفاة الإمام الرباني، المفتي الأعظم بالهند، الشيخ تاج الشريعة الأزهري

إتحاد طلبة الهند بمصر يخبركم بغاية الحزن والألم بأن فضيلة الشيخ الإمام العلامة المفتي محمد أختر رضا خان القادري الحنفي الأزهري الهندي المعروف ب"تاج الشريعة" حفيد الإمام أحمد رضا خان القادري الحنفي – رضي الله تعالیٰ عنهما – انتقل إلى جوار رحمة الله سبحانه وتعالى، بتاريخ: ٢٠/ ٧/ ٢٠١٨م على الساعة السابعة والنصف مساء يوم الجمعة المباركة (بتوقيت الهند)، في مسقط رأسه بريلي الهند. إنا لله وإنا إليه راجعون.

توفي الإمام (٢٠/ ٧/ ٢٠١٨م) وكان ابن أربع وسبعين سنة، وسبعة أشهر، وعشرين يوما وجدير بالذكر بأن الراحل كان من الأزهرين القدامى، تعلم في "جامعة الأزهر الشريف بالقاهرة في الفترة ما بين ١٩٦٣م إلى ١٩٦٦م، و تخصص في الحديث والتفسير، وتخرج من كلية أصول الدين بارعا في الأحاديث والتفاسير وعلومهما، و كان من عباقرة أهل السنة والجماعة في الديار

الهندية، سعى سعيا حثيثا في نشر الإسلام والدين في أنحاء العالم، وإن وفاة الشيخ تعد خسارة كبيرة في المجال العلمي والروحي في الهند خاصة وفي خارجها عامة.

فيتقدم الإتحاد الطلبة الهند بمصر بخالص العزاء لأسرة هذا الراحل الرباني سائلا المولى -عز وجل- أن يرفع درجاته، و يتغمده بواسع رحته، وأن يسكنه فسيح جناته مع النبيين والصديقين والشهداء والصالحين وحسن أولئك رفيقا .

اللهم اغفرله وارحمه وعافه واعف عنه وأكرم نزله ووسع مدخله واغسله بالماء والثلج والبرد، ونقه من الخطايا كما ينقى الثوب الأبيض من الدنس و أبدله دارا خيرا من داره وأهلا خيرا من أهله، وأدخله جنة الفردوس الأعلى وأعذه من عذاب القبر ومن عذاب النار بالمصطفى الكريم – صلى الله عليه وسلم-.

اللهم احفظ أولاده، وأهل بيته، وجميع أحبابه، ومريديه، وتلاميذه، وأقاربه من كل سوء ومن حسد الحاسدين من الإنس والجن، اللهم تقبل دعاءنا بالمصطفى الكريم -صله الله عليه وسلم - آمين يا أكرم الأكرمين.

اتحاد طلبة الهند بمصر

رئيس الاتحاد محمد مبارك حسين

فرع المنظمة العالمية لخريجي الأزهر الشريف بالهند

ينعى فرع المنظمة العالمية لخريجي الأزهر الشريف بالهند بمزي من الرضا بقضاء الله وقدره العالم الكبير الجليل القاضي والمعروف بتاج الشريعة الشيخ أختر رضا خان القادري الأزهري الذي توفي اليوم في الساعة السابعة والنصف مساء في مسقط رأسه بريلي، بأترابراديش، الهند.

وقال مسؤول الإعلام بفرع المنظمة بالهند ونائب الأمين العام الأستاذ فضل الرحمن الأزهري في بيان له أثر التاريخ سيذكر عالم الهند الرباني الجليل بكل اعتزاز وتقدير لإثرائه الحياة العلمية في الهند و شبه القارة الآسيوية بمنجزاته العلمية والدعوية والروحية وبما قدمه للعلوم الدينية من روائع الخدمات.

وقال رئيس فرع المنظمة العالمية لخريجي الأزهر الشريف بالهند الأستاذ الدكتور محمد مبين سليم الأزهري أستاذ بجامعة على جراه خلال تقديمة العزاء الواجب إلى جميع الأزهريين خاصة في أنحاء الهند أصالة عنه ونيابة عن الفرع إن وفاة العلامة الشيخ أختر رضا خان القادري الأزهري تعد خسارة كبيرة في المجال الديني والعلمي والروحي وفي الهند خاصة في فترة عصيبة تمر بها

الأمة الإسلامية الهندية ، من الجدير بالذكر أن الراحل كان من الأزهريين القدامى في الهند وممن كان له صيت حسن في العالم الإسلامي والعربي.

وفرع المنظمة العالمية لخريجي الأزهر الشريف بالهند ، إذ ينعى العالم الجليل ، فإنه يتقدم بخالص العزاء لأسرة الراحل سائلا الله -تعالى- أن يتغمده بواسع رحمته، وأن يسكنه فسيح جناته، وأن يلهم أهله وذويه الصبر والسلوان. "إنا لله وإنا إليه راجعون" .

أ.د محمد شهاب الدين الأزهري

أمين عام لفرع المنظمة بالهند

مكتب الفرع بالهند نيو دلهي

دینی تنظیم و تحریک کی طرف سے

جملہ اراکین رضا اکیڈمی ورضا آفسیٹ

بتاریخ ۲۰/ جولائی/ ۲۰۱۸ء – ۶/ ذوالقعدہ/ ۱۴۳۹ھ بروز جمعہ مغرب بعد عالم اسلام کے عظیم عالم ومفتی، رضویوں کی جان اہلِ سنت کی پہچان، وارث علوم اعلیٰ حضرت، جانشین حضور مفتی اعظم، قاضی القضاۃ فی الہند، حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا قادری رضوی از ہری کا وصال ہو گیا،

انااللہ وانا الیہ راجعون

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے محبوبِ اعلیٰ حضور سرکار کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صدقہ و طفیل اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلے حضرت پر رحمت و نور کی بارش فرمائے۔ جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کے پس ماندگان اور جملہ مریدین ومتوسلین کو صبر جمیل و اجر جزیل عطا فرمائے۔

شرکائے غم

جملہ اراکین رضا اکیڈمی ورضا آفسیٹ

(ماخوذ از ہفت روزہ مسلم ٹائمز، ممبئی)

جامعہ امام احمد رضا، کوکن

وہ علوم اعلیٰ حضرت کے وارث، قاضی القضاۃ فی الہند، اپنے زمانے کے مفتیِ اعظم، فقیہِ اعظم ہند، فخر ازہر، مرجعِ علما، مصنف، مترجم اور اعلیٰ محرر، مدبر، محدث، استاذ الاساتذہ، ایسے بے شمار فضل وکمال کے مالک تھے۔

۲۰/ جولائی / ۲۰۱۸ء بروز جمعہ قبل نمازِ مغرب وارثِ علومِ اعلیٰ حضرت تاج الشریعہ علامہ مفتی اختر رضا خاں ازہری بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کا انتقال ہوا، بعد نمازِ مغرب جیسے ہی اندوہ ناک خبر جامعہ میں پہنچی ہر طرف سوگ کا ماحول ہوگیا، معلمین و معلمات طلبہ و طالبات سب غم میں ڈوب گئے، مقبول العلماء حضرت مفتی قاضی محمد ابراہیم مقبولی صاحب قبلہ (سرپرست اعلیٰ جامعہ ہذا) اور دیگر ذمہ داران اور اساتذہ کی فوری میٹنگ ہوئی اور دو دن کی تعطیل کا اعلان کیا گیا، طلبہ برکاتی مسجد میں اور طالبات اپنی مسجد میں قرآن خوانی اور ذکر و اذکار کی محفل میں مشغول ہوگئے۔ بعد نمازِ عشا حضرت مفتی قاضی محمد ابراہیم مقبولی صاحب قبلہ طلبہ سے مخاطب ہوئے اور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے اوصافِ حمیدہ بڑے خوب صورت لب و لہجے میں بیان فرمایا۔

آپ نے فرمایا:

حضرت فقہ و افتا کے باب میں بے مثال تھے۔ آپ کی دینی خدمات کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ حضرت کی رحلت ملت کا عظیم خسارہ ہے۔ برسوں تک اس کی بھرپائی کی اُمید نظر نہیں آتی۔ بڑے دعاؤں کے بعد ایسے لوگ دنیا میں تشریف لاتے ہیں، ایسے علما، اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہوتے ہیں۔ ان کی رہتی زندگی میں ان کی قدر کرنی چاہیے۔ جانے کے بعد سوائے افسوس کے کچھ ہاتھ نہیں آتا، آپ نے مزید فرمایا کہ تاج الشریعہ علیہ الرحمہ اور جامعہ امام احمد رضا، کوکن کے بانی، مکین جنت البقیع الحاج اسمٰعیل احمد جانی علیہ الرحمہ کے تعلقات دیرینہ تھے، سنی جمعیۃ العلماء کے قیام سے ہی حاجی صاحب اس کے رکن تھے اور اس کے پلیٹ فارم سے ہمیشہ جماعت کے کاموں میں ہر طرح سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے، وقتاً فوقتاً جب بھی حاجی صاحب کی حضور تاج الشریعہ سے ملاقات ہوتی تو آپ جامعہ کی خدمات کو سراہتے اور مسلک اعلیٰ حضرت کے تئیں خدمات سے بہت خوش ہوتے، تعلیم نسواں کے حوالے سے حاجی صاحب کی کاوشوں اور ارادوں کی حوصلہ افزائی فرماتے، بعدِ مجلس مفتی صاحب قبلہ و دیگر ذمہ داران اور طلبہ نے حضور تاج الشریعہ کے آخری دیدار سے فیضاب ہونے کی غرض سے جامعہ سے بریلی شریف کی طرف رخت سفر باندھا۔

دوسرے دن بھی بعد نماز فجر پھر اساتذہ و معلمات طلبا و طالبات نے قرآن خوانی کی محفل سجائی، یہ سلسلہ ۱۲ بجے تک جاری رہا، قرآن پاک کی تلاوت، افضل الذکر کلمۂ طیبہ، آیت کریمہ اور درود شریف کا ورد طلبہ و طالبات کرتے رہے، آپ کے جنازہ اور تدفین تک برابر ذکر

و اذکار کی محفلیں سجتی رہیں، طلبہ و طالبات کے ذریعے بے شمار ختم قرآن اور مختلف پاروں کی تلاوت کی گئی۔

جس وقت آپ کا جنازہ ہوا اس وقت بھی طلبہ و طالبات قرآن خوانی میں رطب اللسان تھے اور حضرت کے بلندی درجات، آپ کے مریدین و متوسلین کے لیے صبر جمیل اور آپ کے وسیلے سے عالم اسلام کے لیے امن و امان کی دعائیں کرتے رہے۔

یہاں کے شافعی طلبہ و مدرسین نے غائبانہ نمازِ جنازہ کا اہتمام کیا اور اپنے مخصوص انداز میں خوب اوراد و وظائف کی محفل قائم کی، جامعہ کی جتنی شاخیں ہیں سب میں دو یوم کی تعطیل کا اعلان کیا گیا۔ اور وہاں بھی قرآن خوانی و ذکر و اذکار کا مسلسل کا اہتمام کیا گیا۔

اراکین سنی تبلیغی جماعت و جماعت رضائے مصطفیٰ
شیرانی آباد، ناگور شریف، راجستھان

تعزیت نامہ

مخدومِ قوم حضرت علامہ مفتی محمد عسجد رضاخان قادری برکاتی مدظلہ النورانی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس وقت دنیاے سنیت، وارثِ علوم اعلیٰ حضرت، حضور تاج الشریعہ، علامہ اختر رضاخان ازہری علیہ الرحمہ کے وصال پر ملال کی خبر سے سوگوار اور زار زار ہے۔ زبان و فکر کے ساتھ ہرطرف غموں کا بسیرا ہے۔آنی جانی اور فانی دنیا میں ایسے اشخاص ہی ہوتے ہیں جن کے جانے سے پورا چمن سونا سونا ہو جائے۔ اور کیوں نہ ہو، جن کے اسیروں میں کیا عوام ، کیا علما،کیا اتقیا اور کیا سادات سب ایک قطار میں ہوں،اس عالم ربانی کا اٹھ جانا، یقیناً ایک جہان کی موت ہے۔گویا علم وتقویٰ، ارادت و مقبولیت اور بزرگوں کی نسبت نے آپ کو مجمع البحار بنادیا تھا۔ کسی ایک شخصیت میں بیک وقت یہ تمام اوصاف زمانوں بعد جمع ہوتے ہیں۔آپ کی

والہانہ مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ مرض الموت میں مبتلا سے لے کر دم وصال تک ہر جگہ ہر مناسب موقع پر آپ کے لیے دعائیں ہوتی رہیں،وصال کی خبر کی تصدیق کے ساتھ ہی آپ کے لیے ایصال ثواب دعاؤں اور اذکار جمیلہ کی گزارشوں اور اہتمام کا ایک سلسلہ چل پڑا،یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ دلوں پر آج بھی رضا کی محبتوں کا اجارہ ہے۔

الحمد للہ !شیرانی آبادان خوش نصیب بستیوں میں سے ایک ہے جہاں آپ نے کئی با تبلیغی دورے فرمائے،جو اپنے آپ میں بڑی سعادت مندی کی خصوصًا سنی تبلیغی جماعت شیرانی آباد کی سر پرستی فرمانا اور سربراہِ اعلیٰ گل رضا، حضرت علامہ مولانا محمد حنیف خان رضوی مدظلہ العالی پر خصوصی نظر کرم فرمانا اور اپنی اجازت و خلافت سے نوازنا اور ہزاروں عقیدت مندوں کو اپنے حلقۂ ارادت میں قبول فرمانا ہماری قوم پر احسان عظیم تھا۔

اللہ کریم بطفیل نبی کریم ﷺ آپ کو دیگر اہل خانہ و جملہ خانوادۂ رضویہ اور تمام مریدین ومتوسلین کو صبر جمیل عطا فرمائے، اور کما حقہٗ جانشینی کا حق ادا کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

حضرت سید سعید الرحمٰن افسر بیگ قادری

وجملہ عہدے داران و اراکین مرکزی میلاد، سیرت کمیٹی سنی جمعیت آل کرناٹک،

مرکزی جلوس محمدی کمیٹی کاٹن پیٹ بنگلور

وارث علوم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی، شیخ الاسلام والمسلمین،جانشینِ مفتیِ اعظم ہند،فقیہ العصر حضرت علامہ مفتی الحاج اختر رضا خان ازہری علیہ الرحمہ فخر جامعہ ازہر،مصر، بریلی شریف اپنے رب حقیقی سے جا ملے۔از ابتدا تا انتہا حضرت نے اپنی ساری زندگی خدمت دین و سنیت اور تحفظ ناموس رسالت،عقائد اہل سنت کی بقا کے لیے صرف کردی۔حضرت کی رخصتی دنیاے سنیت کے لیے ناقابل تلافی نقصان ہے۔علمی، عملی،تقریری ، تحریری ، تحریکی، ہر محاذ پر ہر شعبے میں حضرت کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔حضرت سے فیض یاب مرید ین ، معتقدین ، متوسلین کا حلقۂ ارادت ہندستان ہی نہیں بیرونی ممالک میں لاکھوں کی تعداد میں پھیلا ہوا ہے۔حضرت کا ورود مسعود صوبۂ کر ناٹک کے اضلاع میں ہوتارہا۔بشمول شہر بنگلور مسلمانان اہل سنت و جماعت نے استفادہ کیا۔دنیا

بھر سے حضرت کی نماز جنازہ اور تدفین کے لیے لاکھوں کی تعداد میں لوگوں کا جم غفیر شریک رہا۔ہم بارگاہ الٰہی میں دعا گو ہیں کہ پروردگار عالم اپنے محبوب بندوں کے صدقے وطفیل حضرت کے درجات کو بلند فرمائے۔ان کانعم البدل عطا فرمائے، ان کے اہل خانہ کو ، خاندان کے افراد اور ان کے چاہنے والوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضرت کے روحانی فیوض و برکات ہم سب پر جاری رہے۔

سید سعید الرحمٰن افسر بیگ قادری

(روزنامہ عالمی سہارا بنگلور ۲۳/ جولائی)

ماہنامہ پیغامِ شریعت، دہلی کی طرف سے

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ کا سانحہ رحلت قوم کا ناقابل تلافی نقصان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عالمِ اسلام کے عظیم رہ نما، برِ صغیر میں اہل سنت کی آبرو، ہندوستان کے قاضی القضاۃ، وارث علوم اعلیٰ حضرت، پندرہویں صدی کی عظیم روحانی شخصیت، فخرِ ازہر، جانشین حضور مفتی اعظم ہند، شیخ الاسلام والمسلمین، تاج الشریعہ، کنز الکرامۃ، جبل الاستقامت، حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں قادری برکاتی رضوی ازہری آج ہم سے ہمیشہ کے لیے رخصت ہو گئے، دنیاے سنیت یتیم ہوگئی، رحلت کی خبر احساسات پر بجلی بن کر گری اور پورے وجود کو متزلزل کرگئی۔

طبیعت، اس خبرِ وحشت اثر کی صداقت پر یقین کرنے کے لیے بالکل تیار نہ تھی، مگر اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا، قضاے الٰہی سب پر مقدم ہے اور ان کے رب بے نیاز نے جو چاہا وہی ہوا، جب چاہا ہمیں دیا اور جب چاہا اپنے پاس بلا لیا، اس کے فیصلے پر تسلیم و رضا ہی نشانِ سعادت ہے۔

لیکن اب ان کے بعد اس بھری دنیا میں بھی ایک تنہائی سی محسوس ہونے گئی ہے، دور دور تک تاریکی کا احساس ستانے لگا ہے، لگتا ہے قوم کی کشتی اچانک ناخدا سے محروم ہو گئی ہو، اب ایسا کہاں سے لائیں کہ ان سا کہیں جسے؟ کہاں سے وہ شخصیت لائیں جنھیں شریعت کی بے لاگ پاس داری کی ضمانت اور قوم کی آبرو سمجھیں؟ کون ہے جس کے چہرے کی ایک جھلک دیکھنے کو عامۃ الناس ہجوم کریں؟ اور جس کا علمی فیضان امام احمد رضا قدس سرہ العزیز کی حمایتِ حق کا آئینہ دار ہو۔

آج تاج الشریعہ ہمارے درمیان نہیں رہے؛ لیکن اسلامیانِ ہند کو مالا مال کر گئے ہیں، درجنوں تصانیف و حواشی، درجنوں تراجم، ہزاروں وعظ و بیانات، سیکڑوں فتاوی، اور لاکھوں مریدین و متوسلین ان کی یادگار ہیں، جامعۃ الرضا کی فلک بوس عمارتیں، شرعی کونسل آف انڈیا، بریلی شریف کی فقہی مجلس، اور مرکزی دار الافتاء بریلی شریف ان کے فیوض و برکات کا سرچشمہ بن کر امّتِ مسلمہ کو علم و معرفت کے باڑے بانٹتے رہیں گے۔

تاج الشریعہ کے وصال کے موقع پر مسلمانانِ ہند کے ساتھ ساتھ سارا عالمِ اسلام سوگوار ہے، ''ہم ماہنامہ پیغامِ شریعت دہلی'' کی ٹیم کی طرف سے حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے پسماندگان تمام خانوادہ اعلیٰ حضرت خصوصًا جانشینِ تاج الشریعہ حضرت علامہ عسجد رضا صاحب قبلہ کی بارگاہ میں تعزیت پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت

کی روح پر فتوح کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے ، پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور حضرت کی رحلت سے اہل سنت و جماعت کے اندر جو عظیم خلا پیدا ہو گیا ہے اسے غیب سے پر کر دے، آمین بحرمۃ سید المرسلین علیہ و علیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

فیضان مصطفی قادری، سجاد عالم رضوی، محمد قاسم القادری، طارق انور مصباحی و دیگر رفقائے کار مجلسِ ادارت، مجلس مشاورت۔

ای میل: Paighameshariat@gmail.com

جامعۃ المؤمنات، حیدرآباد کا تعزیتی پیغام

ممتاز عالم دین تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری رضوی ازہری جانشینِ حضور مفتیِ اعظم ہند بریلوی شریف کے سانحۂ ارتحال ملتِ اسلامیہ کے لیے عظیم نقصان ہے، دنیاے سنیت کا نا تقابل تلافی نقصان ہے، مناظر اہل سنت کی حیثیت سے آپ کو جانا جاتا تھا، ایک عالم دین کی موت عالَم کی موت ہے،ایک عالم دین میں جو خوبیاں پائی جاتی ہیں وہ تمام خوبیاں آپ کے اندر بدرجۂ اتم موجود تھیں، حضرت کی زندگی میں سرکارِ مدینہ ﷺ کی سنت کی عملی جھلکیاں نظر آتی تھیں، عشق رسول آپ کا سرمایہ تھا۔ عاجزی و انکساری کے ساتھ پیش آنا آپ کی فطرت تھی، ہم تمام معلمات جامعۃ المؤمنات آپ کی اس سانحۂ ارتحال پر اظہار تعزیت پیش کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کو جنت نعیم عطا فرما اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرما۔

(راشٹریہ سہارا حیدر آباد ۲۲؍ جولائی)

جملہ اساتذہ و اراکین
سلطان الہند و رضا دارالعلوم، آستانہ گل علی بابا، بھلواڑہ، راجستھان

بخدمت اقدس

شہزادۂ حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مولانا الحاج سید رضا صاحب قبلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

فقیہ اسلام، وارث علوم اعلیٰ حضرت ، قاضی القضاۃ فی الہند حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے سانحۂ ارتحال کے دردناک و اندوہ ناک خبر سن کر بے حد رنج و ملال ہوا، دارالعلوم کی پوری فضا غم و اندوہ میں ڈوب گئی۔

اناللہ و انا الیہ راجعون

اللہ رب العزت اپنے محبوب برحق کے صدقے میں حضرت کے درجات بلند فرما کر جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے اور اپنا قرب خاص عطا فرمائے اور حضرت کی عمر بھر کی فقید المثال دینی، علمی اور تبلیغی و مسلکی خدمات جلیلہ

کو قبول فرما کر اپنی کریمی سے اجرِ عظیم مرحمت فرمائے اور جماعت اہل سنت و جماعت کو آپ کا نعم البدل نصیب فرمائے۔

حضور تاج الشریعہ قاضی القضاۃ فی الہند علیہ الرحمہ کے وصال پر ملال کی تعزیت صرف ان کے پسماندگان ہی نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کو پیش کی جاتی ہے،آپ کے وصال پرملال سے جملہ عوام و خواص خود کو یتیم محسوس کر رہے ہیں۔

دارالعلوم سلطان الہند و رضا بھلواڑہ ، راجستھان آپ کے غم میں برابر کا شریک ہے، تمام اساتذہ و اراکین دارالعلوم کی جانب سے تعزیت قبول فرمائیں۔

(بشکریہ حضرت مولانا دانش رضا مصباحی، پیلی بھیت)

سیاسی لیڈران کی طرف سے

قائد امت جناب رجب طیب اردغان، صدر جمہوریہ ترکی

امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے حفید تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں کو اللہ اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عنایت فرمائے اور ان کے درجات کو بلند فرمائے، بلاشبہ ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور ہمیں اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاف محبین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے، نہیں ہے کسی نیکی کو انجام دینے کی طاقت مگر اللہ کی مدد سے اور نہ ہی کسی برائی سے بچنے کی طاقت مگر اللہ کی مدد سے، ہم لوگوں کے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز در مددگار ہے۔

(ماخوذ از روزنامہ انقلاب، نئی دہلی،)

راہل گاندھی صدر نیشنل کانگریس

درگاہِ اعلیٰ حضرت و جماعت رضائے مصطفیٰ کے نائب صدر سلمان میاں نے بتایا کہ گزشتہ شام راہل گاندھی کا فون آیا تھا، انھوں نے تاج الشریعہ کے وصال پر افسوس کا اظہار کیا، اور پس ماندگان اوران کے عقیدت مندوں کو تسلی دی۔

(روزنامہ انقلاب ۲۴/ جولائی، ۲۰۱۸ء)

نتیش کمار وزیر اعلیٰ صوبۂ بہار

علامہ ازہری میاں کے انتقال سے بین الاقوامی سطح پر تعلیمی اور سماجی دنیا کو نا قابل تلافی نقصان ہوا ہے۔مولانا اختر رضاخان کے انتقال سے ہم نے امن وشانتی کے ایک بڑے علم بردار کو کھودیا ہے۔از ہری میں اقلیتوں کی فلاح کے لیے ہمیشہ کوشاں رہے۔ازہری میاں کو خانۂ کعبہ کے غسل کے موقع پر ہندوستان سے مہمانِ خصوصی کے طور پر مدعو کیا جانا اور جامعہ ازہر مصر کی جانب سے انھیں فخراز ہر ایوارڈ دیا جانا ہمارے ملک کے لیے فخر کی بات ہے۔خدا تاج الشریعہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ان کے مریدین اور اہل خانہ کو نا قابل تلافی نقصان برداشت کرنے کی قوت دے۔

(ماخوذ از اردو اخبار)

بریلی حلقہ سے ایم پی اور مرکزی وزیر سنتوش گنگوار

ان (تاج الشریعہ) کی موت سے سماجی نقصان ہوا ہے۔

(روزنامہ سالار بنگلور ۲۳/ جولائی)

شیوپال سنگھ یادو سابق کابینی وزیر اتر پردیش

" علم کے عظیم چراغ تاج الشریعہ مولانا اختر رضا خان ازہری صاحب نہیں رہے۔ ایشور انھیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔"

(ماخوذ از ٹوئٹر)

اکھلیش یادو سابق وزیر اعلی اتر پردیش

" مفتی محمد اختر رضا خان قادری -جو بہت سے لوگوں میں ازہری میاں کے نام سے معروف ہیں- اُن کی وفات پر مَیں تعزیت پیش کرتا ہوں۔"

(ماخوذ از ٹوئٹر)

ایم حسنین قومی صدر برائے قومی پارٹی آف انڈیا

علامہ مفتی اختر رضا خاں ازہری میاں کی وفات صرف خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے لیے خسارہ نہیں؛ بلکہ پوری سنی دنیا کے لیے عظیم خسارہ ہے۔

دیگر مکتبۂ فکر کی طرف سے

مولانا اسرار الحق قاسمی ممبر آف پارلیمنٹ
تاج الشریعہ کی رحلت: ملت ایک عظیم علمی و مذہبی راہ نما سے محروم ہوگئی

مفتی (اختر رضا خاں) صاحب کا تعلق ہندوستان کے ایک مؤقر علمی خانوادے سے تھا اور وہ مسلمانوں میں عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے، انھوں نے تاحیات بے شمار علمی و فکری خدمات انجام دیں، ملک و بیرون ملک کے کئی بڑے علمی اداروں کو ان کی سرپرستی حاصل تھی اور ان کے زہد و تقویٰ کا اعتراف کیا جاتا تھا۔

مفتی اختر رضا خان نے پوری زندگی اپنے آپ کو دینی علوم کی اشاعت اور معاشرے کی اصلاح میں مصروف رکھا اور وہ حقیقی معنوں میں اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان رحمہ اللہ اور اپنے نانا مفتیِ اعظم ہند کے جانشین تھے۔ موجودہ دور قحط الرجال کا دور ہے جس میں اللہ کے نیک بندے اور امت کی فکر کرنے والے خاصانِ خدا کی قلّت ہے ایسے میں مفتی اختر رضا خان کی رحلت نے مسلمانوں میں ایک اور خلا پیدا کر دیا ہے، جس کا پُر ہونا بظاہر مشکل نظر آتا ہے۔ رنج و غم کی اس گھڑی میں ہم مفتی صاحب مرحوم کے اہلِ خانہ اور دنیا بھر میں پائے جانے والے ان کے متوسلین متعلقین سے تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے تمام حسنات کو قبولیت سے نوازے۔

(ماخوذ از روزنامہ صحافت، ۲۴/ جولائی/ ۲۰۱۸ء)

مولانا محمد ولی رحمانی (بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ)

علامہ اختر رضا خان ازہری کا انتقال ملت اسلامیہ کا بڑا نقصان ہے۔ مولانا اختر رضا خان ازہری بریلوی حلقے میں تاج الشریعہ کے نام سے معروف اور مولانا احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ کے حلقے کے سر براہ شمار ہوتے تھے، ان کا انتقال امت کے لیے ایک سانحۂ عظیم ہے۔

مولانا اختر رضا خان کی شخصیت نہ صرف ملک بلکہ بیرون ملک میں بھی باوقار، مقبول اور معتبر تھی۔ آپ نے تقریباً نصف صدی قوم وملت اور دین مصطفوی علی صاحبہا الصلاۃ والسلام کی بیش بہا خدمات انجام دیں، آپ سے فیض یافتگان اور مریدین و متوسلین کا ایک وسیع حلقہ ہے، یقیناً ان کا انتقال ان تمام متوسلین و مریدین کے لیے سانحۂ عظیم ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ ان کی مغفرت فرمائے، ان کے درجات کو بلند کرے اور ان کے پسماندگان کے علاوہ تمام مریدین ومتوسلین اور معتقدین کو صبر جمیل عطا کرے نیز امت کو ان کا نعم البدل دے۔ آمین

(ماخوذ از اردو اخبار)

مولانا حسیب صدیقی، خازن جمعیت علماے ہند و چیرمین آل انڈیا اقتصادی کونسل

مفتی اختر رضا خاں کا انتقال دینی و علمی حلقوں کا عظیم خسارہ ہے، جس کا پر ہونا نہایت مشکل ہے۔

خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے چشم و چراغ تاج الشریعہ کا سانحۂ ارتحال امت مسلمہ کا ناقابلِ تلافی نقصان ہے، وہ ہندستان ہی کی نہیں بلکہ عالمی سطح کی علمی شخصیت تھے۔ آپ کی تصانیف و تحقیقات مختلف علوم و فنون پر مشتمل ہے۔ تقریر و خطاب کا فن آپ کو ورثہ میں ملا تھا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ آمین اور متعلقین و پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

(ماخوذ از اردو اخبار)

ڈاکٹر عبید اقبال عاصم

رکن شعبۂ دینیات، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، سیکریٹری یو۔پی رابطہ کمیٹی

مشہور عالم دین مولانا توقیر رضا خان کے چچا **تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خاں ازہری میاں کے وصال پر دیوبند کے دینی وعلمی حلقوں کی فضا مغموم ہے،** حضرت تاج الشریعہ کی وفات ملت کا عظیم خسارہ ہے۔ مولانا مرحوم نے علم دین کو فروغ دینے کے لیے جو مساعی کی ہیں وہ ناقابل فراموش ہیں، ان کے شرعی و فقہی دلائل کے سب معترف تھے۔ آپ کے بہت سے فتاویٰ نے بڑی شہرت حاصل کی۔ **سلمان رشدی کے خلاف بھی سب سے پہلا فتوی آپ ہی نے صادر کیا تھا۔** حضرت تاج الشریعہ اپنے زمانے کے بے مثال محقق اور صاحب بصیرت عالم وفقیہ تھے اور اکثر فقہی علمی سیمناروں کی صدارت فرماتے تھے۔ مولانا مرحوم کوتقریر وخطاب کا فن اپنے والد ماجد سے ورثہ میں ملا تھا۔ آپ کئی زبانوں پر عبور حاصل تھا۔ مولانا مرحوم کے لیے سب سے بڑا اعزاز یہ ہے کہ آپ مفتی اعظم ہند کے جانشین تھے۔ حضرت تاج الشریعہ مولانا مفتی اختر رضا خاں عالمی سطح کی علمی وروحانی شخصیت تھے، دنیا کی ۵۰۰/ با اثر شخصیات میں ان کا ۲۲/ واں مقام تھا، اس

قحط الرجال کے دور میں ایسی شخصیات ناپید ہیں۔

آپ کی وفات پوری امت مسلمہ کے لیے سانحہ اور نہ پر ہونے والا خلا ہے۔ حضرت تاج الشریعہ خانوادۂ رضویہ میں علم و عرفان کا سرچشمہ تھے۔ احقاق حق و ابطال باطل کا تحقیقی فن آپ کو اپنے جد امجد سے ورثہ میں ملا تھا، آپ کی تصنیف و تالیف کی طویل فہرست ہے، آپ کی مادری زبان تو اردو تھی؛ لیکن عربی اور انگریزی زبانوں پر آپ کو کمال کا عبور حاصل تھا، آپ کے مواعظ حسنہ کو سننے والے پوری دنیا میں موجود ہیں، اس کے علاوہ آپ ملک و بیرون ملک میں لا تعداد تبلیغی اور تعلیمی اداروں کے سرپرست تھے؛ لیکن آپ کی وفات کے بعد یہ سب ادارے ایک مشفق سرپرست اور عالمی سطح کی علمی شخصیت سے محروم ہو گئے۔ حضرت تاج الشریعہ کی وفات سے دینی و علمی دنیا میں جو خلا پیدا ہوا ہے اس کا پر ہونا نہایت مشکل ہے۔

(روزنامہ صحافت دہلی، ۲۳/ جولائی)

پدم شری پروفیسر اختر الواسع

وائس چانسلر مولانا آزاد یونیورسٹی جودھ پور، راجستھان

پروفیسر ایمرٹس، ڈپارٹمنٹ آف اسلامک اسٹڈیز جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

حضرت ازہری میاں صاحب خاندان اعلیٰ حضرت کی علمی روایت و وراثت کے امین اور علم و فضل و زہد و ورع کے پیکر تھے۔ آپ کا ہم لوگوں کے درمیان سے اٹھ جانا ایک عظیم علمی و روحانی پیشوا کا اٹھ جاتا ہے۔ قحط الرجال کے اس عہد میں ملت اسلامیہ آبروے خانوادۂ اعلیٰ حضرت سے محروم ہوگئی۔ یہ ایک ایسا خسارہ ہے جسے صرف وہی لوگ محسوس کر سکتے ہیں جنھوں نے ان کے علم وفضل اور تقوی کو قریب سے دیکھا، سمجھا اور جانا و پہچانا ہوگا۔

(روزنامہ فاروقی تنظیم رانچی ۲۳؍ جولائی)

مولانا ندیم الواجدی

مولانا مفتی شریف خان، مہتمم دارالعلوم زکریا، دیوبند

مو لا نا مزمل علی قاسمی، مہتمم جامعۃ الشیخ حسین احمد المدنی

ممتاز قلم کار مولانا نسیم اختر شاہ قیصر

مفتی اختر رضا خاں عالمی سطح کی علمی و روحانی شخصیت تھی۔ دنیا کی ۵۰۰/ با اثر شخصیات میں ان کا ۲۲/ واں مقام تھا، اس قحط الرجال کے دور میں ایسی شخصیات ناپید ہیں، آپ کی وفات پوری امت مسلمہ کے لیے سانحہ اور نہ پر ہونے والا خلا ہے۔

(روزنامہ ممبئی اردو نیوز ۲۳/ جولائی)

مولانا خطیب الرحمٰن ندوی
ناظم تعلیمات انجمن اسلامیہ رفاہ المسلمین رام پور بیریا

تاج الشریعہ علیہ الرحمہ بہت بڑے فقیہ، محدث، مفسر تھے، آپ فتاویٰ مکمل مستند و معتبر دلائل کے ساتھ تحریر فرماتے، آپ اخلاق حسنہ کی بہتر تفسیر تھے، آپ کا شمار دنیا کے نامور مشائخ میں ہوتا تھا۔ علمی ادبی اداروں سے آپ کے تعلقات بہت بہتر تھے۔ اسی وجہ سے سبھی حلقے کے معتبر شخصیات اظہار تعزیت کر رہی ہیں۔

(روزنامہ تاثیر، پٹنہ ۲۹/ جولائی)

مولانا سجاد القاسمی
صدر جمعیۃ علماے ہند کے کیسریا بلاک

تاج الشریعہ کا انتقال عالم اسلام کے لیے عظیم خسارہ ہے،اللہ نے آپ کو زمانے میں بہت مقبولیت عطا کی تھی، اور اسی وجہ سے جنازہ میں ملک کے کونے کونے سے فرزندانِ توحید نے لاکھوں لاکھ کی تعداد میں شرکت کر ایک نئی تاریخ رقم کردی۔ایسی معتبر شخصیات صدیوں گزرنے پر پیدا ہوتی ہیں،جن کو زبان وادب پر یکساں دسترس حاصل ہو اور ہر حلقہ میں مقبولیت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہوں۔

(روزنامہ تاثیر، پٹنہ ۲۹/ جولائی)

صبا حسیب صدیقی، پرنسپل پبلک گرلز انٹر کالج، دیوبند

حضرت تاج الشریعہ مولانا مفتی اختر رضا خاں عالمی سطح کے علمی و روحانی شخصیت تھے۔ دنیا کے ۵۰۰/ با اثر شخصیات میں ان کا ۲۲/ واں مقام تھا۔ اس قحط الرجال کے دور میں ایسی شخصیات ناپید ہیں۔ آپ کی وفات پوری امت مسلمہ کے لیے سانحہ اور نہ پر ہونے والا خلا ہے۔

حضرت تاج الشریعہ خانوادۂ رضویہ میں علم و عرفان کا سرچشمہ تھے، احقاق حق وابطال باطل کا تحقیقی فن آپ کو اپنے جد امجد سے ورثہ میں ملا تھا، آپ کی تصنیف و تالیف کی طویل فہرست ہے۔ آپ کی مادری زبان تو اردو تھی، لیکن عربی انگریزی زبانوں پر آپ کو کمال کا عبور حاصل تھا، آپ کے مواعظ حسنہ کو سننے والے پوری دنیا میں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ آپ ملک و بیرون ملک میں لاتعداد تبلیغی و تعلیمی اداروں کے سرپرست تھے، لیکن آپ کی وفات کے بعد یہ سب ادارے ایک مشفق سرپرست اور عالمی سطح کی علمی شخصیت سے محروم ہو گئے، حضرت تاج الشریعہ کی وفات سے دینی و علمی دنیا میں جو خلا پیدا ہوا ہے اس کا پر ہونا نہایت مشکل ہے۔

(ماخوذ از روزنامہ انقلاب)

حضور تاج الشریعہ کے وصال کے غم میں دیوبند میں کئی جگہ تعزیتی مجلس منعقد ہوئی اور شرکا نے حضرت تاج الشریعہ کے سانحۂ ارتحال پر صدمہ کا اظہار کرتے ہوئے، دینی و علمی دنیا کے قابل تلافی نقصان سے تعبیر کیا۔ جملہ پسماندگان سے اظہار تعریف کی اور مولانا مرحوم (تاج الشریعہ) کے لیے دعائے مغفرت کی۔ جن میں مندرجہ ذیل کے نام قابل ذکر ہیں:

(۱) مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی، مہتمم دارالعلوم دیوبند
(۲) مولانا سفیان قاسمی، مہتمم دارالعلوم وقف دیوبند
(۳) مولانا سید خضر شاہ مسعودی، شیخ الحدیث دارالعلوم وقف دیوبند
(۴) مولانا مفتی شریف خاں، دارالعلوم زکریا، دیوبند
(۵) مولانا مزمل حسین قاسمی، مہتمم جامعۃ الشیخ حسین احمد المدنی
(۶) مولانا نورالہدی قاسمی، مہتمم دارالعلوم فاروقیہ
(۷) مولانا محمد اشرف قاسمی، مہتمم جامعہ اشرفیہ دارالعلوم
(۸) شمیم مرتضی فاروقی، پرنسپل اسلامی انٹر کالج، دیوبند
(۹) ڈاکٹر نواز دیوبندی، سرپرست نواب گرلز پبلک اسکول
(۱۰) فائز سلیم صدیقی، نئی روشنی پبلک اسکول
(۱۱) حافظ عاصم قاسمی، ڈائریکٹر طیب ٹرسٹ

(۱۲) سہیل صدیقی، اسٹنٹ مینجر مسلم فنڈ ٹرسٹ دیوبند

(ماخوذ از روزنامہ انقلاب)



مفتی اختر رضا ازہری صاحب کی رحلت بلاشبہ علمی و روحانی دنیا میں عظیم خلا ہے جس کا پر ہونا مستقبل قریب میں نظر نہیں آتا۔ ازہری صاحب نے دین وسنیت اور رشد وہدایت کی جو خدمات انجام دی ہیں یقیناً وہ تاریخ کا ایک اہم حصہ ہیں۔

شیخ الاسلام حضور محمد مدنی میاں

ازہری میاں کا وصال دنیاے سنیت کا عظیم نقصان ہے جس کی تلافی ممکن نہیں۔

پروفیسر سید امین میاں

صد حیف! میر کارواں جاتا رہا

تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں ازہری کی رحلت کا غم صرف ایک خاندان، ایک شہر یا ایک ملک کا نہیں؛ بلکہ ان کی جدائی پر پوری ملت سوگوار ہے۔

مولانا محمد احمد مصباحی

آپ اس وقت فقہ وفتویٰ میں یادگار اعلیٰ حضرت اور زہد وتقویٰ میں پرتوِ سرکار مفتیِ اعظم ہند تھے، تنہا پوری جماعتِ اہل سنت کے مرجع تھے، پیر طریقت ایسے تھے کہ ہندوستان میں جن کی مثال نہیں، جزئیاتِ فقہ پر کامل عبور حاصل تھا، بیشمار جزئیات نوکِ زبان پر تھے، آپ کے اٹھ جانے سے صرف بریلی نہیں، صرف ہندو پاک نہیں، بلکہ پورا عالم اسلام سوگوار اور غم زدہ ہے۔

مولانا عبد المبین نعمانی قادری

بزم فیضان رضا
طلبہ دار العلوم محبوب سبحانی